تفہیم السنۃ

26

کتاب اللباس

لباس کا بیان

محمد اقبال کیلانی

مکتبۃ بیت السلام الریاض

ⓗ محمد إقبال كيلاني، ١٤٣١هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

كيلاني ، محمد إقبال

كتاب اللباس باللغة الأردية./ محمد إقبال كيلاني ـ ط١ .

. ـ الرياض، ١٤٣١هـ

.....ص ؛ .... سم

ردمك :٠- ٦٠٧٤- ٠٠ .٦٠٣- ٩٧٨

١- الملابس الشرعية   أ. العنوان

ديواي ٢٥٩,١١   ١٤٣١/٨٦٥٩

رقم الإيداع ٨٦٥٩ / ١٤٣١

ردمك :٠- ٦٠٧٤- ٠٠- ٦٠٣- ٩٧٨

حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

تقسيم كننده

مكتبة بيت السلام

صندوق البريد: -16737 الرياض:-11474 سعودي عرب

فون: 4381122   فاكس : 4385991
4381155

موبائل: 0542666646-0505440147

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	9
2	اَللِّبَاسُ مِنْ دِيْنِنَا	لباس ہمارے دین کا حصہ ہے	66
3	مَقَاصِدُ اللِّبَاسِ	لباس کے مقاصد	70
4	اَهَمِّيَّةُ السَّتْرِ	ستر کی اہمیت	72
5	فِتَنُ اللِّبَاسِ كَائِنَةٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ	لباس کے فتنے شیطان کی طرف سے ہیں	78
6	اَللِّبَاسُ الْعُرٰى	عریاں لباس	79
7	لِبَاسُ الشُّهْرَةِ	شہرت اور ناموری کا لباس	82
8	لِبَاسُ الْخُيَلَاءِ	خود پسندی اور تکبر کا لباس	83
9	لِبَاسُ التَّطْرِيْزِ	نقش ونگار والا لباس	86
10	لِبَاسُ الْحَرِيْرِ	ریشمی لباس	87
11	اَللِّبَاسُ الَّذِىْ فِيْهِ التَّصَاوِيْرُ	جاندار تصاویر والا لباس	90
12	اَللِّبَاسُ الْمُصَلَّبُ	صلیب کے نشان والا لباس	93
13	اَللِّبَاسُ الْجِلْدِيُّ	کھال کا لباس	94
14	اَللِّبَاسُ الْفُضَلِيُّ	ضرورت سے زائد لباس	97
15	اَللِّبَاسُ الَّذِىْ فِيْهِ التَّشَابُهُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ	مردوں اور عورتوں کی باہمی مشابہت والا لباس	98
16	اَللِّبَاسُ الَّذِىْ فِيْهِ التَّشَابُهُ بِالْكُفَّارِ	غیر مسلم اقوام سے مشاہت والا لباس	101
17	زِيْنَتُ النِّسَاءِ	عورتوں کا بناؤ سنگھار	103
18	مَا يَجُوْزُ مِنْ زِيْنَةِ اللِّبَاسِ	لباس میں جائز زیب وزینت	109
19	اَللِّبَاسُ الْمَصْبُوْغُ	رنگین لباس	115
20	اَللِّبَاسُ الْاَدْنٰى	موٹا جھوٹا لباس	119
21	اَللِّبَاسُ التَّقْوٰى	تقویٰ کا لباس	123
22	اَلْاَدْعِيَةُ فِى اللِّبَاسِ	لباس پہننے کی دعائیں	127

نمبرشمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
23	مَلَابِسُ الرِّجَالِ	مردوں کا لباس	129
24	مَلَابِسُ النِّسَاءِ	عورتوں کا لباس	131
25	بَيَانُ الْحِجَابِ	حجاب کا بیان	134
26	بَيَانُ الْقَمِيْصِ	قمیص کا بیان	142
27	بَيَانُ الْقَبَاء	قبا کا بیان	144
28	بَيَانُ الْجُبَّةَ	جبہ کا بیان	145
29	بَيَانُ الْإِزَارِ	ازار کا بیان	146
30	بَيَانُ الْبُرُدِ	چادر کا بیان	151
31	بَيَانُ الْعَمَامَةِ	پگڑی کا بیان	155
32	بَيَانُ اللِّحْيَةِ	داڑھی کا بیان	159
33	بَيَانُ الْاَظْفَارِ	ناخنوں کا بیان	163
34	بَيَانُ الْإِخْتِتَانِ	ختنہ کا بیان	165
35	بَيَانُ الشَّعْرِ	بالوں کا بیان	166
36	بَيَانُ التَّرَجُلِ	کنگھی کا بیان	171
37	بَيَانُ الْخِضَابِ	خضاب کا بیان	173
38	بَيَانُ الْحِنَّاءِ	منہدی کا بیان	176
39	بَيَانُ الطِّيْبِ	خوشبو کا بیان	178
40	بَيَانُ الْخَاتَمِ	انگوٹھی کا بیان	181
41	بَيَانُ الْحِلِيِّ	زیورات کا بیان	184
42	بَيَانُ الْإِكْتِحَالِ	سرمہ کا بیان	186
43	بَيَانُ السِّوَاكِ	مسواک کا بیان	187
44	بَيَانُ النِّعَالِ	جوتوں کا بیان	190
45	بَيَانُ الْخُفَّيْنِ	موزوں کا بیان	193
46	بَيَانُ الْفِرَاشِ	بستر کا بیان	194
47	اُسْوَةُ الصَّحَابَةِ بِاَحْكَامُ اللِّبَاسِ	احکام لباس اور اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم	198

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے

(سورہ آل عمران، آیت نمبر 132)

حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جس کا کوئی شریک نہیں، جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جس کے علاوہ کوئی دوسرا کائنات کو تھامنے والا نہیں، جس کے علاوہ کوئی دوسرا خالق اور رازق نہیں۔

حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے انبیاء اور رُسل بھیجے، کتاب نازل فرمائی اور ہمیں دین اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔

حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جو رحمٰن و رحیم ہے، جو غفور و حلیم ہے، جو خبیر و علیم ہے، جو اعلیٰ اور عظیم ہے، جو جلیل اور کریم ہے، جو قادر اور قدیر ہے، جو حمید اور مجید ہے۔

اور صلاۃ و سلام اُن پر جو صادق اور امین ہیں، رؤف اور رحیم ہیں، جو سید الانبیاء، خطیب الانبیاء، خاتم الانبیاء، امام الانبیاء، قائد الانبیاء ہیں، جو اکرم اور کریم

ہیں، جو بشیر اور نذیر ہیں، جو صاحب حوض کوثر، صاحب مقام محمود اور صاحبِ لواء الحمد ہیں، جو شفیع اور مشفع ہیں، جو نبی الرحمۃ اور نبی التوبہ ہیں ﷺ)۔

جو ساری مخلوق کے لئے ہادی اور اسوۂ حسنہ ہیں، جن کی اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ اللہ کی رضا اور رحمت نازل ہوتی ہے اور جن کی نافرمانی پر اللہ کا غضب اور لعنت نازل ہوتی ہے۔

پس اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے رسول ﷺ کی باتیں ذرا غور سے سنو!

❁ عریاں لباس پہننے والی عورت جہنم میں جائے گی۔(مسلم)
❁ جوڑا لگانے والی عورت (یا مرد) ملعون ہے۔(بخاری)
❁ جوڑا لگوانے والی عورت (یا مرد) ملعون ہے۔(بخاری)
❁ چہرے سے بال اُکھاڑنے والی عورت (یا مرد) ملعون ہے۔(بخاری)
❁ چہرے سے بال اُکھڑوانے والی عورت (یا مرد) ملعون ہے۔(بخاری)
❁ خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کھلا کروانے والی عورت (یا مرد) ملعون ہے۔(نسائی)
❁ جسم پر انمٹ نقش و نگار بنانے والی عورت (یا مرد) ملعون ہے۔(بخاری)
❁ جسم پر انمٹ نقش و نگار بنوانے والی عورت (یا مرد) ملعون

ہے۔(بخاری)

* عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مرد ملعون ہیں۔(بخاری)
* مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ملعون ہیں۔(بخاری)
* بے حجاب عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔(ترمذی)
* جاندار اشیاء کی تصویر بنانے والوں کے لئے جہنم کا شدید ترین عذاب ہے۔(بخاری)
* جس گھر میں جاندار اشیاء کی تصویر ہو، وہ گھر رحمت کے فرشتوں سے محروم ہے۔(بخاری)
* داڑھی منڈانے والے مردوں کے لئے ''ویل'' ہے۔(البدایہ والنہایہ)
* ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والوں کے لئے آگ ہے۔(بخاری)

پس اے ہوش و گوش رکھنے والو!

دانا و بینا لوگو، ذرا سوچو اور بتاؤ!

لعنت کے مستحق اور جہنم کا ''مژدہ'' پانے والے مرد یا عورتیں دنیا میں سکھ اور چین کی زندگی بسر کر سکتے ہیں؟ سکون اور آرام پا سکتے ہیں؟ صحت اور عافیت حاصل کر سکتے ہیں؟...... ہرگز نہیں...........!

اس لئے که ....

......اللہ تعالیٰ کی رحمت تو مشروط ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَطِیعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 132)

- پس دنیا میں سکھ اور چین کی تمنا کرنے والو......!
- صحت اور عافیت چاہنے والو......!
- راحت، سکون اور آرام تلاش کرنے والو......!

آؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی طرف تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ !

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ذٰلِکَ خَیۡرٌ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴾ ترجمہ: ''اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانپنے والا نیز تمہارے لئے زینت کا ذریعہ بھی ہے اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ (لباس) اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 26)

مذکورہ بالا آیت سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

① لباس کا حکم دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم کو خطاب فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ لباس کا حکم بلا استثناء مذہب وملت تمام اولاد آدم کے لئے ایک جیسا ہے گویا ایمان اور نماز روزہ سے بھی پہلے لباس کے حکم پر عمل کرنا ضروری ہے اس سے لباس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

② ''ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے۔'' اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ لباس تیار کرنے کے اسباب اور وسائل اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر شرم وحیا کا ایک ایسا فطری جذبہ رکھ دیا ہے جو از خود لباس کا تقاضا کرتا ہے گویا لباس پہننا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے جس کے بغیر انسان، انسان نہیں محض حیوان بن کر رہ جاتا ہے۔

③ لباس کا اولین اور بنیادی مقصد جسم کے قابل شرم حصوں کو چھپانا ہے لیکن اسی لباس کو عمدہ اور باذوق طریقے سے استعمال کرکے زیب وزینت اور حسن وجمال حاصل کرنا بھی مطلوب ہے۔

④ آیت کریمہ کے آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لباس کو اسکی اہمیت کی وجہ سے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے جس کا صاف اور سیدھا سا مفہوم یہ ہے کہ لباس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس پر ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہئے۔

لباس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے لباس کو محض ایک اخلاقی اور فطری حاجت کی چیز ہی نہیں رہنے دیا بلکہ اسے ایک دینی اور شرعی حیثیت بھی عطا فرمادی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی بعثت مبارک کے بعد پہلی وحی میں تو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنا تعارف کروایا لیکن دوسری وحی میں اللہ تعالیٰ نے جہاں رسول اکرم ﷺ کو رسالت کا عظیم الشان فریضہ انجام دینے کا حکم دیا وہاں سب سے پہلی ہدایت لباس کے بارے میں دی۔ارشادمبارک ہے:﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ ترجمہ:''اپنے کپڑے پاک اور صاف رکھو۔''(سورہ المدثر،آیت نمبر 4)اس سے لباس کی اہمیت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

احادیث شریف کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح نماز روزے کے مسائل اور احکام رسول اللہ ﷺ کو بتلائے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے اپنی امت تک پہنچائے بالکل اسی طرح لباس کے مسائل اور احکام بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو بتائے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے امت تک پہنچائے۔چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① رسول اکرم ﷺ نے ہدیہ میں آئی ہوئی ریشمی قبا پہنی پھر فوراً اتاردی اور فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے یہ قبا پہننے سے منع کر دیا ہے۔(مسلم)

② حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ سے ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور ملاقات کے بغیر ہی واپس چلے گئے۔اگلے روز آئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے واپس جانے کے تین سبب بتائے: (1) دروازے پر تصاویر آویزاں تھیں (2) گھر کے اندر تصاویر والا پردہ لٹک رہا تھا (3) کمرے میں کتا بھی تھا۔اس کے ساتھ ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اکرم ﷺ کو یہ بھی تعلیم دی کہ دروازے پر آویزاں تصاویر کے سر کاٹ دیں،تصاویر پر مشتمل کپڑے کو پھاڑ دیں اور کتے کو باہر نکال دیں۔(ابوداؤد) گویا تصاویر والے کپڑے سے نہ تو پردہ بنانا جائز ہے نہ بستر نہ لباس وغیرہ۔

③ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے زعفرانی رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو

(غصہ سے) فرمایا ''کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اسے دھوڈالتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا ''نہیں اسے جلا دو۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑے جلا ڈالے۔ (مسلم)

غور فرمایئے! جس رحیم و کریم ذات نے اپنے خادم خاص (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو دس سال کی مدت میں کبھی کیوں یا کیسے تک نہ کہا ہو وہی ذات لباس کے معاملے میں اپنے ایک عام صحابی کو اس قدر غصہ سے مخاطب فرمائے تو اس کا کیا مطلب ہے؟

دوسری حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس رنگ کے کپڑے کفار پہنتے ہیں لہٰذا تمہیں اس رنگ کے کپڑے نہیں پہننے چاہئیں۔ گویا ایک مسلمان اپنے لباس کے رنگ کا انتخاب کرنے میں بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا پابند ہے۔

④ ایک آدمی کا تہبند ٹخنوں سے نیچے تھا آپ تیز تیز قدموں سے چل کر تشریف لائے اور اس کا ازار پکڑ کر فرمایا ''اسے اونچا کر'' اس نے عذر پیش کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں چلتے ہوئے آپس میں ٹکراتے ہیں اور بھدے لگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا ''اللہ کی ساری تخلیق خوبصورت ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عذر قبول نہ فرمایا اور ازار اونچا کروا دیا۔ (احمد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے یہ بات واضح ہے کہ جس طرح ایک مسلمان کیلئے عبادات اور معاملات کے احکام کی پابندی ضروری ہے اسی طرح لباس کے احکام کی پابندی بھی ضروری ہے۔

⑤ ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے جھڑ گئے ہیں اب میں نے اس کا نکاح کرنا ہے میں اس کے سر میں مصنوعی بال (جُوڑا یا وِگ) لگا دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہ دی اور فرمایا ''اللہ نے جُوڑا لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' (بخاری)

⑥ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا گیا ''کیا عورت مردانہ ساخت کا جوتا پہن سکتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔'' (ابوداؤد)

مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ لباس اور اس سے متعلقات کے معاملے میں بھی شریعت نے اسی طرح جائز و ناجائز کا تعین فرمایا ہے جس طرح زندگی کے دوسرے معاملات میں تعین فرمایا

ہے لہٰذا جس طرح ایک مسلمان نماز روزے کے معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کا پابند ہے اسی طرح لباس اور اس سے متعلقات کے معاملے میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو لباس کی کوئی خاص وضع قطع عطا نہیں فرمائی۔ شریعت کی قائم کردہ حدود و قیود [1] کے اندر رہتے ہوئے ہر قوم اپنے اپنے علاقے کی قومی روایات اور موسمی ضروریات کے مطابق اپنی اپنی پسند کی وضع قطع کا لباس استعمال کر سکتی ہے۔

شرعی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے اسلام نے نہ صرف اپنی پسند کی وضع قطع کا لباس بنانے کی اجازت دی ہے بلکہ اپنی استطاعت کے مطابق عمدہ، خوبصورت اور صاف ستھرے کپڑے استعمال کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

اسلام کے اہم ترین رکن، نماز کی ادائیگی کے لئے خاص طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم دیا ہے ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ترجمہ: ''ہر عبادت کے موقع پر زینت اختیار کرو۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 31)

ہر مسلمان مرد اور عورت پانچ مرتبہ نماز ادا کرنے کا پابند ہے۔ ہر نماز کے وقت ساتر، شائستہ، پروقار، خوشنما اور صاف ستھرا لباس پہننے کا حکم دے کر گویا اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ ہر مسلمان کو کم از کم اجتماعی زندگی کے بارہ چودہ گھنٹے ساتر، شائستہ، پروقار اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا چاہئے۔ لباس کو خوشبودار رکھنے کی رغبت تو گویا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ کا درجہ رکھتی ہے۔

نماز کے علاوہ عام زندگی میں بھی رسول اکرم ﷺ نے اسراف سے بچتے ہوئے حسب استطاعت قیمتی، خوبصورت اور عمدہ لباس پہننے کا حکم دیا ہے۔ ایک آدمی میلے کچیلے کپڑوں میں حاضر خدمت ہوا۔ مزاج مبارک پر گراں گزرا تو استفسار فرمایا ''کیا تمہارے پاس مال ہے؟'' عرض کی ''ہاں! یا رسول اللہ ﷺ ہر طرح کا مال ہے۔'' ارشاد فرمایا ''تو پھر تیرے لباس سے بھی اللہ کی نعمت اور احسان کا اظہار ہونا چاہئے۔'' (ابوداؤد) ایک اور آدمی حاضر خدمت ہوا اور اچھے لباس اور عمدہ جوتوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ

[1] شرعی حدود کا خلاصہ یہ ہے ① لباس غیر ساتر نہ ہو ② جاندار اشیاء کی تصاویر والا نہ ہو ③ شرک اور بت پرستی کی علامات کی تصویر والا نہ ہو ④ ریشمی نہ ہو (مردوں کے لئے) ⑤ ٹخنوں سے نیچے نہ ہو (مردوں کے لئے) ⑥ فخر و غرور کا اظہار نہ ہو ⑦ شہرت اور ناموری مطلوب نہ ہو ⑧ حرام جانور کی کھال والا لباس نہ ہو ⑨ عورتوں مردوں کی باہمی مشابہت والا لباس نہ ہو ⑩ کفار سے مشابہت والا لباس نہ ہو۔ مذکورہ تمام احکام کے بارے میں احادیث آپ کو آئندہ ابواب میں مل جائیں گی۔ انشاء اللہ!

ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا((اِنَّ اللّٰـهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالُ)) یعنی''اللہ جمیل ہیں اور جمال کو پسند فرماتے ہیں۔''(ابن حبان) رسول اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے لمبے بال دیکھے تو اسے بال چھوٹے کرنے کی نصیحت فرمائی تو صحابی نے فوراً بال کٹوا لئے۔(مسند احمد)

گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ ایک مومن کے لئے لباس محض ایک رسم ورواج یا ذاتی پسند یا ناپسند کا معاملہ نہیں بلکہ اس کے دین کا حصہ ہے اور وہ لباس کے معاملے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود وقیود کا پابند ہے۔ہاں البتہ اسے اس بات کی اجازت ہے کہ شریعت کی قائم کردہ حدود وقیود کے اندر رہتے ہوئے اپنے حسن وجمال کے اظہار کا ذوق وشوق پورا کرلے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْـرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾ ترجمہ:''اے محمد! ان سے پوچھو اپنے بندوں کو عطا کردہ اللہ تعالیٰ کی زینت کو کس نے حرام قرار دیا ہے؟''(سورہ الاعراف،آیت نمبر 32)

گمراہی کے لئے شیطان کا پہلا ہدف......لباس:

تخلیق آدم کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں آدم کو تو نے مٹی سے بنایا ہے اور مجھے آگ سے۔ابلیس کے انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے راندۂ درگاہ کر دیا اسی روز سے ابلیس آدم علیہ السلام کا دشمن ہو گیا اور کھلے الفاظ میں اعلان کیا''میں انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا اور انہیں گمراہ کرنے کے لئے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا۔'' چنانچہ جب ابلیس نے آدم اور حوا علیہما السلام کو جنت میں دیکھا تو پرانے حسد کی بناء پر انتقام لینے کے لئے موقع کی تاڑ میں لگ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کرتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ جنت میں فلاں فلاں درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔شیطان نے آدم علیہ السلام کو ایک مخلص دوست اور ہمدرد کے رُوپ میں بہکانا شروع کر دیا اور قسم کھا کر کہا''تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس درخت سے محض اس لئے روکا ہے کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی نہ حاصل ہو جائے۔''آدم علیہ السلام شیطان کے فریب میں آ گئے اور درخت کا مزا چکھتے ہی جنت کے لباس سے محروم کر دیئے گئے جس کے بعد دونوں میاں بیوی درختوں کے پتوں سے اپنے جسم کو ڈھانپنے لگے اور یوں ابلیس آدم علیہ السلام سے انتقام لینے میں کامیاب ہو گیا۔بعد میں آدم علیہ السلام نے اللہ کے حضور توبہ واستغفار کی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا لیکن اس کے بعد

آدم علیہ السلام کو زندگی بسر کرنے کے لئے زمین پر بھیج دیا گیا۔ ❶

آدم علیہ السلام اور ابلیس کے اس واقعہ میں بہت سی دیگر باتوں کے علاوہ اہم ترین بات یہ ہے کہ انسان کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کا سب سے پہلا ہدف یہ ہے کہ لباس اتروا کر اسے شرم وحیا سے محروم کر دیا جائے جس کے نتیجے میں وہ ازخود جنت سے محروم ہو کر جہنم میں چلا جائے گا۔قرآن مجید میں یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اولادِ آدم کو جو نصیحت فرمائی ہے وہ بہت قابل توجہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ ترجمہ:''اے بنی آدم!ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح کے فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح کے فتنے میں اس نے تمہارے والدین کو مبتلا کر کے جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیئے تھے تا کہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھول دے شیطان اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔''(سورہ الاعراف،آیت نمبر 27)

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں درج ذیل باتوں کی تنبیہ فرمائی ہے:

① لباس کے تمام فتنے شیطان کی طرف سے ہیں۔

② لباس کے فتنوں میں مبتلا کر کے شیطان ہمیں جنت سے محروم کر دینا چاہتا ہے اور جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔

③ شیطان کے چیلے چانٹے ہمارے دوست اور خیر خواہ بن کر ایسے ایسے خوشنما طریقوں سے ہمارے دین اور ایمان کی جڑ کاٹتے ہیں کہ ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

④ لباس کے فتنے میں صرف وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن کا ایمان بہت کمزور اور ضعیف ہوتا ہے۔

پس اہل ایمان کو ہر لحظہ ان تنبیہات کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور شیطان کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن سعی کرنی چاہئے۔

شیطان نے آج ہمیں لباس کے جن فتنوں میں مبتلا کر دیا ہے وہ تو ان گنت ہیں اور آئے روز ان میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔تاہم ہم یہاں لباس کے بعض ایسے فتنوں کا ذکر کر رہے ہیں جن میں صرف

---

❶ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:سورہ الاعراف آیت 11 تا 24

عوام الناس ہی نہیں بلکہ ''خواص'' لوگ بھی مبتلا ہو رہے ہیں اس امید پر کہ شاید کسی عام یا خاص فرد کے ذہن میں بات اتر جائے اور کسی ایک فرد کے سنبھلنے سے پورا گھر سنبھل جائے۔ وباللہ التوفیق!

① عریانی والے لباس:

لباس کے فتنوں میں سے عریانی والے لباس سب سے بڑا فتنہ ہیں۔

بعثت مبارک سے قبل زمانہ جاہلیت میں مرد اور عورتیں عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور شیطان نے انہیں یہ باور کروا رکھا تھا کہ ایسا کرنا باعث اجر وثواب ہے اسلام نے اس عریانی کو ختم کیا اور بتایا کہ عریاں ہونا سراسر گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ تاریخ کا طویل سفر طے کرنے کے بعد جاہلیت آج پھر اسی مقام پر آ گئی ہے جس مقام پر وہ چودہ سو سال پہلے زمانہ جاہلیت میں تھی۔ لیکن آج شیطان نے انسان کو اجر وثواب کے نام پر نہیں ''جدید تہذیب''، ''ترقی پسندی'' اور ''روشن خیالی'' جیسے خوبصورت اور دلکش نعروں پر عریاں کیا ہے۔ ''مہذب'' اور ''ترقی یافتہ'' آج کے مغرب میں چودہ سو سالہ پرانی جاہلیت کہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① امریکہ میں سیٹل ہائی وے پر ایک مادرزاد برہنہ حسینہ بجلی کے کھمبے پر چڑھ گئی اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل بھی تھی پولیس نے پاور کمپنی کو مطلع کر دیا جس نے بجلی بند کر دی حسینہ کے دیدار کے لئے ٹریفک جام ہو گئی یہ ڈرامہ لوگوں نے ایک گھنٹے تک دیکھا بڑی مشکل سے پولیس عورت کو کھمبے سے نیچے اتارنے میں کامیاب ہوئی پولیس نے حسینہ کو (برہنہ ہونے کے جرم میں نہیں بلکہ) ٹریفک میں خلل ڈالنے کے جرم میں گرفتار کیا۔[1]

② ایک امریکی سکول میں دو خواتین اساتذہ نے آٹھویں جماعت میں اناٹومی کا مضمون برہنہ ہو کر پڑھانے کا انوکھا طریقہ استعمال کیا خواتین اساتذہ کا استدلال یہ تھا کہ اس طرح طلباء وطالبات کی پڑھائی میں دلچسپی برقرار رکھی جا سکتی ہے۔[2]

③ اٹلی میں مسولینی کی پوتی نے اسمبلی میں ممبر شپ کے لئے برہنہ ہو کر حاضرین سے خطاب کیا اور ووٹ مانگے۔[3]

---

[1] روزنامہ اردو نیوز، جدہ 10 ستمبر 1999ء

[2] ہفت روزہ تکبیر، کراچی 19 دسمبر 1996ء

[3] مجلّہ الدعوۃ، ستمبر 1995ء

④ شمالی انگلینڈ کے علاقہ ہڈرز فیلڈ کے قریب واقع شولز کرکٹ کلب کی پوری ٹیم نے چاندنی رات میں برہنہ ہو کر میچ کھیلا لوگوں نے پولیس کو فون کیا ویسٹ یارک شائر پولیس کے ترجمان نے بتایا کہ ٹیم کو پولیس نے مشورہ دیا ہے کہ وہ یہاں سے چلی جائے لیکن ننگوں کی ٹیم نے کہا ہے کہ یہ میچ کلب کی کامیابی کے سلسلہ میں کھیلا جارہا ہے اس سلسلے میں کسی کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ ❶

⑤ ''عظیم ملک'' برطانیہ کے ''عظیم لیڈر'' چرچل کا واقعہ بھی قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ جنگ عظیم دوم کے دوران اتحادیوں کی کانفرنس چل رہی تھی۔ اجلاس کے بعد چرچل اپنے ہوٹل کے کمرے میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد امریکی صدر ایک مشورے کے لئے پیشگی اطلاع دیئے بغیر چرچل کے کمرے میں پہنچے اور کرسی پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد چرچل غسل کر کے کمرے میں آئے تو بے لباس تھے، جنہیں دیکھ کر امریکی صدر شرمندگی سے معذرت کرنے لگے۔ ❷

یہ ہے دنیا کے سب سے بڑے مہذب ملک کے سب سے بڑے مہذب لیڈر کا حال! ﴿اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ﴾ ''یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں یا ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 179)

⑥ جامعۃ ملک سعود الریاض سے ہمارے ایک دوست شکاگو منتقل ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں ایک کلب میں گیا جہاں ایک مادرزاد برہنہ نوجوان دوشیزہ گاہکوں کو سرو کر رہی تھی اور نوٹس بورڈ پر یہ تحریر آویزاں تھی:

(She is not a prostitute but she wants to show her body)

''یہ لڑکی طوائف نہیں ہے محض اپنے جسم کی نمائش کرنا چاہتی ہے۔''

⑦ ہمارے ماں باپ (حضرت آدم علیہ السلام اور حوا) کو جس شیطان نے ابدی زندگی کا فریب دے کر عریاں کیا اور جنت سے نکلوایا اسی ابلیس کے فریب کا ایک اور روپ ملاحظہ ہو:

''لندن میں پیدا ہونے والی اور برطانیہ و امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے والی 24 سالہ مسلمان لڑکی مس سائرہ کریم نے انگلینڈ کے شہر گلاسکو میں 19 ستمبر 2001ء کو عریاں عورتوں کا مقابلہ حسن منعقد کروانے کا اعلان کیا ہے بعض مردوں کی طرف سے عریاں مقابلہ حسن پر تنقید کا جواب دیتے ہوئے

---

❶ اردو نیوز، جدہ 30 جون 2000ء

❷ اردو ڈائجسٹ، لاہور، جولائی 2010ء، صفحہ 139

مس سائرہ کریم نے کہا اس سے جنرل نالج پیدا ہوگا۔عریاں تصویریں آرٹ گیلری میں دکھائی جائیں تو لوگ ''فن'' کے نام پر اس کی تعریف کرتے ہیں میں اسی ''فن'' کو زندہ شکل میں پیش کر کے خواتین کو ''باعزت مقام'' دلاؤں گی۔''❶

مہذب اور ترقی یافتہ ''مغرب'' میں عریانی اب کوئی عیب نہیں بلکہ باقاعدہ ایک فن اور ثقافت کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔دنیا کو تہذیب جدید اور روشن خیالی سے روشناس کرانے کے دعویدار امریکہ میں ننگوں کا شہر (Nacked City) کے نام سے ایک ایسا شہر بھی آباد ہے جہاں کے مرد اور عورتیں مکمل طور پر لباس کے تکلف سے آزاد ہیں۔

آرٹ گیلریوں میں فن کے نام پر عریاں تصاویر کی نمائش اور عجائب گھروں میں تحفظ آثار قدیمہ کے نام پر عریاں مردانہ وزنانہ مجسموں کو عصر حاضر کی ثقافت میں بلند مقام حاصل ہے۔

بیوٹی پارلروں میں خواتین کا اپنے سارے جسم سے بال صاف کروانے اور مہندی سے بیل بوٹے بنوانے کیلئے عریاں ہونا قطعاً عیب شمار نہیں ہوتا۔

یہ حقیقت ہے کہ عریانی کو تمام مذاہب میں گناہ سمجھا جاتا ہے لیکن دور حاضر کی تہذیب جدید اور روشن خیالی جیسے شیطانی فلسفوں نے مذہب سے انسان کا تعلق ہی کہاں رہنے دیا ہے کہ لوگ مذہب کے حوالے سے سوچ و بچار کریں۔

عریانی اور اس کے متعلقات کے بارے میں سب سے زیادہ سخت احکام اسلام نے دیئے ہیں اور سب سے زیادہ سخت وعید (سزا) بھی اسلام نے ہی رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ جن گھرانوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جاتا ہے ان گھرانوں میں آج بھی خواتین مکمل بازو اور بند گلے کے ساتھ کھلی سا تر قمیصیں سلواتی ہیں اسی طرح کھلی شلوار پاؤں تک اور سر پر موٹی ململ وغیرہ کی چادر لیتی ہیں جس سے عورت کا سارا جسم سر سے لے کر پاؤں تک مکمل ڈھک جاتا ہے۔جیسے جیسے اسلامی تعلیمات سے لاعلمی اور روشن خیالی بڑھتی جارہی ہے ویسے ویسے عریانی میں بھی اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے عوام کی اکثریت چونکہ اسلامی تعلیمات سے لاعلم یا روشن خیال ہے اسلئے خواتین کی اکثریت عریاں بازو اور کھلے گلے والی بلند چاک کی قمیصیں،اونچی تنگ شلواریں جن میں دونوں طرف چاک بنے ہوتے ہیں،پہنتی ہیں۔دوپٹہ تو اب گویا قصہ پارینہ بن چکا ہے۔اس قسم کی عریانیت اب اتنی عام ہو چکی ہے کہ کسی پارک میں چلے جائیں،بازار میں چلے جائیں،

❶ روزنامہ نوائے وقت،لاہور 17 اگست 2001ء

تفریحی مقام پر چلے جائیں برقع یا حجاب والی عورت ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی۔عریانی کے حوالے سے وطن عزیز کے ائیر پورٹس تو اب لندن اور پیرس کے ائیر پورٹس سے کسی صورت کم نہیں لگتے۔ایسی خواتین جب مائیں بنتی ہیں تو اپنی چار چار پانچ پانچ سالہ معصوم بچیوں کو بھی ایسا شرمناک عریاں لباس پہناتی ہیں جسے دیکھ کر ہر باحیا آدمی شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتا ہے ایسے والدین نہ صرف اپنے گناہوں کا وبال اپنے سر لیتے ہیں بلکہ نسل در نسل اپنی اولادوں کے گناہوں کا وبال بھی اپنے سر لیتے ہیں۔

مختصر لباس کے علاوہ تنگ لباس، جس سے جسم کے تمام نشیب وفراز نمایاں ہوتے ہیں، بھی عریانی میں شمار ہوتا ہے اسی طرح ایسا باریک لباس جس سے جسم کا رنگ نظر آئے، بھی عریانی میں شمار ہوتا ہے ایسے تمام عریاں لباس مردوں کیلئے جنسی ہیجان کا باعث بنتے ہیں جو بالآخر پورے معاشرے کو بے حیائی اور فحاشی میں مبتلا کر دیتے ہیں ...... رسول اکرم ﷺ نے ایسے عریاں لباس پہننے والی عورتوں کے بارے میں سخت وعید ارشاد فرمائی ہے۔ارشاد مبارک ہے:''ایسی عورتیں قیامت کے روز جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی۔'' (مسلم) دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے:''ایسی عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔'' (بخاری)

پہلے تو عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش چلنے کا شوق تھا لیکن جب سے ترقی پسندی اور روشن خیالی کا غلبہ ہوا ہے تب سے مردوں پر عورتوں کے دوش بدوش چلنے کا جنون سوار ہو گیا ہے۔مختصر شرٹ اور پاؤں میں گھسٹتی ہوئی کھلے پائنچوں والی پینٹ (فلیپر) کا چلن اس قدر عام ہو گیا ہے کہ بے دین اور بے نماز طبقہ کی تو بات چھوڑیئے دیندار اور نمازی طبقہ کو بھی شوق عریانی میں نہ تو مساجد کے تقدس کا لحاظ رہا ہے نہ ہی عبادت کے تقاضوں سے کوئی دلچسپی رہ گئی ہے رکوع وسجود میں ایسی شرمناک عریانی دیکھنے میں آتی ہے کہ دیکھنے والے نمازیوں کی نمازیں جو پہلے ہی خشوع وخضوع سے محروم ہوتی ہیں، محض ایک ایکسر سائز بن کے رہ جاتی ہیں لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی کسی کو روک ٹوک سکے یا کسی کو نصیحت کر سکے؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

مردوں میں عریانی کا ایک نیا انداز کچھ عرصہ سے دیکھنے میں آرہا ہے بازوؤں کے بغیر بنیان یا مختصر شرٹ اور گھٹنوں تک نیکر اب عام استعمال کا لباس بنتا جا رہا ہے اسی لباس میں لوگ گھر سے باہر بازاروں، سپر مارکیٹوں اور پارکوں میں جاتے ہیں حتی کہ اسی لباس میں مساجد میں جا کر نمازیں تک ادا کرتے ہیں کیا ایسے لباس کو شائستہ، پروقار اور مہذب لباس قرار دیا جا سکتا ہے؟

سنت رسول ﷺ کی خاطر ٹخنوں سے ازار اونچا کرنا بھی دشوار اور اس کے لئے بیسیوں بہانے لیکن مغرب کی نقالی میں گھٹنوں تک ازار اونچا کرنا عین تہذیب اور اس کے لئے بیسیوں دلائل؟ یہی وہ فتنہ ہے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے آگاہ فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا تم لوگ اپنے سے پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے اگروہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے، اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے، اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو تم بھی دو ہاتھ چلو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ (ایک جانور کا نام) کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہوگے، اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے گا تو تم بھی اپنی ماں سے زنا کرو گے۔ (بزار)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو کفار کی اس نقالی کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

② مرد وعورت کی باہمی مشابہت والے لباس:

جب تک مردوں اور عورتوں کا الگ الگ تشخص قائم تھا تب تک مردوں اور عورتوں کے لباس بھی الگ الگ معروف تھے منقش اور سوتی یا ریشمی دھاگے سے ہاتھ کی کڑھائی یا مشینی کڑھائی والے لباس صرف عورتوں کے لئے خاص تھے مردوں کی اکثریت سادہ سفید لباس پہنتی اور پسند کرتی تھی مدت دراز تک مردوں میں ہلکے مردانہ رنگ کی قمیص کے ساتھ سفید شلوار یا تہبند کا استعمال ہی پسند کیا جاتا تھا جو بہت ہی شائستہ اور پروقار لباس تھا۔ پہلے یہ لباس ایک ہی رنگ کے شلوار قمیص میں بدلا جسے عرف عام میں ''سوٹ'' کہا جاتا تھا جب جدت پسندی اور روشن خیالی کی لہر اٹھی تو ابتداءً مردوں کی قمیص کے گریبان پر کہیں کہیں سوتی دھاگے سے ہاتھ کی بنی ہوئی ہلکی پھلکی کڑھائی نظر آنے لگی پھر ریشمی دھاگے سے مشینی کڑھائی نظر آنے لگی ہر فتنے کی ابتدا اسی طرح بے ضرر اور غیر محسوس طریقے سے ہوتی ہے کہ اس وقت کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا کہ کچھ عرصہ بعد یہی چیز پوری قوم کے لئے فتنہ بن جائے گی۔ گریبان کی ہلکی پھلکی کڑھائی کفوں تک، گلے تک اور پھر قمیص کے گھیرے تک پہنچی اور پھر آہستہ آہستہ قمیص کے اگلے حصہ پر اور پھر عورتوں کی طرح قمیص کے دونوں طرف کڑھائی والے لباس مرد بھی استعمال کرنے لگے۔ نوبت بایں جا رسید کہ پھولدار، منقش کڑھائی والے اور چکن ایمبر ائیڈری کے کپڑوں سے جس طرح عورتیں لباس سلواتی ہیں اسی طرح مرد بھی سلوانے لگے ہیں۔[1] زری اور دبکے کے کام دار کرتے عورتیں بھی پہنتی ہیں مرد بھی

[1] اس فتنے کا المناک پہلو یہ ہے کہ نہ صرف دیندار حضرات بلکہ دوسروں کو عورتوں مردوں کی مشابہت کی مذمت پر دروس دینے والے، واعظ اور مبلغ حضرات خود اس ''مشابہت'' کے فتنے میں مبتلا ہیں (الا من شاء اللہ) اور وہ اسے مشابہت نہیں سمجھتے۔

پہنتے ہیں، بھری کڑھائی کے بنے ریشم کے شلوار قمیص عورتیں بھی پہنتی ہیں مرد بھی پہنتے ہیں معاملہ صرف لباس تک محدود نہیں بلکہ مرد حضرات عورتوں کی طرح ہاتھوں میں سونے یا تانبے کے کڑے، انگوٹھیاں، گلے میں چین یا نکلیس کانوں میں ٹوپس اور بالیاں تک پہننے لگے ہیں عورتوں کی طرح نہ صرف لمبے بال بلکہ پونی کا فیشن بھی عام ہوتا جا رہا ہے پہلے صرف عورتوں کے لئے بیوٹی پارلر تھے اب مردوں کے لئے بھی ویسے ہی بیوٹی پارلر ہیں جس طرح پہلے عورتیں سولہ سنگھار کرتی تھیں اب مرد بھی ویسے ہی سولہ سنگھار کرنے لگے ہیں جس طرح عورتیں آئی شیڈز، ہیئر اسٹائلنگ، ڈرائنگ، جیل اور اسکن مائسچرائزنگ وغیرہ کے ذریعے اپنے حسن و جمال میں نکھار پیدا کرنے کی کوشش کرتی تھیں اسی طرح مرد بھی اپنے حسن و جمال میں اضافہ کیلئے یہ سارے جتن کرنے لگے ہیں۔ قوموں کی تہذیبیں اور اقدار ایسے ہی بدلتی ہیں۔

دوسری طرف مرد بننے کی شوقین خواتین کا فتنہ بھی کم نہیں۔ مردانہ ساخت کی قمیص، شرٹ، ٹخنوں سے اونچی پتلون، پی کیپ، عینک، گھڑی، جوتے (بوٹ اور زری کے کھسے) کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے مردانہ ساخت کے جوتے مردانہ سٹائل کے بال، مردانہ چال ڈھال، مردانہ حرکات وسکنات اور مردانہ انداز گفتگو کے جنون نے اسلامی تہذیب اور ثقافت کا جنازہ نکال دیا ہے جس کے نتیجے میں گھروں کے اندر بے سکونی، بے اعتمادی، لڑائی جھگڑے، خاندانی نظام سے بغاوت اور گھر سے باہر اختلاط مرد و زن، جنسی بے راہ روی، بے حیائی اور فحاشی کا ایسا طوفان ہے جو روز بروز تند و تیز ہوتا چلا جا رہا ہے جس کے سامنے بند باندھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی حالانکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''اللہ کی لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔'' (بخاری) لیکن روشن خیالی اور جدّت پسندی کے اس دور میں کتنے ایسے خوش نصیب ہیں جو ایسی احادیث پر غور و فکر کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں؟

③ شہرت اور ناموری کے لباس:

خوشی اور غمی انسانی زندگی کا لازمی جزو ہیں خوشی کے موقع پر حسب استطاعت اچھا پہننا اور اچھا رہنا سہنا قطعاً عیب نہیں لیکن جب ایسے مواقع پر اپنی امارت اور دولتمندی کا اظہار مقصود ہو تو نہ صرف یہ کہ ایسا طرز عمل معاشرے میں بہت سے بگاڑ پیدا کرتا ہے بلکہ شرعاً بھی کبیرہ گناہ ہے شادی بیاہ کے موقع پر دولتمند اور امیر لوگوں کا اپنی بیٹیوں کے لئے ڈھیروں ڈھیر قیمتی سے قیمتی جہیز تیار کرنا اور پھر عین نکاح کے روز اس کی

با قاعدہ نمائش کرنا کہ پورے کنبے اور قبیلے کے لوگ، محلّہ اور شہر کے لوگ اور اعزہ واقارب اس کی تعریف وتوصیف کریں اور ایک مدت تک لوگوں میں اس کا چرچا رہے کہ فلاں صاحب نے اپنی بیٹی کو ایسا اور ایسا جہیز دیا اور اپنی بیٹی کے لئے ایسے اور ایسے لباس بنوائے، یہ طرزِ عمل بلاشبہ معاشرے میں بہت سے مفسدات کا باعث بنتا ہے۔اسی طرح بیٹے والوں کا اپنی بہو کے لئے لاکھوں کے قیمتی لباس اور زیورات بنوانا پھر اپنی برادری اور کنبے قبیلے یا محلّہ اور شہر کے لوگوں میں اس کی نمائش کرنا جس سے ان کی دولتمندی اور امارت کا چرچا اور شہرت ہو، ایسا طرزِ عمل ہے جس کے نتیجہ میں عام لوگوں کے لئے بے پناہ مسائل کھڑے ہوجاتے ہیں۔غریب لوگ احساس کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں راتوں رات امیر کبیر بننے کے خواہش مند نوجوانوں میں زیادہ سے زیادہ جہیز حاصل کرنے کا طمع اور لالچ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقہ کے لوگوں کی بیٹیاں ساری ساری زندگی ماں باپ کی دہلیز پر بیٹھی رہتی ہیں۔بعض لوگ امیروں کی ہمسری اور برابری کرنے کے لئے بھاری قرض حاصل کرتے ہیں اور پھر ساری زندگی اس سے جان نہیں چھڑا پاتے۔بعض لوگ جرائم کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ کسی بااختیار منصب پر فائز ہوتے ہیں وہ رشوت اور دوسرے ناجائز ذرائع سے اپنا ''معیار زندگی'' بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں یوں شہرت اور ناموری کے لباس بنانے والے نہ صرف رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ معاشرے میں جرائم اور بہت سے دیگر مفسدات کا سبب بھی بنتے ہیں۔شریعت نے ان مفسدات کا سدباب کرنے کے لئے بڑی عبرتناک سزا رکھی ہے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''شہرت اور ناموری کا لباس پہننے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ذلت کا لباس پہنائے گا اور پھر اسے آگ لگا دے گا۔'' (ابن ماجہ) لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ایسی شدید اور عبرتناک سزا کے باوجود معاشرے کی اکثریت آنکھیں بند کر کے بگٹٹ ایسے راستے پر چلی جارہی ہے جس کا انجام دنیا اور آخرت کی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟

④ضرورت سے زائد لباس:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ قیامت کے روز ہر آدمی سے مال کے بارے میں یہ دو سوال ہونگے مال کیسے کمایا؟ اور کیسے خرچ کیا؟ جب تک آدمی ان دو سوالوں کا جواب نہیں دے پائے گا میدان حشر سے قدم نہیں ہٹا سکے گا۔'' اسی لئے اسلام نے اسراف (ضرورت سے زائد خرچ کرنا) کی سخت مذمت کی ہے اور اس سے بچنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا

یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ○ ﴾ ترجمہ: ''کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 31) دوسری جگہ اس سے بھی زیادہ سخت انداز میں اسراف سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ○﴾ ترجمہ: ''اسراف کرنے والے یقیناً شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا سخت ناشکرا ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 27)

مذکورہ آیت کریمہ کی بہترین وضاحت وہ حدیث ہے جو رسول اکرم ﷺ نے ضرورت سے زائد بستر (یا لباس وغیرہ) بنانے کے بارے میں ارشاد فرمائی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''گھر میں ایک بستر مرد کے لئے، دوسرا اس کی بیوی کے لئے، تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا (یعنی ضرورت سے زائد) شیطان کے لئے ہے۔'' (مسلم) دوسری حدیث میں ارشاد ہے: ''انواع واقسام کے لباس پہننے والے میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔'' (طبرانی) قرآن وحدیث کے ارشادات کا سیدھا اور سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ لباس بنانا شیطانی فعل ہے۔

عہدِ صحابہ کی تو بات ہی چھوڑ یئے کہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکمل ایک لباس بھی میسر نہ تھا۔[1] حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح براہِ راست رسول اکرم ﷺ کے تربیت یافتہ تو نہ تھے لیکن پھر بھی اڑھائی سال کی مختصر مدت میں اپنے ایمان، تقویٰ اور خدا خوفی کی بدولت تاریخ کا رخ دوبارہ خلافت راشدہ کی طرف موڑ دیا، جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو امرائے مملکت تیمارداری کیلئے آنے لگے آپ کی بیوی (فاطمہ بنت عبدالملک) کے بھائی نے بہن سے کہا ''بہن امیر المومنین کے کپڑے سخت میلے ہو رہے ہیں لوگ بیمار پرسی کے لئے آ رہے ہیں انہیں بدل دو۔'' فاطمہ نے بات سنی اور خاموش ہوگئی بھائی نے دوبارہ سہ بارہ بات کی تو بہن کہنے لگی ''اللہ کی قسم! امیر المومنین کے پاس اس کے علاوہ دوسرے کپڑے نہیں ہیں، میں کہاں سے بدلوا دوں؟''

کتاب وسنت کے احکام اور اسلاف کا یہ طرز عمل ہمارے لئے مینارہ نور ہونا چاہئے تھا لیکن انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ امراء کیا اور غرباء کیا، ضرورت سے زائد اندھا دھند ڈھیروں ڈھیر لباس بنائے چلے جاتے ہیں یہی حال جوتوں کا ہے، خاص طور پر خواتین ہر لباس کے ساتھ میچ کرنے والا جوتا الگ خریدنا

---

[1] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کپڑوں کی کمی کی وجہ سے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے فراخی عطا فرما دی تو ہم لوگ دو کپڑوں میں نماز پڑھنے لگے۔ (احمد)

ضروری سمجھتی ہیں۔ جب ہمارے گھروں پر شیطان نے اس طرح سے تسلط جما رکھا ہے تو پھر خیر و برکت کہاں سے آئے گی اور اللہ کی رحمت کا نزول کیسے ہوگا؟ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے نتیجہ میں تو دہشت گردی، خوف، بھوک، امراض، بدامنی، جرائم، قحط سالی جیسے مصائب و آلام کا ہی نزول ہوگا۔ اب یہ ہمارے اوپر منحصر ہے کہ ہم اپنے گھروں کیلئے خیر و برکت اور اللہ کی رحمت کا انتخاب کرتے ہیں یا مصائب و آلام، بیماریاں، بھوک، افلاس اور بدامنی جیسے عذابوں کو پسند کرتے ہیں۔

⑤ تحریروں والے لباس:

گزشتہ ایک عشرے میں جس تیزی کے ساتھ ہماری اقدار میں تبدیلی آنی شروع ہوئی ہے اسے بلاشبہ علاماتِ قیامت کا عنوان دیا جاسکتا ہے کل تک جو چیز معاشرے میں عیب سمجھی جاتی تھی وہی چیز آج ہمارے لئے حسن وخوبی بن گئی ہے اور جو چیز پہلے حسن وخوبی سمجھی جاتی تھی آج وہی ہمارے لئے عیب سمجھی جانے لگی ہے۔ چند سال قبل کسی شخص کے لباس پر کوئی معمولی سا نشان، داغ یا دھبہ عیب سمجھا جاتا تھا لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ کپڑوں پر انگریزی، ہندی، لاطینی اور اردو زبان میں رنگ برنگی الٹی سیدھی، عجیب وغریب اور مضحکہ خیز تحریریں لکھی ہوتی ہیں جن میں سے بعض تحریروں کا مطلب تک معلوم نہیں ہوتا اور لوگ بڑے شوق سے مہنگے داموں ایسے لباس خرید کر خود بھی پہنتے ہیں اور بچوں کو بھی پہناتے ہیں لباس پر لکھے ہوئے چند عبرانی الفاظ پر غور فرمایئے اور اندازہ لگایئے کہ مسلم امت کے لئے یہ کتنا بڑا فتنہ ہے؟

بوکیمون	میں یہودی ہوں	تشار مندر	اللہ کمزور ہے
بکاتشو	یہودی بنو	جرولیت	اللہ بخیل ہے
بلباصور	میری خواہش ہے کہ میں یہودی بنوں	ما قمار	اللہ بے وقوف ہے

اور اب انگریزی کے بعض الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

Kiss Me,	Take Me,	Follow Me,	BuyMe,
Sow(سؤرنی),	Lovely,	Nike(دیوتا کا نام),	Tippler(بلانوش),
Zian(صیہونی),	Prostitute(طوائف),	Playboy(آوارہ),	
Cow Boy,	For you,	ZEOS(دیوتا کا نام),	Love me,
Cupid(دیوتا کا نام),	Lupercalia(دیوتا کا نام	Spiderman,	
Pupy(پلا),	I Miss you,	Wellcome,	Venus(دیوی کا نام),

The Hell, Click it, For sale, I am very hot but not for you.

ایسے ہی اور ان جیسے دیگر بے ہودہ، فحش یا مشرکانہ الفاظ کپڑوں پر تحریر ہوتے ہیں جنہیں پڑھے یا سمجھے بغیر لوگ خرید کر پہن لیتے ہیں۔ بعض کپڑوں پر ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے نام تحریر ہوتے ہیں بعض کپڑوں پر انتہائی ظالم اور سفاک عیسائی جرنیلوں یا حکمرانوں کے نام لکھے ہوتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور ان پر بے پناہ مظالم ڈھائے اور ہم انہیں اپنے سینوں سے لگائے پھرتے ہیں کبھی ہم نے غور کیا یہ 'Rojer' کون تھا؟❶ 'Ferdenend' کون تھا؟❷ 'Richard' اور 'Peter' کون تھے؟❸ جن کے ناموں کی بنیانیں یا قمیصیں ہم دن رات اپنے بچوں کو پہنا کر پھولے نہیں سماتے ؟

لمحہ بھر کے لئے سوچئے اگر ہم طارق بن زیاد رحمہ اللہ یا صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے نام کپڑوں پر لکھ کر یورپ میں بھیجیں تو کتنے غیر مسلم ہوں گے جو انہیں خرید کر پہنیں گے؟

چند سالوں سے اب ایک نیا فیشن شروع ہو گیا ہے۔ مختلف تہواروں پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یونیورسٹیوں اور کالج کے طلباء وطالبات تہواروں کی مناسبت سے اپنے چہرے پر الٹی سیدھی تحریریں، نقشے یا تصویریں پینٹ کرتے ہیں اور کفار کی اس نقالی پر بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔

المناک حقیقت یہ ہے کہ جدت پسندی اور روشن خیالی کے گمراہ کن فلسفہ نے ہمارے اندر نہ اخلاقی غیرت چھوڑی ہے نہ ہی ملی اور دینی غیرت رہنے دی ہے ۔

غیرت نام تھا جس کا ، گئی تیمور کے گھر سے

---

❶ مسلمانوں نے سسلی پر 264 برس بڑے عدل وانصاف اور مثالی حسن سلوک کے ساتھ حکومت کی لیکن مسلمانوں کے زوال کے بعد 1052ء میں راجر اول اقتدار میں آیا تو اس نے نہ صرف مسلمانوں کی جائیدادیں چھین لیں بلکہ مسلمانوں کے گھروں کو جلا ڈالا، مساجد بند کروادیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر محفل میں گالیاں دینے کا حکم دیا۔ (نعوذ باللہ!)

❷ 1492ء میں سقوط غرناطہ ہوا ''معاہدہ امن'' پر مسلمانوں کی طرف سے ابو عبداللہ اور عیسائیوں کی طرف سے فرڈیننڈ نے دستخط کئے۔ دستخط کرنے کے بعد فرڈیننڈ نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کو سپین سے ختم کرنے کی مہم شروع کردی۔ ایک مذہبی عدالت کے حکم پر بارہ ہزار مسلمان زندہ آگ میں جلا دیئے گئے، کم وبیش 30 ہزار مسلمان قتل کئے گئے، لاکھوں کتب پر مشتمل سینکڑوں لائبریریاں جلادی گئیں عدالتی فیصلہ کے بعد فرڈیننڈ نے حکم جاری کیا کہ تمام مسلمان دین عیسوی قبول کرلیں ورنہ انہیں قتل کردیا جائے گا کچھ لوگوں نے عیسائیت قبول کرلی اور کچھ لوگوں نے پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لی۔

❸ برطانوی مورخ اسے ''شیر دل رچرڈ'' لکھتے ہیں تیسری صلیبی جنگ میں اسی رچرڈ نے تین ہزار کے ایک اسلامی لشکر کو وعدہ معافی دے کر ہتھیار رکھوالئے اور ہتھیار رکھوانے کے بعد سب کو قتل کروادیا۔ پیٹر قسطنطنیہ کا بادشاہ تھا اس نے غرناطہ کے سلطان محمد ششم کو دعوت پر بلایا اور دھوکے سے قتل کروادیا۔

⑥ تصاویر والے لباس:

لباس نہ صرف انسانی ستر کی ضرورت پوری کرتا ہے بلکہ انسان کے لئے زیب وزینت اور حسن وجمال کا باعث بھی بنتا ہے۔ کہا جاتا ہے: ''اَلنَّاسُ بِاللِّبَاسِ'' (یعنی انسان کی شخصیت لباس سے ہی بنتی ہے) 'لباس، انسان کی سنجیدہ یا غیر سنجیدہ شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔'' صاف ستھرا، بے داغ اور بے عیب لباس انسان کے وقار اور عزوشرف کو چار چاند لگا دیتا ہے جبکہ داغدار اور عیب دار لباس انسان کے وقار اور عزوشرف کو گہنا دیتا ہے حساس اور لطیف طباع کے لئے تو لباس پر معمولی سا دھبہ بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے لیکن اب یوں لگتا ہے کہ حساس اور لطیف طباع کے انسان نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہر طرف داغدار، عیب دار، بیلدار، رنگدار لباس پہننے والے رنگین مزاج لوگوں کی کثرت ہے۔ بے جان اشیاء مثلاً سائیکل یا چھکڑا، میز یا کرسی، عمارت یا درخت وغیرہ کی تصاویر اگرچہ شرعاً ممنوع نہیں ہیں لیکن لباس پر ایسی چیزوں کی تصویریں بھی انسانی عزوشرف، وقار اور سنجیدگی کے سراسر منافی ہیں۔ بے جان اشیاء میں سے وہ اشیاء جو کفار یا مشرکین کے مذہبی شعار میں شامل ہوں ایسی اشیاء کی تصاویر والے لباس پہننا قطعاً حرام ہے مثلاً عیسائیوں کا نشان صلیب یا ہندوؤں کا نشان ترشول یا مجوسیوں کا نشان زُنّار یا سکھوں کا نشان کرپان وغیرہ ایسی تصاویر والے کپڑے میں پڑھی گئی نماز بھی ادا نہیں ہوگی۔

جہاں تک جاندار اشیاء کی تصاویر کا تعلق ہے وہ خواہ لباس پر ہو یا بستر پر یا پردوں پر یا کسی دوسری چیز پر، اسکی حرمت میں قطعاً کوئی شک نہیں ایسے لباس کا پہننے والا گناہگار اور اللہ کی رحمت سے محروم ہے اور ایسے لباس میں ادا کی گئی نمازیں ناقص اور نامکمل ہوں گی۔

لباس پر جاندار اشیاء کی تصاویر بلا امتیاز ایک جیسی حرام ہیں لیکن اسے ایمان کی جانکنی ہی کہنا چاہئے یا پرلے درجے کی دین سے دوری اور جہالت کہ بعض لوگ ایسے لباس پہنتے ہیں جن پر ایسے موذی جانوروں کی تصویریں بنی ہوتی ہیں جو جہنم میں بطور عذاب گناہگاروں پر مسلط کئے جائیں گے سانپ اور بچھو دونوں جہنم کے انتہائی خطرناک موذی جانور ہیں اور بعض لوگ انہی سانپوں اور بچھوؤں کی تصاویر والے لباس پہنتے ہیں حیرت در حیرت بات یہ ہے کہ بعض مسلمان خواتین سانپ کی شکل کے زیورات، انگوٹھی، چوڑیاں اور کڑے پسند کرتی اور پہنتی ہیں کیا ایسی خواتین پسند کریں گی کہ قیامت کے روز ان کے بازوؤں یا ہاتھوں پر ایسے زہریلے سانپ مسلط کر دیئے جائیں جن کے ایک مرتبہ ڈسنے سے چالیس سال تک انسان اس کے

زہر سے تڑپتا رہے؟ اس سے بڑی بدبختی اور اللہ کی رحمت سے محرومی والی بات اور کیا ہوگی کہ ایک آدمی (مرد یا عورت) دنیا میں ہی برضا و رغبت اپنے لئے اس عذاب کا انتخاب کرلے جو اللہ تعالیٰ نے کفار اور مشرکین کے لئے قیامت کے روز تیار کر رکھا ہے؟

⑦ کٹے پھٹے اور پیوند لگے لباس:

خوب اور ناخوب، پسند اور ناپسند کے پیمانے اس تیزی سے بدل رہے ہیں کہ ''محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی'' والا معاملہ ہوگیا ہے ؎

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

صرف چند سال ادھر کی بات ہے کہ کٹے پھٹے یا پیوند لگے کپڑے پہننا عار کی بات سمجھی جاتی تھی اور اسے لباس میں ایک عیب سمجھا جاتا تھا اب یہ وقت ہے کہ فیکٹریوں سے بڑی مہارت اور کاریگری سے کٹے پھٹے اور پیوند لگے کپڑے تیار ہو کر آتے ہیں اور نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مہنگے داموں بڑے شوق سے خرید کر پہنتے ہیں۔ کسی پتلون کے پائنچوں کے درمیان پیوند لگے ہوتے ہیں کسی کے اوپر کسی کے نیچے، کسی پتلون کے پائنچوں پر ویسے ہی کٹے پھٹے کپڑے جوڑنے کی طرز پر الٹی سیدھی سلائیاں لگی ہوتی ہیں بیشتر پتلونوں کے دائیں بائیں دونوں پائنچوں پر اوپر سے لے کر نیچے تک چھوٹے بڑے کئی کئی جیب لگے ہوتے ہیں اور ساتھ تین تین چار چار انچ کی پٹیاں یا ڈوریاں لٹک رہی ہوتی ہیں۔ پتلون کی پچھلی جیبوں پر عجیب وغریب اور مضحکہ خیز سٹکر، تحریریں، شکلیں یا سلائیاں لگی ہوتی ہیں۔ بائیس چوبیس انچ کھلا اور پاؤں سے کم از کم دو تین انچ نیچے زمین پر گھسٹتے ہوئے پائنچے میں اب ایک اور مضحکہ خیز اضافہ ہوا ہے کہ پچھلی جیبوں سے تھوڑا آگے ایک طرف یا دونوں طرف پانچ چھ انچ لمبا دھاگوں کا گچھا، دم کی طرز کا لٹکنا شروع ہوگیا ہے۔ آج تک تو ہم پورے یقین کے ساتھ ڈارون کی تھیوری کا انکار کرتے چلے آرہے تھے کہ یہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں لیکن اب بعض لوگوں کی حرکات وسکنات سے یوں لگتا ہے کہ شاید کچھ لوگ واقعی ڈارون کی تھیوری کے مطابق بندر سے ہی انسان بنے تھے جو اب آہستہ آہستہ پھر اپنی پہلی جون کی طرف واپس پلٹ رہے ہیں۔

ایسے مضحکہ خیز لباسوں کا المناک پہلو یہ ہے کہ اولاً بے دین، ملحد اور روشن خیال طبقہ یہود ونصاریٰ کی

پیروی میں ایسے فیشن اختیار کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ پڑھا لکھا سنجیدہ اور دیندار طبقہ بھی اس فیشن میں مبتلا ہوجاتا ہے اوراس میں کسی قسم کی قباحت محسوس نہیں کرتا۔

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیئے　　　　خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیئے؟

⑧مزین اور منقش برقع:

حجاب کا حکم دیتے ہوئے اہل ایمان خواتین کو اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے:﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ:''اور خواتین اپنی زینت کو (غیر محرم مردوں کے سامنے) ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اپنے آپ ظاہر ہوجائے۔''(سورہ النور، آیت نمبر 31)

زینت سے مراد ہر وہ چیز ہے جو انسان کی خوبصورتی اور حسن و جمال میں اضافہ کرے لہٰذا عورت کیلئے چہرے کا بناؤ سنگھار، زیورات، لباس، فیشن ایبل جوتے، یہ چاروں چیزیں زینت میں شامل ہیں۔ خواتین کو ساتر لباس کی شرط کے ساتھ رنگین، پھولدار، منقش، مشینی کڑھائی والے، ہاتھ کی کڑھائی والے، زری والے کام، گوٹی کنارے والے، سلمہ ستارے والے ریشمی، غیر ریشمی ہر طرح کے لباس پہننے کی اجازت ہے۔ بلاشبہ اچھا اور عمدہ لباس مرد کو بھی حسن و جمال عطا کرتا ہے لیکن عورت کو مرد کی نسبت کہیں زیادہ خوبصورتی، زینت اور حسن و جمال بخشتا ہے آج کل خواتین لباس کے ساتھ ساتھ جوتے بھی میچ کرتی ہیں اگر کسی عورت کے پاس درجن بھر لباس کے جوڑے ہیں تو درجن بھر جوتوں کے جوڑے بھی ہوں گے لباس کے ساتھ جوتے میچ کرنے کا مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ جوتے بھی عورت کے حسن و جمال اور خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں لہٰذا چہرے کا بناؤ سنگھار، زیورات (خواہ ہاتھ کے ہوں، پاؤں کے یا گلے کے) لباس اور جوتے تمام چیزیں زینت میں شامل ہیں آیت مبارکہ کے پہلے حصہ کے مطابق عورتوں کو حکم یہ ہے کہ اس ساری زینت کو (سر سے لے کر پاؤں تک) چادر یا برقع سے چھپایا جائے۔

آیت مبارکہ کے دوسرے حصے میں اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ زینت جو بلا ارادہ اپنے آپ ظاہر ہوجائے اس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

اپنے آپ ظاہر ہونے والی زینت سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں بعض مفسرین کے اقوال حسب ذیل ہیں:

① ''مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' میں جس چیز کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے وہ اوپر کے کپڑے جیسے برقع یا لمبی چادر ہے جو

زینت کے کپڑوں کو چھپانے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔(معارف القرآن،ازمفتی محمد شفیع جلد ششم، صفحہ 401)

② اپنے آپ ظاہر ہونے سے مراد وہ چادر ہے جو اوپر سے اوڑھی جاتی ہے کیونکہ اس کا چھپانا تو ممکن نہیں ہے اور عورت کے جسم پر ہونے کی وجہ سے بہرحال وہ بھی اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہے۔اپنے آپ ظاہر ہونے والی زینت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ چادر ہوا سے اڑ جائے اور لباس یا زیور کی زینت ظاہر ہو جائے۔(تفہیم القرآن،جلد سوم،صفحہ 285)

③ آپ سے آپ ظاہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر بڑی چادر یا برقع کسی وقت ہوا سے اڑ جائے یا غفلت یا کسی دوسرے اتفاق کی بناء پر عورت کی زینت یا اس کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔(تیسیر القرآن،جلد سوم،صفحہ 260)

④ آپ سے آپ ظاہر ہو جائے سے مراد یہ ہے کہ چادر کے اٹھ جانے سے نیچے کی کوئی زینت کھل جائے۔(اشرف الحواشی،صفحہ 422،حاشیہ نمبر 10)

پس آپ سے آپ ظاہر ہونے والی زینت سے مراد دراصل وہ سادہ سی لمبی چادر یا سادہ برقع ہے جو عورت زینت چھپانے کے لئے اپنے اوپر اوڑھتی ہے اور اس کے ساتھ خوبصورت فیشن ایبل جوتوں کو بھی شامل کر لیجئے۔

پس آیت کریمہ کے دونوں حصوں کا خلاصہ یہ ہے کہ عورت کو پرکشش اور دلکش بنانے والی تمام زینت ایک سادہ چادر اور برقع کے اندر چھپی رہنی چاہئے تاکہ مردوں میں کسی قسم کا جنسی اشتعال یا ہیجان پیدا نہ ہو، گندے اور شیطانی خیالات کا غلبہ نہ ہونے پائے اور معاشرے میں کسی قسم کی بے راہ روی اور برائی جنم نہ لے سکے۔البتہ سادہ چادر یا برقع بھی عورت کے اوپر ہونے کی وجہ سے ہے تو قابل زینت لیکن چونکہ اسے چھپانا ممکن نہیں ہے لہٰذا اس کے ظاہر ہونے پر مواخذہ نہیں۔

تلبیس ابلیس ملاحظہ ہو کہ وہی سادہ برقع جس کے ذریعہ زینت کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے اسی برقع کو سفید، رنگین یا سنہری دھاگوں، گوٹا کناری، سلمہ ستارہ یا سفید موتیوں کی کڑھائی وغیرہ سے اس قدر مزین اور پرکشش بنا دیا جاتا ہے کہ خواہی نخواہی مردوں کی نگاہوں کا مرکز بن جاتا ہے اور یوں نہ صرف برقع کا استعمال ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے بلکہ حجاب کے فتنوں میں ایک مزید فتنے کے اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس فتنے کو ختم کرنے کے لئے چادر یا برقع اوڑھنے کا حکم دیا تھا شیطان نے اسی چادر یا برقع کے ذریعے عورتوں کو دوبارہ اسی فتنے میں مبتلا کر دیا ہے۔

قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے جو جرائم گنوائے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہفتہ کا دن یہودیوں کے لئے مقدس قرار دیا تا کہ اس روز وہ عبادت کے علاوہ کوئی دوسرا دنیاوی کام نہ کریں حتی کہ خورد ونوش کے لئے مچھلی کا شکار کرنے سے بھی روک دیا گیا لیکن ساتھ ہی آزمائش بھی کی، ہفتہ کے روز مچھلیاں کثرت سے سطح آب پر نظر آتیں شیطان نے انہیں یہ حیلہ سکھایا کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود لیں تا کہ مچھلیاں اس میں جمع ہو جائیں اور ہفتہ کا دن گزر جانے کے بعد اگلے روز انہیں پکڑ لیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو حکم دیا تھا اس پر بظاہر عمل تو کیا لیکن اس حکم کے اصل مقصد کو پورا نہ ہونے دیا۔ بنی اسرائیل کے اس فریب اور دھوکہ دہی کی انہیں یہ سزا دی گئی: ﴿قُلْنَا لَهُمْ كُونُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ○﴾

ترجمہ: ''ہم نے حکم دیا کہ بندر ہو جاؤ ذلیل اور رسوا۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 166)

اللہ تعالیٰ سے فریب اور دھوکہ دہی کرنے سے پہلے ہمیں ایک بار نہیں سو بار سوچنا چاہئے کہیں اللہ تعالیٰ کسی ایسے ہی عذاب کا فیصلہ ہمارے بارے میں بھی نہ فرما دے۔ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ! ''پروردگار! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ ملانا!''

⑨ پتلون اور شرٹ:

اسلام نے ہمیں بلاشبہ کسی خاص وضع قطع کا لباس تو عطا نہیں کیا بلکہ اس کے شرعی حدود وقیود بتا دیئے ہیں ان حدود وقیود کے مطابق ہر طرح کا لباس پہننا شرعاً جائز اور درست ہے تاہم کسی قوم کا خاص وضع قطع کا لباس اس قوم کی شناخت کا درجہ ضرور رکھتا ہے اور اگر وہ لباس شرعی تقاضوں کو بھی پورا کرتا ہو تو پھر اسے تبدیل کرنا اپنی قومی شناخت کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ برصغیر میں شلوار قمیص کب اور کیسے آیا لیکن دو باتیں بالکل واضح ہیں۔ پہلی بات یہ کہ شلوار قمیص برصغیر کا ہی لباس ہے بلکہ یوں کہئے کہ برصغیر کے ممالک میں سے خاص طور پر پاکستان اور افغانستان کی شناخت رکھتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ دنیا بھر میں پائے جانے والے تمام لباسوں کے مقابلے میں شلوار قمیص زیادہ ساتر ہے۔ سعودی عرب کے علماء کرام نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ شلوار قمیص بہت ہی ساتر لباس ہے حتی کہ سعودی ''ثوب'' کے مقابلے میں بھی زیادہ ساتر ہے۔ احادیث کے مطالعہ سے

معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو قمیص بہت پسند تھی اور قمیص کے نیچے آپ ﷺ ازار یا سرِوال استعمال فرماتے تھے۔ ہمارا گمان یہ ہے (واللہ اعلم بالصواب!) کہ برصغیر میں استعمال کی جانے والی پرانی طرز کی قمیص اگر پانچ یا چھ انچ مزید لمبی کر کے پہنی جائے تو یہ قمیص اور شلوار، رسول اکرم ﷺ کے پسندیدہ لباس کے قریب تر ہو جائے گی۔ سِرْوَال پائجامہ کو بھی کہتے ہیں اور شلوار کو بھی لیکن شلوار پائجامے کی نسبت کہیں زیادہ ساتر اور پہننے میں خوبصورت ہے لہٰذا شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کی وجہ سے اور قومی لباس ہونے کی وجہ سے ہمیں کسی دوسرے لباس کو شلوار قمیص پر ترجیح نہیں دینی چاہئے بلکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں پورے اعتماد اور فخر کے ساتھ شلوار قمیص پہننی چاہئے۔

اس بات میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ پتلون اور شرٹ نہ تو شلوار قمیص جیسا ساتر لباس ہے اور نہ ہی ہمارا قومی لباس ہے۔ انگریزوں نے جس طرح اپنی زبان ہمارے اوپر زبردستی مسلط کی اسی طرح اپنا لباس بھی زبردستی ہم پر مسلط کر دیا حالانکہ یہ دونوں چیزیں یعنی لباس اور زبان کسی قوم کی مستقل شناخت ہوتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آزادی کے باوجود ہم ان دونوں چیزوں کے تسلط اور ان کے کڑوے کسیلے نتائج سے اپنی جان نہیں چھڑا سکے۔

اپنے بہتر قومی لباس کی جگہ کسی دوسری قوم کے کمتر لباس کو ترجیح دینے کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اس قوم سے مرعوب ہیں اور اپنے آپ کو اس قوم سے کمتر سمجھتے ہیں لہٰذا جہاں تک روزمرہ زندگی کا تعلق ہے ہمیں پتلون اور شرٹ پہننے سے گریز کرنا چاہئے خاص طور پر نمازوں کے اوقات میں موجودہ رائج مختصر شرٹ اور پتلون کے استعمال سے گریز تو ہر قیمت پر ضروری ہے جن میں رکوع و سجود کے دوران ہونے والی عریانی کے باعث نمازوں کے باطل ہونے کا واضح طور پر خدشہ موجود ہے البتہ بعض صورتوں میں مجبوراً پتلون شرٹ کا استعمال کرنا پڑتا ہے مثلاً سکول یا کالج کی طرف سے مقرر کی گئی یونیفارم کی پابندی کے لئے، بعض فیکٹریوں میں کھلی قمیص یا شلوار کے کسی مشین میں پھنس کر جانی نقصان سے بچنے کے لئے، ایسی جگہوں پر ڈیوٹی دینے والے حضرات کے لئے ملازمت کے اوقات میں پتلون شرٹ کی بہرحال رخصت ہے۔

جہاں تک خواتین کے پینٹ شرٹ پہننے کا تعلق ہے ہماری ناقص رائے میں یہ قطعاً ممنوع ہے اولاً مردوں سے مشابہت کی وجہ سے جو لعنت زدگی کا باعث ہے ثانیاً شریعت نے عورت کی عصمت اور عفت کے تحفظ کے لئے جو سخت احکام دیئے ہیں ان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ عورت پتلون اور شرٹ نہ پہنے کیونکہ

پتلون اور شرٹ عورت کے قابل شرم اور قابل ستر حصوں کو نمایاں کرتے ہیں جو واضح طور پر عریانی کی تعریف میں آتا ہے لہٰذا خواتین (بالغ ہوں یا نابالغ) کو کسی قیمت پر پینٹ شرٹ نہیں پہننی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

لعنت زدہ لوگ:

رسول اکرم ﷺ نے بعض گناہوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں فلاں گناہ کرنے والا ملعون ہے یعنی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

لعنت سے کیا مراد ہے؟ لعنت دراصل ایک بد دعا ہے جس کا مطلب ہے اللہ کی رحمت سے محروم ہونا جس شخص کے بارے میں رسول اللہ ﷺ یہ فرمادیں کہ فلاں فلاں شخص پر اللہ کی لعنت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

ابلیس نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○ ﴾ ترجمہ: ''اور بے شک قیامت کے دن تک تجھ پر میری طرف سے لعنت ہے۔'' (سورہ ص، آیت نمبر 78)

اس لعنت کے نتیجے میں ابلیس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کردیا گیا توبہ کی توفیق سے محروم، نیکی کی توفیق سے محروم اور جنت سے محروم!

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کسی کو لعنت کا مستحق قرار دینا کس قدر سنگین معاملہ ہے...... اہل علم نے یہ وضاحت کی ہے کہ ایسے اعمال جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں وہ کبیرہ گناہ ہیں اور کبیرہ گناہ کا مرتکب جہنم میں جائے گا، جب تک اپنے گناہوں کی سزا نہیں بھگتے گا تب تک جہنم سے نکالا جائیگا نہ جنت میں جائیگا۔

ایسے اعمال تعداد میں بہت زیادہ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے لعنت کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں لیکن ہم یہاں صرف انہی اعمال کا تذکرہ کریں گے جن کا تعلق لباس اور اس کے متعلقات سے ہے۔

① بالوں میں مصنوعی بال لگانا: ایسے مرد اور عورتیں جو دوسروں کو خوبصورت بنانے کے لئے ان کے بالوں میں مصنوعی بال لگانے کا کاروبار کرتے ہیں جیسا کہ آج کل بیوٹی پارلر چلانے والے کرتے

ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃُ'' ترجمہ: ''اللہ کی لعنت ہے مصنوعی بال دوسروں کو لگانے والی پر۔'' (بخاری)

② بالوں میں مصنوعی بال لگوانا: بالوں میں مصنوعی بال لگوانے والا مرد ہو یا عورت ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس معاملے میں بیماری یا عیب چھپانے کا بہانہ بھی جواز نہیں بن سکتا ایک خاتون حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی ''میری بیٹی کے بال بیماری کی وجہ سے جھڑ گئے ہیں اب اس کے نکاح کی تقریب ہے کیا میں اسے جوڑا لگا دوں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمَوْصُوْلَۃَ'' ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے جوڑا لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔'' (بخاری)

③ جسم پر انمٹ بیل بوٹے بنانا: خوبصورتی کے لئے مردوں یا عورتوں کے جسم پر مشین سے یا کسی دوسرے طریقے سے انمٹ بیل بوٹے بنانے یا نام لکھنے یا نشان وغیرہ بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَۃِ'' ترجمہ: ''جسم پر انمٹ بیل بوٹے بنانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (بخاری) یاد رہے کہ مہندی سے ہاتھوں پر بیل بوٹے بنانا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا استعمال سنت سے ثابت ہے نیز اس کے نقوش انمٹ نہیں ہوتے۔

④ جسم پر بیل بوٹے بنوانا: ایسے مرد اور عورتیں جو بیوٹی پارلروں میں یا کسی بھی جگہ سے اپنے جسم پر انمٹ بیل بوٹے بنوائیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''لَعَنَ اللّٰہُ الْمَسْتَوْشِمَۃَ'' ترجمہ: ''اللہ کی لعنت ہو بیل بوٹے بنوانے والی پر۔'' (بخاری)

⑤ چہرے سے بال اکھاڑنا: دوسری عورتوں کو خوبصورت بنانے کے لئے ان کے چہرے کے بال نوچنا، بھنوؤں کے بال نوچ کر باریک کرنا، دونوں ابروؤں کے درمیان بال گھنے ہونے کی وجہ سے بال اکھاڑنا جیسا کہ آج کل بیوٹی پارلروں میں کیا جاتا ہے، ایسا کام یا کاروبار کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''لَعَنَ اللّٰہُ النَّامِصَاتِ'' ترجمہ: ''اللہ کی لعنت ہے دوسری عورتوں کے چہرے سے بال اکھاڑنے والی عورتوں پر۔'' (مسلم)

⑥ چہرے سے بال اکھڑوانا: خوبصورت بننے کے لئے چہرے سے بال اکھڑوانا بھنویں باریک کروانا یا بھنویں صاف کروانا بھی لعنت کا باعث ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''لَعَنَ اللّٰہُ

اَلْمُتَنَمِّصَاتِ"، ترجمہ: "اللہ کی لعنت ہے چہرے سے بال اکھڑوانے والی عورتوں پر۔" (مسلم)

⑦ دانتوں کو خوبصورت بنانے کے لئے کھلا کرنا: دانتوں کو خوبصورت بنانے کے لئے رگڑنے والیوں، یا کھلا کرنے والیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "**لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَفَلِّجَاتِ**"، ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے دانت خوبصورت بنانے کے لئے رگڑنے والی عورتوں پر۔" (مسلم)

⑧ مردوں عورتوں کا باہمی مشابہت اختیار کرنا: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "ان مردوں پر لعنت ہے جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کریں۔" (بخاری) یہ مشابہت خواہ لباس میں ہو، چال ڈھال میں یا بول چال میں یا حرکات وسکنات میں سب کے لئے ایک جیسا ہی حکم ہے اس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں بیان کی جا چکی ہے۔

یہ ہیں وہ بدنصیب مرد اور عورتیں جن پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ جہاں تک بیوٹی پارلرز کا تعلق ہے جن میں صبح وشام اللہ اور اس کے رسول کی لعنت والے تمام گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے وہ تو گویا اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کے کھلے کھلے مراکز ہیں جہاں کسی مومن مرد اور عورت کو داخل تک نہیں ہونا چاہئے اور جن گھروں میں مذکورہ بالا لعنت زدگی والے گناہوں میں سے کوئی ایک یا ایک سے زیادہ گناہ کرنے والے یا کرنے والیاں موجود ہوں ان گھروں کے بارے میں لمحہ بھر کے لئے غور فرمائیے کہ وہاں کبھی حقیقی مسرت، راحت، سکون، سکھ اور چین آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ایسے لعنت زدہ گھروں میں اگر بیماریاں، ڈپریشن، بے سکونی، بے خوابی، اضطراب، پریشانیاں، لڑائی جھگڑے، جادو کے اثرات، محرومیاں، ناکامیاں اور نامرادیاں مستقل ڈیرے ڈال لیں تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟ ان عوارض سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ انسان لعنت زدگی والے گناہوں کو ترک کرے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر کے اللہ کی رحمت کے سایہ میں جگہ پا لے۔ ارشاد مبارک ہے ﴿ **اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** ۝﴾ ترجمہ: "اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔" (سورہ آل عمران، آیت نمبر 132)

سوء خاتمہ کی علامت:

موت کا وقت معین تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں۔ بچپن میں، جوانی میں،

بڑھاپے میں، سفر میں، حضر میں، رات کے وقت یا دن کے وقت کسی بھی جگہ موت آ سکتی ہے جس کے لئے مومن کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ ہر مومن آدمی اس بات کی تمنا کرتا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو اور سوء خاتمہ سے محفوظ رہے۔

اہل علم نے حسن خاتمہ کی دو علامتیں بتائی ہیں۔ اولاً آدمی عقیدہ توحید پر مرے۔ ثانیاً اس حال میں اسے موت آئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور رضا والے کام میں مشغول ہو۔ اسی طرح اہل علم نے سوء خاتمہ کی بھی دو علامتیں بتائی ہیں۔ اولاً آدمی عقیدہ شرک پر مرے۔ ثانیاً آدمی کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں مبتلا ہو۔ اگر کسی شخص کا عقیدہ توحید درست ہے لیکن اس حال میں اسے موت آئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں مبتلا ہو تو یہ بھی سوء خاتمہ ہی کی علامت ہے۔ اگرچہ اس کا درجہ کم ہوگا۔ اس بات میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ داڑھی منڈانا، ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، عریاں لباس پہننا، بے حجاب گھر سے نکلنا، جوڑا لگانا، جسم گدوانا، بھنویں بنانا، عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا، یہ سارے اعمال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے اعمال ہیں۔ یہ سارے اعمال اپنے حسن و جمال کو بڑھانے اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کی اکثریت نوجوانی اور جوانی کی عمر اسی ذوق و شوق کو پورا کرنے میں گزار دیتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہی عادات و اطوار فطرت میں ایسے رچ بس جاتے ہیں کہ برائی برائی نہیں لگتی، برائی میں ہی سارا حسن و جمال نظر آنے لگتا ہے۔ برائی اس قدر دیدہ زیب اور خوشنما لگنے لگتی ہے کہ اس کے جائز اور درست ہونے کے شیطان سو دلائل سجھا دیتا ہے اور انسان کے دین و ایمان کی یوں جڑ کاٹتا ہے کہ انسان کو خبر تک نہیں ہوتی۔ مرتے دم تک انسان اپنی اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور ایسے ہی کبائر کا ارتکاب کرتے کرتے گور کنارے پہنچ جاتا ہے جو کہ سوء خاتمہ کی علامت ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کا خسارہ اور ہلاکت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر مؤمن کو سوء خاتمہ والے اعمال سے محفوظ رکھیں اور ہمیں موت اس حال میں آئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں مشغول ہوں۔ ﴿يَـآاَيُّهَا الَّـذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ’’اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرتے رہو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مطیع فرمان ہو۔‘‘ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 102)

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ:

لباس اور اس کے متعلقات کے بارے میں لکھے پڑھے اور باشعور طبقہ میں بھی کچھ ایسی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ نہ صرف سنت کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ اس بات پر پوری طرح مطمئن ہوتے ہیں کہ وہ عین سنت کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم ایسی ہی بعض غلط فہمیوں کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں۔

① ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانا: ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے کے بارے میں دو طرح کی احادیث ہیں ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں ''جس نے اپنا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔'' دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں ''ٹخنوں سے نیچے والا کپڑا آگ میں جائے گا۔'' دونوں مضامین کی احادیث مختلف راویوں سے احادیث کی مختلف کتب میں موجود ہیں جن سے لوگوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا ازار یا شلوار نیچی کرے اس کیلئے یہ سزا ہے لیکن جو شخص تکبر کے بغیر ٹخنوں سے ازار یا شلوار نیچی کرے اس کیلئے یہ سزا نہیں ہے۔ اس موقف کی مزید تائید حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے حاصل کی جاتی ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے ازار کا ایک کنارہ بے دھیانی میں نیچے چلا جاتا ہے۔'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ازار ٹخنوں سے نیچے کرتے ہیں۔'' یہ واقعہ بھی کم وبیش حدیث کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ بظاہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے مذکورہ بالا موقف کی تائید ہوتی ہے اور پھر اکثر لوگ خود ہی یہ فیصلہ فرما لیتے ہیں کہ ہم تو تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہے لہٰذا ہمارے لئے ازار یا شلوار ٹخنوں سے نیچے کرنا جائز ہے۔ ہماری ناقص رائے میں یہ انداز فکر درست نہیں۔

اولاً: اپنے بارے میں از خود یہ فیصلہ کر لینا کہ میرے اندر تکبر نہیں، شیطان کا بہت بڑا فریب اور دھوکہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلاَ تُزَكُّوا اَنفُسَكُمْ﴾ ترجمہ: ''خود اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنو۔'' (سورہ النجم، آیت نمبر 32) ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''آدم کے سارے بیٹے خطا کار ہیں۔'' (ترمذی) دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ'' ترجمہ: ''تم سارے کے سارے گناہگار ہو۔'' (احمد، ترمذی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت

علی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال یہ تھا کہ ہر وقت آخرت کی پکڑ سے خوفزدہ رہتے تھے اور آج چودہ سو سال بعد ہم جیسے گناہگاروں کا اپنے آپ کو خود ہی تکبر سے بری قرار دے لینا شیطانی فریب اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟

ثانیاً: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث شریف میں خود ہی یہ وضاحت فرما دی ہے کہ جو بھی اپنا ازار یا شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرتا ہے وہ تکبر کی وجہ سے ہی کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهُ مِنَ الْمُخِيلَةِ'' ترجمہ: ''یعنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ اسی کا نام تکبر ہے۔'' (ابن حبان) [1] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضاحت کے بعد کیا کسی مسلمان کے لئے یہ کہنے کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ ''میں تو تکبر کی وجہ سے نہیں کرتا۔'' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو تسلیم نہ کرنا یہی تو تکبر ہے اس سے بڑا تکبر اور کیا ہوگا؟

ثالثاً: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ازار نیچے تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ازار اونچا کرو اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فوراً اپنا ازار نصف پنڈلی تک اونچا کر لیا، کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دل میں تکبر تھا اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ازار اونچا کروایا؟ بنو ثقیف کا ایک آدمی جا رہا تھا اس کا ازار ٹخنوں سے نیچے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر اس کا ازار پکڑ لیا اور فرمایا ''اسے اونچا کر'' اس نے اپنا ازار فوراً اونچا کر لیا، کیا صحابی کے دل میں تکبر تھا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ازار اونچا کروایا؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ازار لمبا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوٹا کروایا، کیا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے دل میں تکبر تھا؟

وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ہر لحہ مستعد رہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ پر اپنی جان اور مال سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے کیا ان کے دلوں میں تکبر تھا اور ہم جو دن رات گناہوں کی دلدل میں دھنسے رہتے ہیں تکبر سے بری اور پاک ہیں؟

امر واقعہ یہ ہے کہ ازار ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم عام ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اور عمل نہ کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے جس کی سزا جہنم ہے جب تک اللہ چاہے۔ لہٰذا ہمیں اس شیطانی فریب سے فوراً نکل آنا چاہئے کہ یہ حکم تکبر کے ساتھ مشروط ہے اور ہمارے اندر تکبر نہیں اس لئے ہمارے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

---

[1] مکمل حدیث مسئلہ نمبر 179 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہے کہ ٹخنوں سے ازار یا شلوار اوپر رکھنے کا حکم صرف نماز کے لئے ہے اسلئے وہ نماز کے وقت اپنا ازار یا شلوار یا پتلون ٹخنوں سے اونچی کر لیتے ہیں اور نماز کے بعد پھر اسے نیچا کر دیتے ہیں اور اس بات پر مطمئن رہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کے حکم پر بجا طور پر عمل کر لیا ہے...... یہ بھی سراسر شیطان کا دھوکا اور فریب ہے آپ ﷺ کے کسی قول یا فعل سے اس حکم کا نماز کے ساتھ مشروط ہونا ثابت نہیں یہ ایک مستقل حکم ہے خواہ نماز پڑھنی ہو یا نہ پڑھنی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب آپ ﷺ نے ازار اونچا کرنے کا حکم دیا تھا تو اس وقت وہ نماز کے لئے نہیں بلکہ کسی دوسرے کام کے لئے حاضر ہوئے تھے، بنو ثقیف کے آدمی کو آپ ﷺ نے بازار میں جاتے ہوئے پکڑ لیا اور اس کا ازار اونچا کروایا اسی طرح حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ازار چلتے پھرتے لمبا دیکھا تو فرمایا کہ اسے اپنا ازار چھوٹا کرنا چاہئے تو انہوں نے فوراً اپنا ازار چھوٹا کر لیا۔ معلوم یہ ہوا کہ اس حکم کا نماز سے تعلق نہیں بلکہ یہ حکم عام ہے۔

پس جو آدمی رسول رحمت ﷺ کی دل سے اطاعت کرنا چاہتا ہے اسے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں اپنا ازار یا شلوار یا پتلون ٹخنوں سے اونچی رکھنی چاہئے ورنہ محض نماز کے وقت اونچا کرنا تو محض دکھاوا ہے یا پھر دھوکہ ہے۔﴿وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾(9:2)

② <u>ٹوپی یا پگڑی اور نماز:</u> وطن عزیز میں آج بھی اس مسئلہ پر بڑی شدومد سے بحث کی جاتی ہے کہ ٹوپی کے بغیر نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ ٹوپی استعمال کرنے والے اپنے حق میں دلائل کا ڈھیر رکھتے ہیں اور ٹوپی استعمال نہ کرنے والے بھی اپنے موقف کے حق میں ڈھیروں دلائل پیش کرتے ہیں ہماری ناقص رائے میں یہ بالکل بے بنیاد جھگڑا ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سیرت طیبہ کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پگڑی یا ٹوپی مستقل طور پر آپ ﷺ کے لباس مبارک کا حصہ تھی۔ لہٰذا جو شخص آپ ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے ٹوپی یا پگڑی کو اپنے لباس کا مستقل حصہ بنانا چاہئے۔ محض نماز کے وقت سر پر ٹوپی رکھ لینا اور نماز کے بعد فوراً اتار دینا بالکل ویسا ہی مصنوعی اور بناوٹی سا عمل ہے جیسا کہ نماز کے وقت پتلون کے پائنچے اونچے کر لینا اور نماز کے بعد پھر نیچے کر لینا...... نہ پہلا عمل سنت سے ثابت ہے نہ دوسرا!

نماز پڑھنے کے لئے حکم یہ ہے کہ زینت اختیار کی جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ شائستہ، پروقار، مہذب اور صاف ستھرا لباس پہنا جائے ہماری ناقص رائے میں پگڑی یا ٹوپی پروقار اور شائستہ لباس کا حصہ

ہے اسلئے پگڑی یا ٹوپی کو مستقل طور پر اپنے لباس کا حصہ بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو'' کی اطاعت بھی ہے اور سنت رسول ﷺ کی اتباع بھی......لہٰذا جو شخص رسول اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ پگڑی یا ٹوپی کو مستقل طور پر اپنے لباس کا حصہ بنائے اور اسے نماز، خطبہ جمعہ، خطبہ عیدین یا شادی بیاہ جیسی تقریبات کے ساتھ مخصوص نہ کرے۔ علماء اور فضلاء تو آج بھی پگڑی اور ٹوپی کو سنت سمجھ کر مستقل طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن آج سے چند دہائیاں قبل تک تمام پڑھے لکھے لوگ مثلاً شاعر، ادیب، طبیب، اساتذہ کرام ٹوپی کو عزت اور وقار کی علامت سمجھتے ہوئے استعمال کرتے تھے حتی کہ بعض مشرقی روایات کے پاسدار ان پڑھ لوگ بھی پگڑی یا ٹوپی استعمال کرتے تھے۔ دیہاتوں میں بڑے بوڑھے بچپن سے ہی بچوں کو سر پر ٹوپی یا چادر رکھنے کی عادت ڈالتے تھے لیکن فیشن پرستی اور جدت پسندی نے ہماری مذہبی اور معاشرتی اقدار کا اس طرح جنازہ نکالا ہے کہ اب معاشرے میں ٹوپی اور شیروانی والا کوئی ڈھونڈے سے نہیں ملتا، حالانکہ یہ ہمارا قومی لباس بھی کہلاتا ہے اب معاشرے میں ٹوپی یا کلانما پگڑی پہننے کا زندگی بھر میں ایک ہی موقع رہ گیا ہے، تقریب نکاح کا۔ آہستہ آہستہ ممکن ہے کہ اس کی بھی ضرورت باقی نہ رہے۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے بعض نوجوان خطیب، روشن خیال مدرس اور مبلغ بھی اپنی عام زندگی میں ننگے سر رہنا پسند فرماتے ہیں اور صرف امامت، خطابت یا تدریس وتبلیغ کے وقت ہی ٹوپی یا پگڑی کا بوجھ اٹھانے کی زحمت فرماتے ہیں۔ یہ طرز عمل نہ تو اتباع سنت ہے کہ قابل اجروثواب ہو اور نہ ہی اخلاقی اعتبار سے اچھا ہے کہ قابل ستائش ہو۔ قابل اجروثواب اور قابل ستائش عمل تو وہی ہے جس میں ریا نہ ہو، دکھاوا نہ ہو اور نہ ہی دنیا داری کا کوئی رکھ رکھاؤ ہو بلکہ خالص اتباع سنت کے جذبہ سے ہو اور مستقل مزاجی سے ہو۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

③ داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب؟ مسلمانوں نے برصغیر پر کم وبیش ہزار سال تک حکومت کی لیکن بیشتر حکمرانوں نے رواداری کے نام پر اشاعت اسلام کے مقدس فرض سے ایسی مجرمانہ غفلت اور لاپرواہی برتی (الامن شاء اللہ!) جس کی تلافی آج تک نہیں ہوسکی دوسری طرف انگریزوں نے صرف سو سال تک برصغیر پر حکومت کی اور اپنا دینی فرض سمجھتے ہوئے ہر وہ قانون بنایا اور ہتھکنڈا اپنایا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچے۔ اسلامی اقدار اور اسلامی شعائر کا خاتمہ ہوسکے اور اس کی جگہ مغربی تہذیب اور کلچر رواج پاسکے۔ چنانچہ آج بدقسمتی سے داڑھی منڈوانا ہمارے کلچر کا اسی طرح

حصہ بن چکا ہے جس طرح انگریزوں کے کلچر کا حصہ ہے۔

ویسے تو آزادی کے گزشتہ 62 سالوں میں کسی ایک حکمران نے بھی (باستثناء جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم......واللہ اعلم عنداللہ) اسلامی اقدار اور اسلامی شعائر کی پاسداری یا آبیاری کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن گزشتہ حکومت کے بے دین اور ملحد مشرف ٹولے نے تو اسلام دشمنی کی تمام سرحدیں عبور کر ڈالیں اسلامی شعائر میں سے داڑھی اور برقع کو قومی اور بین الاقوامی ہر پلیٹ فارم پر بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی سے جہالت اور پسماندگی کی علامت قرار دیا۔ گورے اور کالے انگریزوں کی اس اسلام دشمنی نے آج ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ داڑھی منڈواتے ہوئے لوگ یہ قطعاً محسوس نہیں کرتے کہ یہ بھی ہمارے دین کا حصہ ہے اور ہم ایسا کر کے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

جن لوگوں کا کسی نہ کسی حوالے سے دین سے کوئی تعلق یا واسطہ ہے ان میں سے بیشتر وہ لوگ ہیں جو لفظ ''سنت'' کے غلط تصور کی وجہ سے اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ بس یہ ایک عام سی سنت ہے جس پر عمل نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ بعض دوسری سنتوں پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہاں لفظ سنت کی وضاحت کر دی جائے۔

''سنت'' کا لغوی مفہوم ''طریقہ'' ہے اور شرعی اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کا ہر فعل سنت کہلاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے تمام افعال یا سنتیں ایک ہی درجہ کی نہیں مثلاً مسواک کرنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے لیکن اس سنت پر عمل کرنے والے کے لئے اجر و ثواب ہے، نہ کرنے والے پر گناہ نہیں ہے فقہاء نے ایسی سنتوں کے لئے مستحب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ بعض سنتوں پر آپ ﷺ نے ہیشگی فرمائی ہے مثلاً نماز ظہر سے قبل چار رکعت نماز جس کے لئے فقہاء نے سنت مؤکدہ کا لفظ استعمال فرمایا ایسی سنت بلا وجہ ترک نہیں کرنی چاہئے لیکن شرعی عذر کے سبب کبھی ترک ہو جائے تو اس پر بھی گناہ نہیں۔ بعض سنتیں ایسی ہیں جن پر عمل نہ کرنے سے انسان جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے ایسا عمل بھی اپنے لغوی معنوں میں تو ''سنت'' ہی کہلائے گا لیکن فقہاء نے اس کے لئے ''واجب'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے مثلاً ازار یا شلوار کا ٹخنوں سے اوپر باندھنا ہے تو سنت لیکن یہ سنت واجب کے درجہ کی ہے جس کے تارک کے لئے واضح طور پر حدیث میں آگ کے الفاظ آئے ہیں لہٰذا اسے سنت کہہ کر نظر انداز کرنے والا سخت غلط فہمی کا شکار ہے۔ بالکل ایسا ہی معاملہ داڑھی کا ہے داڑھی بلاشبہ اپنے لغوی مفہوم کے اعتبار سے سنت ہی ہے لیکن رسول اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں جن الفاظ کے ساتھ اس کی تاکید فرمائی ہے اس وجہ سے اہل علم

کے نزدیک یہ سنت واجب کے درجہ کی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ واجب کا تارک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے جس کے لئے جہنم کی سزا ہے جب تک اللہ چاہے۔

لفظ ’’سنت‘‘ کی اس وضاحت کے بعد ہم داڑھی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات پیش کر رہے ہیں جن سے واضح ہو جائے گا کہ یہ سنت بھی وجوب کے درجہ کی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ’’مونچھیں کتراؤ اور داڑھی بڑھاؤ اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مخالفت کرو۔‘‘ (احمد)

حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے کہ داڑھی منڈوانا اور مونچھیں رکھنا یہودیوں اور عیسائیوں کا فعل ہے اور ایسا کرنے والا یہودیوں اور عیسائیوں سے (اس فعل میں) مشابہت اختیار کرے گا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو لعنت زدہ قوم قرار دیا ہے [1] جس کا مطلب یہ ہے کہ داڑھی منڈوانے والے کیلئے اگرچہ رسول اکرم ﷺ نے براہ راست ملعون کے لفظ ادا نہیں فرمائے لیکن بالواسطہ طور پر یہودیوں سے مشابہت کی وجہ سے وہ بھی لعنت زدہ لوگوں میں شامل ہو جائے گا۔اہل علم کے نزدیک ایسا عمل جس کی وجہ سے آدمی لعنت زدہ قرار پائے وہ کبیرہ گناہ ہے۔لہٰذا ہماری ناقص رائے میں مذکورہ بالا حدیث کی رو سے داڑھی منڈوانا کبیرہ گناہ قرار پائے گا۔دوسری حدیث میں ’’خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْن‘‘ اور ’’خَالِفُوا الْمَجُوْس‘‘ کے الفاظ بھی ہیں یعنی داڑھی رکھو اور مشرکین اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔ داڑھی منڈوانے کو یہود، مشرکین اور آتش پرستوں کا عمل قرار دینا ہی اس گناہ کی سنگینی کو واضح کر رہا ہے گویا داڑھی منڈوانے والا داڑھی منڈوانے کے بعد (اس عمل میں) یہودیوں، مشرکوں اور آتش پرستوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

شاہ ایران کے حکم پر رسول اکرم ﷺ کو گرفتار کرنے کے لئے دو مجوسی مدینہ منورہ آئے دونوں ہی داڑھی منڈے تھے رسول اکرم ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا تک پسند نہ فرمایا اور ان سے فرمایا ’’تم دونوں کے لئے ویل ہو، تمہیں داڑھی منڈوانے اور مونچھیں رکھنے کا حکم کس نے دیا ہے؟‘‘ [2] رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ داڑھی منڈوانا ’’ویل‘‘ کا باعث ہے۔یاد رہے ویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے اور بعض مفسرین نے اس کا ترجمہ ہلاکت اور بربادی کیا ہے دونوں صورتوں

[1] سورہ النساء، آیت 34، سورہ النساء، آیت 52، سورہ المائدہ، آیت 60، سورہ المائدہ، آیت 64 وغیرہ۔

[2] ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 196

میں نتیجہ ایک ہی ہے کہ داڑھی منڈوانے والے کے لئے جہنم ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا ارشادات سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ داڑھی رکھنا اگرچہ لغوی معنوں میں سنت (رسول اکرم ﷺ کا طریقہ) ہے لیکن اس سنت کا درجہ وجوب کا ہے جس کا تارک کبیرہ گناہ کا مرتکب اور ''ویل'' کا مستحق ہے۔

داڑھی کے بارے میں دوسری غلط فہمی یہ ہے کہ داڑھی رکھنے کے بعد اسے چھوٹا کرنا یا کم از کم دائیں بائیں اور طول سے غیر ہموار بالوں کو ہموار کرنا جائز ہے؟ اس غلط فہمی کا باعث ترمذی شریف کی ایک حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ''رسول اکرم ﷺ لمبائی اور چوڑائی سے اپنی داڑھی کے بال کاٹتے تھے۔'' (ترمذی) اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے خود ''غریب'' لکھنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ [1] لہٰذا اس حدیث سے داڑھی چھوٹی کرنے کا استدلال درست نہیں۔

حدیث کی بعض کتب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات لکھی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ کے موقع پر جب اپنے سر کے بال منڈواتے تو اپنی مونچھوں اور داڑھی سے بھی بال لیتے۔ (بخاری، مسلم، موطا وغیرہ)

بلاشبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا شمار جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے لیکن اگر کسی صحابی کا قول یا فعل رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ یا سنت مطہرہ سے متعارض ہوگا تو رسول اکرم ﷺ کی حدیث یا سنت پر عمل کیا جائیگا اور صحابی کے قول اور فعل کو ترک کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ ''یعنی اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے وہ لے لو۔'' (سورہ حشر، آیت نمبر 7)

پس حاصل کلام یہ ہے کہ داڑھی رکھنا واجب اور منڈوانا کبیرہ گناہ ہے اور رکھنے کے بعد اسے چھوٹا کرنا یا دائیں بائیں سے کاٹنا بھی جائز نہیں۔ اللہ ہمیں رسول رحمت ﷺ کی اس واجب سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

④ <u>حجاب......مستحب یا واجب؟</u> حجاب کے بارے میں دو طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں دونوں کی باری باری وضاحت پیش خدمت ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 200

پہلی غلط فہمی تو یہ ہے کہ چہرے کا پردہ نہیں ہے۔ ایسا موقف اختیار کرنے والوں کی علمی دلیل یہ ہے کہ ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ یعنی ''مومن عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اپنے آپ ظاہر ہو جائے۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 31) آیت مذکورہ میں جن مفسرین نے مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے ہاتھ اور چہرہ مراد لیا ہے وہ چہرے کے پردے کے قائل نہیں حالانکہ چہرہ ہی دراصل عورت کی زینت کا مرکز ہے جسے چھپانا مطلوب ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے مراد حجاب کے لئے اوڑھی جانے والی چادر (یا آجکل کا برقع) ہی لیا ہے گزشتہ صفحات میں ہم اس آیت کے حوالے سے مفصل گفتگو کر چکے ہیں۔

چہرہ کا پردہ نہ کرنے کا موقف رکھنے والوں کی عقلی دلیل یہ ہے کہ ''پردہ دل کا ہوتا ہے۔'' اور اس کے حق میں حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''تقویٰ تو یہاں (یعنی دل میں) ہے۔''

بظاہر یہ دلیل واقعی بہت اپیل کرتی ہے لیکن اس میں ویسا ہی فریب پوشیدہ ہے جیسا جنگ تبوک کے موقع پر ایک منافق کے غزوہ میں شریک نہ ہونے کے لئے پیش کئے گئے عذر میں تھا اس نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میں حسن پرست آدمی ہوں، رومی عورتیں بڑی حسین ہوتی ہیں انہیں دیکھ کر میں فتنے میں پڑ جاؤں گا لہٰذا مجھے ساتھ نہ جانے کی رخصت دے دیجئے۔'' رسول اللہ ﷺ نے تو اس کا مواخذہ نہ فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا بڑا خوبصورت جواب ارشاد فرمایا ''أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا'' یعنی یہ (منافق رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر کے) فتنہ میں تو پڑ ہی چکے ہیں۔ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 49) منافق بظاہر تو فتنے سے بچنے کی بات کر رہے تھے لیکن اندر کی بات یہ تھی کہ وہ غزوہ میں آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے تیار نہیں تھے۔ یہاں بھی معاملہ ویسا ہی ہے کہ بظاہر یہ لوگ بات تو دل کے تقویٰ کی کرتے ہیں لیکن اندر کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ بے حجاب بنی ٹھنی عورتوں کو دیکھنے اور دکھانے کے مرض میں مبتلا ہیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے ایک عورت پر نظر پڑی تو واپس اپنی زوجہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اپنی حاجت پوری فرمائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آ کر ارشاد فرمایا ''(بے حجاب) عورت مرد کے سامنے شیطان کی صورت میں آتی ہے لہٰذا جب تم کسی (بے حجاب) خوبصورت عورت کو دیکھو تو اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اپنی حاجت پوری کر لو۔'' (ترمذی)

قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے رسول اکرم ﷺ تو ایک خوبصورت عورت کو دیکھ کر اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکیں اور اپنی بیوی کے پاس جا کر اپنی حاجت پوری فرمائیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین فرمائیں اور آپ ﷺ کی وفات کے چودہ سو سال بعد انتہائی کمزور ایمان کے لوگوں کو اپنے دلوں پر اتنا قابو ہے کہ وہ بے حجاب بنی ٹھنی عورتوں کو دائیں بائیں آگے پیچھے دن رات دیکھتے رہیں تب بھی ان کے دلوں میں کوئی ہیجان پیدا نہ ہو؟

عہد نبوی ﷺ میں ایک صحابی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے بیوی سے صحبت کر لی رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' صحابی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! رات کی چاندنی میں بیوی کے پاؤں کی پازیب پر نظر پڑی تو دل پر قابو نہ رکھ سکا۔'' (ترمذی)

غور فرمایئے! کہ عہد نبوی ﷺ کے ایک صحابی کا ایمان تو اتنا ''کمزور'' ہے کہ وہ اپنی بیوی کے چہرہ نہیں صرف پاؤں کی پازیب کو دیکھ کر ہی اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکے اور عہد نبوی ﷺ سے چودہ سو سال بعد کے ''مومن'' کا ایمان اتنا ''قوی'' ہے کہ خوبصورت، پرکشش بنی سنوری نوجوان عورتوں کو اپنے گرد و پیش دیکھ کر بھی اس کا دل بے قابو نہیں ہوتا؟

عہد نبوی ﷺ میں جن مردوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اور عورتوں (یعنی صحابیات رضی اللہ عنہن) کو مخاطب کر کے پردے کے احکام دیئے گئے ہیں ان میں سے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن تو ایسی ہیں جن کا مقام اور مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ کی گواہی خود دی ہے (ملاحظہ ہو سورہ النور) لیکن اس کے باوجود انہیں بھی فتنوں سے بچنے کے لئے پردہ کے احکام دیئے گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے مقابلے میں آج اگر کوئی مرد یا عورت اپنے آپ کو زیادہ پاکباز اور متقی سمجھتا ہے تو اس میں کیا شک ہے کہ اس کا دعویٰ سراسر شیطانی دعویٰ ہے؟

پس ''دل کا پردہ ہونا چاہئے'' کے بارے میں کسی مومن مرد یا عورت کو یہ غلط فہمی نہیں رہنی چاہئے کہ یہ سراسر ابلیس کا دھوکہ اور فریب ہے کتاب و سنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حجاب کے بارے میں دوسری غلط فہمی یہ ہے کہ حجاب مستحب ہے یا واجب؟

یاد رہے مستحب سے مراد وہ حکم ہے جس پر عمل کیا جائے تو ثواب ہے اور نہ کیا جائے تو گناہ نہیں جبکہ واجب سے مراد ایسا عمل ہے جس پر عمل نہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اس حکم پر عمل نہ کرنے والا گناہگار ہوگا

جس کی سزا اسے جہنم میں بھگتنی ہوگی۔

کتاب وسنت کی رو سے عورت کا گھر سے باہر نکلنے کے لئے حجاب کرنا واجب ہے، مستحب نہیں جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

1. آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''میرے بعد مردوں کے لئے تمام فتنوں سے بڑھ کر فتنہ عورتوں کا ہے۔'' (بخاری)

غور فرمائیے! عورت کھلے چہرے کے ساتھ فتنہ ہے یا حجاب کے ساتھ۔ حجاب کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ''اے نبی! مومن عورتوں سے کہو اپنے اوپر چادریں اوڑھ کر رکھیں اس طرح انہیں پہچان لیا جائے گا (کہ وہ عصمت وعفت کی علمبردار ہیں) اسلئے انہیں چھیڑا نہیں جائے گا۔'' (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 59) جس کا مطلب یہ ہے کہ حجاب کے بعد عورت مردوں کے لئے فتنہ نہیں رہتی مرد آگاہ ہو جاتے ہیں کہ یہ شریف زادیاں ہیں البتہ جو عورتیں بے حجاب گھروں سے باہر نکلتی ہیں انہیں مرد چھیڑتے ہیں اور ستاتے ہیں اس لئے کہ وہ مردوں کے لئے فتنہ بنتی ہیں۔ مردوں کے لئے فتنہ بننے والی عورت گناہگار کیوں نہیں ہوگی؟ یقیناً ہوگی اور مستوجب سزا بھی ہوگی۔

2. آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''عورت کا سارا جسم ستر ہے۔'' (ترمذی) جسم میں چہرہ بھی شامل ہے لہٰذا عورت کا چہرہ بھی ستر ہے جس طرح باقی ستر کو ظاہر کرنے والی عورت گناہگار ہوگی اسی طرح چہرے کو عریاں کرنے والی عورت بھی یقیناً گناہگار ہوگی۔

3. ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جب عورت (بے حجاب) گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے نمایاں (یعنی خوبصورت) کر کے دکھاتا ہے۔'' (ترمذی) لہٰذا جو عورت بے حجاب گھر سے باہر نکلے گی وہ مردوں کی نگاہوں کا مرکز بنے گی اور یوں مردوں کو دعوت گناہ دینے والی عورت گناہگار ہوگی؟

4. دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ بے حجاب عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ (ترمذی) کیا شیطان کا کردار ادا کرنے والی عورت گنہگار نہیں ہوگی یا مستوجب سزا نہیں ہوگی؟

5. آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''غیر محرم (مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد کو) دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔'' (بخاری) اس زنا کا باعث بننے والی عورت کیسے گناہگار نہیں ہوگی؟ بلاشبہ غیر محرم عورت کو دیکھنے والا مرد بھی گناہگار ہوگا لیکن اس کے ساتھ ننگے چہرے کے ساتھ گھر سے باہر نکل کر غیر محرم مردوں کو

دعوت گناہ دینے والی عورت بھی گناہگار ہوگی۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ حجاب عورت کے لئے واجب ہے اور حجاب نہ کرنے والی عورت یقیناً گناہگار ہوگی۔ عہد نبوی ﷺ میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سمیت تمام صحابیات رضی اللہ عنہن پردے کا سختی سے اہتمام فرماتی تھیں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ہم (یعنی صحابیات رضی اللہ عنہن) حالت احرام میں (غیر محرم) مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپ لیتی تھیں۔'' (حاکم)

پس اہل ایمان خواتین پر واجب ہے کہ وہ حجاب کا سختی سے اہتمام کریں روشن خیال اور جدت پسندی جیسے گمراہ کن ابلیسی فلسفوں سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔ نجات اور فلاح اسی بات میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع اور پیروی کی جائے۔ **وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.**

⑤ عورت کا بال کاٹنا: مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے سر کے بالوں سے لیتی تھیں حتی کہ وہ وفرہ (کانوں تک بال) کی طرح لگتے تھے۔ ❶ بعض لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ عورت کے لئے سر کے بال کاٹنا جائز ہے۔

مسلم شریف کی مذکورہ بالا روایت کے بارے میں محدثین کرام نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں ایسا نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ کی وفات مبارک کے بعد ترک زینت کی نیت سے ایسا کیا۔ ❷ محدثین کرام کے اس موقف کو درج ذیل دلائل کی وجہ سے مزید تقویت ملتی ہے۔

① حج یا عمرہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو مردوں کی طرح بال کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ فرمایا ''عورتیں اپنے سر کے بال نہ منڈوائیں بلکہ کٹوائیں۔'' (ابوداؤد) اس حدیث کی رو سے علماء اور فقہاء نے عورتوں کو دو پور کے برابر بال کاٹنے کی اجازت دی ہے۔

② رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو انہیں غسل دینے کے بعد سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے کی طرف کر دی گئیں۔ (بخاری) اس روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ اہل بیت کی خواتین میں سر کے بال لمبے رکھنے کا معمول تھا۔

---

❶ مسلم، کتاب الطہارت باب القدر المستحب من الماء غسل الجنابۃ

❷ ملاحظہ ہو مسلم شریف شرح امام النووی رحمہ اللہ بحوالہ حدیث مذکورہ

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ سے مدینہ تشریف لائیں تو مدینہ کی آب وہوا راس نہ آنے کی وجہ سے بیمار ہوگئیں اور سر کے بال جھڑ گئے جب صحت مند ہوئیں تو سر کے بال دوبارہ بڑھنے شروع ہوگئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میرے بال کندھوں تک آ گئے۔(بخاری) جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بال طویل تھے۔

④ رسول اکرم ﷺ کے سر مبارک کے بال کانوں تک تھے۔(بخاری ومسلم) رسول اکرم ﷺ کے اسوۂ مبارک کی اتباع میں بہت سے اہل ایمان نے عہد نبوی ﷺ میں بھی اپنے بال کانوں تک رکھے اور آج بھی اسوۂ رسول سے محبت رکھنے والے حضرات اپنے بال کانوں تک رکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کانوں تک بال رکھنا مردوں کے لئے خاص ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداؤد) کوئی ہوش مند مسلمان یہ تصور کرسکتا ہے کہ یہ حدیث روایت کرنے والی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود ہی اس حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے مردوں سے مشابہت اختیار کریں گی؟

⑤ زمانہ قدیم سے عورت کے لمبے سیاہ بال اس کی خوبصورتی اور زینت کی علامت سمجھے جاتے ہیں آج بھی تمام پردہ دار اور گھریلو خواتین لمبے بال رکھنا پسند کرتی ہیں اور ان کی حفاظت کرتی ہیں۔جبکہ بال کٹوانے والی خواتین وہی ہوتی ہیں جو ابرو اور بھنویں بنواتی ہیں، تنگ اور باریک لباس پہنتی ہیں، منی سکرٹ استعمال کرتی ہیں، بیوٹی پارلروں میں جا کر اپنے جسم گدواتی ہیں اور بال صاف کروانے کیلئے اپنے آپ کو عریاں کرتی ہیں، سارے جسم پر منہدی سے بیل بوٹے بنواتی ہیں، خوبصورتی کے لئے چہرے کی سرجری وغیرہ کرواتی ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل سے استدلال کرنے والے حضرات سے ہم پوچھتے ہیں بال کٹوانے والی خواتین کے مذکورہ بالا اعمال میں سے کونسا عمل ایسا ہے جس کی اسلام اجازت دیتا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا یہ بدترین طریقہ ہے کہ اپنی بداعمالیوں کے لئے کتاب وسنت سے جواز تلاش کیا جائے اور پھر اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام منسوب کردیا جائے۔اس سے کہیں بہتر یہ ہے کہ گناہ کا ارتکاب گناہ سمجھ کر کیا جائے اور اس کے لئے شریعت کو ڈھال نہ بنایا جائے اس طریقے میں تو اللہ کی رحمت سے معافی کی امید کی جاسکتی ہے لیکن گناہ کرنا اور پھر شریعت سے اپنے گناہوں

کے لئے جواز مہیا کرنا تو گویا اللہ تعالیٰ کا دہرا غضب مول لینا ہے جس میں سراسر ہلاکت اور بربادی ہے۔ ہر مومن مرد، عورت کو اس طرزِ عمل سے اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیئے۔

⑥ خاوند کی اجازت: بعض مستحب اعمال میں شریعت نے شوہر کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر وہ کسی ضرورت یا مصلحت کی بناء پر بیوی کو روکنا چاہے تو روک سکتا ہے مثلاً رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔'' (ترمذی) یا فرمایا ''عورت کو نفلی حج کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔'' (دارقطنی) اسی طرح بعض دوسرے مستحب کاموں میں شوہر بیوی کو اجازت دے تو بیوی کو کرنا چاہیئے اگر شوہر اجازت نہ دے تو نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن بعض خواتین نے اسے ایک عام حکم سمجھ رکھا ہے اور شرعاً ناجائز کاموں میں بھی شوہر کی اجازت کو شریعت کی اجازت کے مترادف سمجھتی ہیں۔ یعنی شوہر کی اجازت سے حجاب اتار دیں، شوہر کی اجازت سے غیر محرم مردوں سے میل ملاقات کرلیں، شوہر کی اجازت سے تصویریں بنوالیں، شوہر کی اجازت سے بال کٹوالیں وغیرہ، تو یہ درست اور جائز ہے۔ اسی طرح بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ گھر میں شوہر کو دکھانے کے لئے ابرو یا بھنویں باریک کرلیں یا جسم گدوالیں یا بیوٹی پارلر میں جا کر جسم کے بال صاف کروالیں یا بال کٹوالیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ بلاشبہ شریعت نے عورت کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ گھر میں اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لئے اچھا لباس پہنے، بناؤ سنگھار کرے اور بن سنور کر رہے۔ لیکن شوہر کو شریعت نے ہرگز یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ ناجائز کو جائز یا حرام کو حلال قرار دے۔ شریعت اسلامی کا یہ بڑا واضح اصول ہے۔ ''لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ'' یعنی ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت صرف معروف میں ہے۔'' (مسلم، کتاب الامارت)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ حکم دیا ہے ''اگر والدین تجھے میرے ساتھ شرک کرنے پر مجبور کریں جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو ہرگز ان کی اطاعت نہ کر۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 15)

پس کتاب وسنت کا حکم یہ ہے کہ شوہر بیوی کو کسی ناجائز اور لعنت زدگی والے کام پر مجبور نہ کرے اور اگر شوہر اپنی جہالت یا گمراہی کی وجہ سے ایسا کرے تو بیوی کو اس کی ہرگز اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ اور

اس کے رسول ﷺ کا حکم جاننے کے باوجود اگر شوہر بیوی سے گناہ کا کام جبراً کروانے پر مصر ہوتا ہے تو شوہر پر اس کا دہرا وبال ہوگا۔اللہ کی نافرمانی کا وبال اور اپنی بیوی سے غلط کام کروانے کا وبال۔جس سے ہر مومن مرد کو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہئے۔((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ)) ترجمہ:''یا اللہ! ہم آگ سے پناہ مانگتے ہیں اور پھر اس قول وفعل سے پناہ مانگتے ہیں جو آگ کے قریب لے جانے والا ہو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اتباع سنت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے ایمان لانے کے بعد زندگی کے ہر معاملے میں بلا چون وچرا اس طرح رسول اکرم ﷺ کی اتباع اور پیروی فرمائی کہ اطاعت رسول کا واقعی حق ادا کردیا...... یوں تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ساری زندگیاں ہی اطاعت رسول کا بہترین نمونہ تھیں لیکن کتاب کے موضوع کے حوالے سے ہم ذیل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صرف ایسے واقعات بیان کررہے ہیں جن کا تعلق صرف لباس اور اس کے متعلقات سے ہے۔[1] شاید ان واقعات کو پڑھ کر ہمارے اندر بھی اطاعت رسول ﷺ کا کچھ جذبہ پیدا ہوجائے۔

1. ایک آدمی سونے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا رسول اکرم ﷺ نے (غصہ سے) اس کے ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا''تم اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارہ لینا چاہتے ہو؟'' رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا انگوٹھی اٹھالو اور (اسے بیچ کر یا بیوی یا بیٹی کو دے کر) استعمال میں لاؤ۔صحابی فرمانے لگے''اللہ کی قسم! جس انگوٹھی پر رسول اللہ ﷺ کی غصہ کی نگاہ پڑی ہے میں اسے کبھی استعمال میں نہیں لاؤں گا۔'' (مسلم)
2. حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کی بیعت کرتے ہوئے آپ کی قمیص کا گریبان کھلا دیکھا اور اس کے بعد ساری زندگی اپنی قمیص کا گریبان کھلا ہی رکھا حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ کی زبان سے رسول اللہ ﷺ کی قمیص کے کھلے گریبان کا ذکر سنا تو انہوں نے بھی عمر بھر اپنی قمیص کا گریبان کھلا ہی رکھا۔(ابوداؤد)
3. رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جوتوں سمیت نماز ادا فرما رہے تھے رسول اکرم ﷺ نے دوران

[1] ان تمام واقعات کے متعلق احادیث آپ کو کتاب کے باب''احکام لباس اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم'' میں مل جائیں گی۔

نماز جوتے اتارے تو سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوران نماز ہی جوتے اتار دیئے۔(ابوداؤد)

④ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ مصر کے حاکم تھے بعض اوقات پراگندہ بال ہی امور سلطنت انجام دینے لگتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے استفسار پر فرماتے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر وقت بن ٹھن کر رہنے سے منع فرمایا ہے۔'' (ابوداؤد)

⑤ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سونے کی حرمت سے قبل) سونے کی انگوٹھی بنوائی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سونے کی انگوٹھی اتار پھینکی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔(بخاری)

⑥ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے اور فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں ہی انگوٹھی پہنتے تھے۔(نسائی)

⑦ حضرت شعیب رضی اللہ عنہ کے والد نے زعفرانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بس اتنا ہی فرمایا ''تم نے یہ کیسی چادر اوڑھ رکھی ہے؟'' انہیں محسوس ہوگیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رنگ ناپسند فرمایا ہے۔گھر گئے،تنور جل رہا تھا فوراً اپنی چادر اس میں پھینک کر جلا ڈالی۔(ابوداؤد)

⑧ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کا ازار پکڑ کر فرمایا ''اسے ٹخنوں سے اونچا کر!'' صحابی نے اسی وقت اپنا ازار نصف پنڈلی تک اونچا کرلیا راوی کہتے ہیں اس کے بعد ہم نے اس کا ازار نصف پنڈلی تک ہی دیکھا حتیٰ کہ وہ اپنے رب سے جاملے۔(احمد)

⑨ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مسواک کے بارے میں یہ ارشاد سنا کہ اگر میں اپنی امت کے لئے مشقت نہ سمجھتا تو ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا۔یہ فرمان سننے کے بعد حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے مسواک فرماتے۔(ابوداؤد)

⑩ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے لمبے بال اور لمبا ازار دیکھا تو فرمایا ''سمرہ اچھا آدمی ہے اگر اپنے بال اور ازار چھوٹا کر لے۔'' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو فوراً اپنے بال اور ازار چھوٹے کر لئے۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قابل رشک ایمانی جذبہ صرف مردوں تک محدود نہ تھا بلکہ صحابیات رضی اللہ عنہن

بھی اس معاملے میں مردوں کے دوش بدوش تھیں حجاب کا حکم نازل ہوا تو صحابیات رضی اللہ عنھن نے نیا کپڑا خریدنے کا انتظار کرنے کی بجائے گھر کے پردوں سے اوڑھنیاں بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی فوراً تعمیل کی۔ (ابوداؤد)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی اس قابل رشک اطاعت اور پیروی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی تحسین فرمائی۔کہیں فرمایا﴿اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا﴾ترجمہ: ''یہی لوگ سچے مومن ہیں۔''(سورہ الانفال،آیت نمبر 74) کہیں فرمایا﴿اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ﴾ ترجمہ:''یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی مغفرت اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''(سورہ البقرہ،آیت نمبر 157) کہیں فرمایا﴿رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ﴾ ترجمہ:''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔''(سورہ التوبہ،آیت نمبر 100)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ملتے ہی بلا چون وچرا اس پر عمل شروع کر دیتے ان کے ہاں What & Why کا نہیں بلکہ Do or Die کا اصول تھا یا قرآن مجید کی زبان میں سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا اصول تھا جس پر عمل کر کے وہ دنیا وآخرت دونوں جگہ سرخرو ہوئے۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم عمل کرنے سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ اس کا حکم قرآن مجید میں آیا ہے یا حدیث میں؟ اگر حدیث میں ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت سے فرار کے ایک نہیں بیسیوں بہانے تلاش کر لیتے ہیں۔صرف ایک مثال لے لیجئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں جتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا ازار ٹخنوں سے نیچے دیکھا انہیں اوپر کرنے کا حکم دیا اور انہوں نے فوراً اوپر کر لیا اور اس ایمانی جذبے سے اس حکم پر عمل کیا کہ مرتے دم تک اس میں فرق نہیں آنے دیا لیکن آج ہمارے اندر کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں،دیندار کہلاتے ہیں،دوسروں کو وعظ وتبلیغ کرتے ہیں لیکن زعم یہ رکھتے ہیں کہ یہ حکم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان لوگوں کو دیا ہے جن میں تکبر ہو،ہمارے اندر تکبر نہیں ہے لہٰذا یہ حکم ہمارے لئے نہیں ہے۔ہماری بدبختی اور نامرادی کی ابتداء یہیں سے شروع ہو جاتی ہے۔علم سے تہی،عمل سے تہی گناہوں کی دلدل میں سراسر ڈوبے ہوئے اور زعم یہ کہ ہمارے اندر تکبر نہیں ہے ایسا ہی معاملہ دیگر اعمال کا ہے۔داڑھی بس رکھنا کافی ہے جو نظر آئے لمبی کرنے کا حکم کہاں ہے؟ تصویر تو وہ ہے

جو ہاتھ سے بنائی جائے کیمرے کی تصویر تو محض عکس ہے؟ دل کا پردہ نہ ہو تو حجاب کا کیا فائدہ؟ مسواک صرف وضو کے ساتھ سنت ہے، ہر وقت منہ میں ٹھونسنے کا حکم کہاں ہے؟ وعلی ہذا القیاس! اس طرح ہم نے ہر معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت کے مقابلے میں اپنی ایک الگ شریعت بنا رکھی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے واضح احکام اور احادیث کے باوجود نفاق کا یہ طرزِ عمل ہی دراصل دنیا میں ہماری ناکامیوں، نامرادیوں اور مشکلات و مصائب کا سبب ہے اور آخرت میں بھی یہ نفاق سراسر خسارے کا موجب ہوگا۔ قومی اعتبار سے بھی یہی نفاق کا طرزِ عمل ہماری ذلت، رسوائی اور ناکامی کا باعث ہے دنیا وآخرت میں سرخرو ہونے کا راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ راستہ وہی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اختیار فرمایا تھا ہر معاملے میں رسول اکرم ﷺ کی مکمل اور بلا چون و چرا اطاعت اور پیروی! ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ ترجمہ: ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا عظیم کامیابی حاصل کرلی۔'' (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 71) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے جذبہ اطاعت سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کفار کی حجاب دشمنی:

کفار کی اسلام اور اسلامی شعائر سے دشمنی کوئی نئی بات نہیں جس روز سعید سے رسول اکرم ﷺ کی بعثت مبارک کا آغاز ہوا اسی روز سے مشرکین اور کفار نے آپ ﷺ کی ذات گرامی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات سے دشمنی اور عداوت کی قسم کھا رکھی ہے اور بعثت مبارک سے لے کر آج تک کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں کفار اور مشرکین کی اس عداوت اور دشمنی میں اضافہ نہ ہوا ہو۔

کفار کی اسلام اور اسلامی شعائر سے دشمنی کا یہ بھی ایک پرانا طریقہ ہے کہ وہ اسلامی شعائر میں نقائص ظاہر کر کے اہل اسلام کو اس سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور اس کی جگہ اپنی بے حیا، گندی اور غلیظ تہذیب زبردستی مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ ''مذہبی آزادی''، ''مذہبی رواداری''، ''حریت فکر'' اور ''حقوق انسانی'' جیسے خوبصورت نعروں کی علمبردار ''مہذب'' اور ''ترقی یافتہ'' غیر مسلم اقوام اسلام دشمنی میں اس حد تک پستی میں گرتی چلی جائیں گی، نائن الیون سے قبل تک اس کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ نائن الیون سے قبل مغرب میں رواداری اور حقوق کا ایک بھرم ضرور تھا لیکن جب اہل مغرب نے اپنے ہاں اسلام

کے پھلنے پھولنے اور پھیلنے کے آثار دیکھے تو اسلام کا راستہ روکنے کے لئے نہ صرف نائن الیون کا خود ساختہ ڈرامہ رچایا بلکہ تہ در تہ سازشوں اور مکر وفریب کے وسیع جال پھیلانے شروع کردیئے۔ مہذب اور ترقی یافتہ اقوام نے اس مقصد کے لئے ''مذہبی رواداری'' اور ''حقوق انسانی'' کا مصنوعی غلاف اور نقاب اتارنے میں لمحہ بھر کی تاخیر نہیں کی اور اندر سے وہی پرانے مکروہ چہرے ''ابوجہل، ابولہب، عقبہ بن ابی معیط، ولید بن مغیرہ، نضر بن حارث اور حیی بن اخطب'' صاف صاف نظر آنے لگے۔

مسلمان عورت کو شریعت اسلامیہ نے گھر سے باہر نکلتے وقت سر سے لے کر پاؤں تک مکمل حجاب کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمارے نزدیک سکارف کسی طور پر بھی حجاب کے تقاضے پورے نہیں کرتا بلکہ محض ایک علامتی حجاب ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ کفار اور مشرکین کو یہ علامتی حجاب بھی گوارا نہیں ہے۔ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو مکمل طور پر عریاں کرنا چاہے تو اہل مغرب کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے یہ اخلاق باختگی ہے نہ گناہ بلکہ حقوق انسانی اور آزادی نسواں کا فیض ہے لیکن اگر کوئی عورت اپنی فطری شرم وحیا کی حفاظت کرنا چاہے اور مذہبی احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو مستور کرے تو یہ بدتہذیبی، دہشت گردی، جہالت اور پسماندگی ہے۔ گویا اپنے آپ کو مستور کرنے والی خاتون کے لئے مغرب میں نہ تو مذہبی آزادی کا کوئی قانون ہے نہ ہی حقوق انسانی کا کوئی ضابطہ؟

حجاب کے نام پر اسلام دشمنی کے چند نادر نمونے ملاحظہ فرمائیں:

① فرانسیسی کابینہ نے فرانس میں برقع کے استعمال پر پابندی کا بل منظور کرلیا ہے جس کے بعد فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی نے ارشاد فرمایا ''مسلمان برقع پر پابندی سے افسردہ نہ ہوں، حکومت نے یہ فیصلہ اچھی طرح سوچنے سمجھنے کے بعد کیا ہے۔''❶

② ''برقع پہننے والی خاتون کے لئے آسٹریلوی معاشرے میں کوئی جگہ نہیں، برقع کو لٹیرے ڈکیتی کی وارداتوں میں استعمال کرتے ہیں لہٰذا پابندی ضروری ہے۔'' آسٹریلوی سینٹ کے ممبران کا بیان۔❷

③ ''نیویارک میں ملبوسات فروخت کرنے والے سٹور کے مالک نے مسلمان خاتون کو حجاب پہننے کے جرم میں ملازمت سے برطرف کردیا۔''❸

---

❶ اردو نیوز، جدہ 4 جون 2010ء
❷ روزنامہ جسارت، 9 جون 2010ء
❸ روزنامہ جسارت، 10 مارچ 2010ء

④ بلجیم میں نقاب کی پابندی کے لئے پارلیمنٹ میں بل پیش کر دیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ بلجیم میں ایسے لباس کی اجازت نہیں ہوگی جسے پہن کر پارکوں، سڑکوں اور دیگر عوامی مقامات پر کوئی اپنی شناخت چھپا سکے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانہ یا 7 دن قید یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔ ❶

⑤ اٹلی میں تیونس نژاد مسلمان خاتون کو برقع پہننے پر 650 ڈالر جرمانہ کر دیا گیا۔ ❷

⑥ حکومت فرانس نے مراکش کے شہری کو فرانس کی شہریت دینے سے محض اس وجہ سے انکار کر دیا ہے کہ اس کی بیوی مکمل اسلامی حجاب کرتی ہے۔ ❸

⑦ برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا نے حجاب پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ ہرزہ سرائی کی ''مسلمان عورتوں کی طرف سے استعمال کیا جانے والا برقع باہمی تعلقات کی راہ میں رکاوٹ ہے۔'' ❹

⑧ ناروے کے ایک وزیر کا حجاب کے بارے میں مضحکہ خیز موقف ملاحظہ ہو: ''حجاب بظاہر قابل اعتراض نہیں لیکن اگر اس سے انسانی صحت کو کچھ مسائل درپیش ہوں تو اس پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔'' ❺

⑨ ایک مستشرق کی حجاب کے بارے میں ہرزہ سرائی ملاحظہ ہو: ''مسلمان اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک عورتوں کے چہروں سے حجاب اتار کر قرآن پر نہیں ڈال دیا جاتا۔'' ❻

⑩ حجاب کے حوالے سے اسلام دشمنی میں جرمنی سب سے بازی لے گیا ہے۔ ایک مصری خاتون ''مروہ'' 2005ء میں اپنے شوہر علی عکاظ کے ساتھ تلاش معاش کی غرض سے جرمنی کے شہر بریمن میں رہائش پذیر ہوئیں۔ 2008ء میں علی عکاظ کو بطور لیکچرر مینوفیا یونیورسٹی میں ملازمت مل گئی لہٰذا دونوں میاں بیوی ڈریڈن شہر میں رہائش پذیر ہو گئے اسی دوران مروہ جو کہ النصر گرلز کالج کی گریجویٹ تھیں، کو بھی یونیورسٹی کے ہسپتال میں بطور فارمیسٹ ملازمت مل گئی۔ ایک روز مروہ اپنے ڈھائی سالہ بیٹے مصطفیٰ کے ساتھ پارک میں تھی کہ الیگزنڈر رویلکس نامی شخص نے مروہ کو حجاب میں دیکھ کر ''دہشت گرد'' کہا مروہ نے اسے جواب دیا تو الیگزنڈر نے اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ اور اسلام کی شان میں گستاخیاں بکنی شروع کر دیں اور مسلمانوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی مروہ نے مقامی عدالت میں اس کی شکایت کی جس پر عدالت نے الیگزنڈر کو جرمانہ کیا لیکن اس نے اس سزا کو دوسری عدالت میں چیلنج کر دیا۔

---

❶ اردو نیوز، جدہ 23 اپریل 2010ء
❷ روزنامہ جسارت، 5 جون 2010ء
❸ روزنامہ انصاف، 10 جولائی 2010ء
❹ روزنامہ جنگ، 31 جولائی 2009ء
❻ روزنامہ جنگ، 31 جولائی 2009ء
❼ حقیقت الولاء والبراء، از سعید عبدالغنی

عدالت نے دونوں کو طلب کیا مروہ سے بیان لینے کے بعد جب الیگزنڈر کو عدالت نے بیان دینے کا حکم دیا تو اس نے کہا ''میرا بس چلے تو میں اس عورت کو حجاب پہننے کی ایسی سزا دوں کہ ہمیشہ یاد رکھے'' اس پر عدالت نے الیگزنڈر کو 780 جرمن مارک جرمانہ کیا اور گرفتار کرنے کا حکم دیا فیصلہ سنتے ہی جنونی دہشت گرد نے بھری عدالت میں مروہ کا حجاب نوچ ڈالا اور تیز دھار خنجر سے اس پر وار کرنے شروع کر دیئے۔ گردن کاٹ ڈالی سینے، پیٹ اور بازوؤں پر اٹھارہ وار کئے جس پر مروہ نے وہیں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ عدالت میں مسلح پولیس کھڑی تھی مروہ کے شوہر علی عکاظ نے چیخ چیخ کر پولیس سے کہا کہ میری بیوی کو بچاؤ لیکن پولیس ٹس سے مس نہ ہوئی اور جب علی عکاظ اپنی بیوی کو بچانے کیلئے خود آگے بڑھا تو اسی پولیس نے علی عکاظ پر گولیاں برسانا شروع کر دیں اور اسے شدید زخمی کر دیا۔ ❶

ہم ثنا خوان تقدیس مغرب سے پوچھتے ہیں کہ کیا اسی کا نام ''مذہبی آزادی''، ''مذہبی رواداری''، ''احترام انسانیت'' اور ''تحفظ حقوق انسانی'' ہے؟

عامر چیمہ اگر پیغمبر اسلام ﷺ کی گستاخی کرنے والے ملعون کارٹونسٹ پر حملہ آور ہوا تو وہ دہشت گرد اور عالم کفر کا تمام تر میڈیا آسمان سر پر اٹھالے، ائمہ کفر اس کی مذمت کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں پیش پیش ہوں اور دوسری طرف بھری عدالت میں بے گناہ، بے قصور خاتون کو قتل کرنے والا دہشت گرد ہے، نہ میڈیا کو اس کی مذمت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے نہ ہی ائمہ کفر کے کانوں پر جوں تک رینگتی ہے بلکہ یہ قاتل کا ذاتی فعل قرار پاتا ہے۔

نقاب پوش مغرب کا یہ دوہرا معیار خود چیخ چیخ کر پکار رہا ہے کہ تنازعہ درحقیقت دہشت گردی کا نہیں بلکہ اسلام دشمنی کا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا ہے ﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝﴾ ترجمہ: ''اور کافر، مسلمانوں سے محض اس لئے انتقام لیتے ہیں کہ وہ اللہ عزیز اور حمید پر ایمان لائے ہیں۔'' (البروج، آیت نمبر 8)

حجاب دشمنی کی تازہ ترین اور بدترین سازش کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

25 دسمبر 2009ء کو ایک مسلمان نائیجرین باشندہ ''عمر فاروق عبدالمطلب'' ولندیزی دارالحکومت ایمسٹرڈم سے امریکی شہر ڈیٹرائٹ جانے والی پرواز پر سوار ہوا، راستے میں اس نے بم چلانے اور اپنے

❶ ترجمان القرآن، اگست 2009ء/ ندائے ملت 6 تا 12 اگست 2009ء

کپڑوں کو کیمیاوی مادوں سے جلانے کی کوشش کی جس میں ناکام رہا اور اسے گرفتار کرلیا گیا۔اس کے بعد اس واقعہ کو نائن الیون واقعہ کی طرز پر خوب اچھالا گیا اور بالآخر بلی تھیلے سے باہر آ گئی اس واقعہ کی آڑ لے کر امریکہ بہادر نے اپنے تمام ہوائی اڈوں پر پورے جسم کا معائنہ کرنے والے اسکینر، جوانسانوں کے کپڑوں سے بھی نیچے کی تصویریں بناسکتے ہیں، نصب کردیئے اور حکم ارشاد ہوا کہ اس قانون کا اطلاق درج ذیل ممالک کے مسافروں پر ہوگا۔① سعودی عرب ② پاکستان ③ ایران ④ سوڈان ⑤ شام ⑥ افغانستان ⑦ الجزائر ⑧ عراق ⑨ لبنان ⑩ لیبیا ⑪ صومالیہ ⑫ یمن ⑬ نائجیریا اور ⑭ کیوبا۔

شاید اپنے چہرے پر لگائی گئی سیاہی کچھ کم کرنے کے لئے ایک غیر مسلم ملک (کیوبا) کا نام بھی فہرست میں شامل کردیا گیا ورنہ ساری دنیا کو باور کروانا تو یہی مطلوب تھا کہ سعودی عرب سے لے کر نائیجیریا تک تمام مسلمان ممالک دہشت گرد ہیں جن سے امن عالم کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

میڈیا میں ہونے والے انکشافات نے مذکورہ بالا ڈرامے کی قلعی بھی جلد ہی کھول دی ہے مثلاً:

① ایمسٹرڈم ہوائی اڈے پر سیکورٹی کی ذمہ دار اسرائیل کی ICTS کمپنی ہے۔سوال یہ ہے کہ جدید ترین مشینوں اور آلات کے ہوتے ہوئے ICTS کمپنی کے اہلکار عمر فاروق سے سرنج، کیمیکل اور پاؤڈر کیوں برآمد نہ کرسکے؟

② اسی پرواز پر سوار ہونے والے ایک مسافر ''کرٹ ہیکل'' نے امریکی ٹی وی چینل CBS کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ چیک ان بوتھ پر میں عمر فاروق کے پیچھے تھا اس کے ساتھ ایک بھارتی (را کا ایجنٹ) کھڑا تھا جس نے بوتھ پر بیٹھے اہلکار سے کہا ''یہ سوڈان کا مہاجر ہے ابھی اس کے پاس پاسپورٹ نہیں ہم پاسپورٹ کے بغیر پہلے بھی کئی مہاجر امریکہ بھیج چکے ہیں، لہٰذا اسے بھی جانے دو۔'' بھارتی کی اس سفارش پر عمر فاروق کو جہاز پر سوار ہونے دیا گیا۔سوال یہ ہے کہ عمر فاروق کو بغیر پاسپورٹ جہاز پر سوار کیوں ہونے دیا گیا؟

③ جہاز پر سوار ہونے سے قبل عمر فاروق کئی گھنٹے لاؤنج میں بیٹھا رہا اس دوران بعض مشکوک لوگ اسے ملنے کیلئے آتے جاتے رہے، وہ لوگ کون تھے؟

④ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ عمر فاروق القاعدہ کا رکن تھا اور اس نے یمن سے فوجی تربیت حاصل کی۔سوال یہ ہے کہ یہ کیسی عجیب وغریب فوجی تربیت تھی کہ نہ تو بم پھٹ سکا نہ عمر فاروق نے گرفتاری کے وقت

کوئی مزاحمت کی اور ایف بی آئی مرکز میں پہنچتے ہی فر فر بیان قلمبند کروانا شروع کر دیا؟ ❶

کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اس ڈرامے کا سب سے حیران کن اور مضحکہ خیز پہلو یہ ہے کہ یہ ڈرامہ 25 دسمبر 2009ء کو پیش آیا اور امریکہ نے اسے بہانہ بنا کر ہوائی اڈوں پر باڈی اسکینز نصب کرنے کا اعلان کیا جبکہ میڈیا میں دسمبر 2009ء سے پہلے ہی یہ خبریں آ چکی تھیں کہ امریکہ ہوائی اڈوں پر باڈی اسکینز نصب کر چکا ہے۔ چند خبریں ملاحظہ ہوں:

① Cnn.Com، 18 مئی 2009ء کو (یعنی اس ڈرامے سے سات ماہ پہلے) یہ خبر نشر کر چکا تھا ''امریکہ میں مسافروں کی عریاں تصویر کشی کی جا رہی ہے۔'' ❶

② 29 مئی 2009ء کو دی ڈینور پوسٹ میں یہ خبر شائع ہوئی ''ڈینور بین الاقوامی ہوائی اڈے کے علاوہ امریکہ کے دیگر پانچ ہوائی اڈوں پر مکمل جسمانی عریاں تصویر سازی کی مشینیں نصب کر دی گئی ہیں۔''

③ 6 جون 2009ء (یعنی ڈیڑھ سال قبل) کو امریکہ کے مشہور جریدے 'یو ایس اے ٹوڈے' (U.S.A. Today) نے یہ خبر شائع کی ''انسانی بدن کو سکین کرنے والی وہ مشینیں جو لوگوں کے کپڑوں سے بھی نیچے تصویریں بنا سکتی ہیں، معروف ترین ہوائی اڈوں پر نصب کر دی گئی ہیں۔'' ❷

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں امریکہ کا یہ دعویٰ کہ اسکینز دہشت گردی ختم کرنے کے لئے نصب کئے گئے ہیں، بالکل لغو اور جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوتا ہے سکینرز کا اصل مقصد مسلمانوں میں موجود شرم وحیا کے تصور کو ختم کرنا اور اس کی جگہ اپنی بے حیا، گندی اور غلیظ تہذیب کو فروغ دینا ہے۔

ائمہ کفر کی حجاب دشمنی کے حوالہ سے ہم قارئین کی توجہ دو باتوں کی طرف دلانا چاہتے ہیں:

اولاً: ائمہ کفر صرف اسلامی تہذیب اور اسلامی شعائر کے ہی دشمن نہیں بلکہ پوری کی پوری اسلامی شریعت کے دشمن ہیں۔ قرآن مجید کی توہین اور پیغمبر اسلام ﷺ کے آئے روز توہین آمیز خاکے اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ائمہ کفر کو اسلامی پاکستان اور ایٹمی پاکستان کسی قیمت گوارا نہیں۔ ان کا ہدف صرف یہ ہے کہ اسلامی اور ایٹمی پاکستان کو دنیا کے نقشہ سے ختم کیا جائے۔ پس ائمہ کفر کے ساتھ ہمارا اتحاد سراسر ہلاکت اور بربادی کا باعث ہے۔ کیا ہم دیکھ نہیں رہے کہ نائن الیون کے بعد کیا گیا اتحاد ہمارے لئے

❶ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اردو ڈائجسٹ، لاہور، مارچ 2010ء

❷ ترجمان القرآن، لاہور، فروری 2010ء

❸ ترجمان القرآن، لاہور، فروری 2010ء

کیسے کیسے فتنے لے کر آیا ہے۔ محض ایک عشرے کے اندر اندر ہی ملک تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا ہے اگر ہم اپنے ملک اور قوم کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے میں واقعی سنجیدہ ہیں تو اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم ائمہ کفر کے ساتھ اپنا اتحاد ختم کریں۔ ائمہ کفر کے مفادات کو تحفظ دینے کا طرز عمل ترک کریں، آنکھیں بند کر کے ائمہ کفر کی اطاعت اور پیروی کرنے کی روش سے باز آئیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس حکم پر عمل کریں ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ﴾ ترجمہ: ”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ بھی انہی سے ہوگا۔“ (سورہ المائدہ، آیت 51)

دوسری بات جس کی طرف ہم اپنے قارئین کرام کی توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ بلاشبہ آج پوری دنیا کے مسلمان آگ کی بھٹی میں تپائے جارہے ہیں لیکن اس کے باوجود امت مسلمہ میں ایسے سخت جان اور قوی ایمان کے حامل اہل ایمان موجود ہیں جو کفار کے ناپاک عزائم کا بڑی جرأت اور پامردی سے مقابلہ کر رہے ہیں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ کرتے رہیں گے۔

مارچ 2010ء میں فاٹا ارکان پارلیمنٹ امریکی دورہ پر گیا لیکن ہوائی اڈے سے ہی برہنہ تصویر کشی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے واپس پلٹ آیا ارکان پارلیمنٹ کا کہنا تھا کہ امریکہ کا دورہ اتنا اہم نہیں کہ ہم اس کی خاطر برہنہ تصویر کشی کرواتے۔ اس سے قبل لندن کے ہوائی اڈے پر دو پاکستانی نژاد خواتین بھی برہنہ تصویر کشی سے نہ صرف انکار کر چکی ہیں بلکہ اپنا سفر منسوخ کر کے ٹکٹیں بھی ضائع کر چکی ہیں۔ [1]

مئی 2003ء میں ایک نومسلم خاتون ”فاطمہ فریمٹن“ نے امریکی ریاست فلوریڈا کی عدالت میں ڈرائیونگ لائسنس کے لئے حجاب پہن کر تصویر اتروانے کی اجازت طلب کرتے ہوئے عدالت میں حجاب سے متعلق نہ صرف قرآنی آیات پڑھ کر سنائیں بلکہ واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا:

"I don't unveil, because it would be disobeying my Lord."[2]

(میں اپنا نقاب نہیں اتاروں گی کیونکہ یہ میرے آقا کی نافرمانی ہوگی)

---

[1] روزنامہ جسارت، کراچی، 10 مارچ 2010ء

[2] عرب نیوز، 29 مئی 2003ء

مغربی ممالک میں حجاب پر پابندی کے قانون کے باوجود مسلمان خواتین اپنا حق حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کررہی ہیں۔فرانس کی پارلیمنٹ نے حجاب پر پابندی کا بل پاس کیا جسے مسلمانوں نے عدالت میں چیلنج کیا۔عدالت نے پابندی کو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسے منسوخ کردیا ہے۔[1]

عدالت کے اس فیصلہ سے مغرب کے دوسرے ممالک میں حجاب کی پابندی کے خلاف جدوجہد کرنے والے مسلمانوں کی یقیناً حوصلہ افزائی ہوگی۔

ہم وطن عزیز میں حجاب کو بوجھ سمجھنے والی یا اسے پسماندگی کی علامت سمجھنے والی خواتین سے گزارش کریں گے کہ وہ مغرب میں حجاب کی خاطر جدوجہد کرنے والی پرعزم خواتین سے سبق حاصل کریں۔یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ مغرب میں بسنے والی مسلمان خواتین حجاب استعمال کرنا چاہتی ہیں مگر وہاں کی حکومتیں اور ماحول کا جبر ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کررہا ہے جبکہ وطن عزیز میں حکومت مانع ہے نہ ہی ماحول کا جبر ہے اس کے باوجود ''مسلمان خواتین'' کی کثیر تعداد حجاب سے بے نیاز اور بے زار نظر آتی ہے۔

خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز مغرب کی باحجاب مسلمان خاتون مشرق کی بے حجاب خاتون کا دامن اللہ کی بارگاہ میں پکڑ کر کھڑی ہوجائے اور عرض پرداز ہو کہ یاالٰہی! ہم نے کفار کا جبر برداشت کیا،ان کے طعنے سنے،ان کی مخالفت مول لی لیکن تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے حکم کی اطاعت کی لیکن ان بے حجاب خواتین سے پوچھ کہ ان کے پاس تیری اور تیرے رسول ﷺ کی نافرمانی کا کیا جواز تھا؟وطن عزیز کی بے حجاب خواتین کو اللہ کی بارگاہ میں اس سوال کا جواب سوچ کر رکھنا چاہئے۔انہیں اس سوال کا جواب بہرحال دینا ہی پڑے گا۔

والدین کی خدمت میں گزارش:

اولاد کی تربیت کے حوالے سے والدین پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا ذہن سفید کاغذ کی طرح ہوتا ہے جس پر والدین جو کچھ تحریر کرنا چاہیں کرسکتے ہیں اور اس کے نقوش زندگی بھر ذہن میں موجود رہتے ہیں۔کسی دانا کا قول ہے:اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ ''یعنی بچپن میں سیکھا ہوا علم ایسے ہے جیسے کسی پتھر پر نقش ونگار بنانا۔''

[1] روزنامہ جسارت،کراچی،29 مئی 2010ء

بچوں کی تربیت کے بارے میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی بچہ کے کان میں اذان کہی جائے۔ کسی نیک اور متقی آدمی سے تحنیک کروائی جائے ساتویں روز عقیقہ کیا جائے، سر کے بال منڈوائے جائیں، ختنہ کیا جائے اور بہترین نام رکھا جائے اور جیسے ہی بچہ بولنا سیکھے سب سے پہلے اسے ''اللہ'' کا لفظ بولنا سکھایا جائے۔ (ابن سنی) سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ سات سال سے پہلے بچے کو وضو کا طریقہ سکھانا، مسجد میں جانے کے آداب بتانا، نماز یاد کروانا، سورہ فاتحہ کے علاوہ بعض دوسری چھوٹی سورتیں یاد کروانا، نماز کے بعد کے اذکار اور دعائیں وغیرہ سکھانا ضروری ہے۔ بچہ کی تربیت کے سارے طریقے مثلاً پیار، محبت، لالچ، ڈانٹ ڈپٹ وغیرہ اختیار کرنے کے باوجود اگر بچہ دس برس کی عمر تک نماز کا عادی نہ بنے تو پھر اسے آخری حربہ کے طور پر مارنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

اسلام کی نگاہ میں بچپن کی تعلیم و تربیت کس قدر اہم ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔'' (بخاری)

مختصر الفاظ کے باوجود حدیث شریف بڑی جامع ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو عقیدہ توحید سمیت تمام ایمانی اقدار اس کی فطرت میں بالکل اسی طرح موجود ہوتی ہیں جس طرح کھانا پینا، سونا جاگنا، رونا ہنسنا بچے کی فطرت میں شامل ہوتا ہے۔ انہی فطری اقدار میں سے ایک اہم ترین قدر شرم وحیا ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ (مسلم) بلا شبہ شرم وحیا ہر بچہ کی فطرت میں موجود ہوتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ ایمانی وصف لڑکوں کی نسبت لڑکیوں میں کہیں زیادہ رکھا ہے۔ اب اس بات کا انحصار والدین پر ہے کہ وہ بچے کی مادی اور جسمانی ضروریات پوری کر کے صرف اس کی جسمانی پرورش اور تربیت ہی کرتے ہیں یا اس کی ایمانی اقدار کے تقاضے پورے کر کے اس کی روحانی پرورش اور تربیت بھی کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں بیان کئے گئے حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ سے ہمیں یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کپڑوں سے محروم کر دیئے گئے تو انہوں نے فوراً اپنے جسم کو درختوں کے پتوں سے ڈھانپنا شروع کر دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ فطری شرم وحیا اور لباس دونوں لازم وملزوم ہیں۔ جن بچوں کو بچپن میں والدین مکمل ساتر لباس پہناتے ہیں ان کی فطری شرم وحیا نہ صرف محفوظ

رہتی ہی بلکہ اس میں آہستہ آہستہ اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے اور جن بچوں کو والدین بچپن سے ہی عریاں لباس پہناتے ہیں ان کی فطری شرم وحیا نہ صرف کم ہونے لگتی ہے بلکہ آہستہ آہستہ بالکل ختم ہو جاتی ہے۔اس طرح والدین بچپن ہی سے یا تو اپنی اولاد کو سعادت کی راہ پر لگا دیتے ہیں یا پھر لعنت کی راہ پر لگا دیتے ہیں۔راہ سعادت کی منزل دنیا اور آخرت میں کامیابی اور سرخروئی ہے جبکہ لعنت کی منزل دنیا میں مصائب وآلام، امراض واضطراب، بے سکونی، بے اطمینانی اور پریشانی کی زندگی اور آخرت میں ناکامی ونامرادی ہے۔

اولاد کی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر ہم والدین کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں جن پر عمل کر کے والدین نہ صرف خود دنیا وآخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی سعادت کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔

① والدین کو اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ کم از کم اتنی دینی تعلیم دلانے کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے جس سے ایک بچہ روزمرہ زندگی کے معاملات میں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ ہو جائے۔مثلاً طہارت کے مسائل، نماز روزے کے احکام، کھانے پینے کے آداب، ستر اور لباس کے احکام، سونے اور جاگنے کا طریقہ وغیرہ جس سے کم از کم بچوں کو بھی یہ احساس ہو کہ انہوں نے کسی مسلمان گھرانے میں پرورش پائی ہے۔ان کا عقیدہ اور ان کی تہذیب وثقافت کافروں سے الگ ہے۔

② بلوغت سے قبل بچوں خصوصاً لڑکیوں کو ساتر لباس پہنانے کا اہتمام والدین کو ہر صورت کرنا چاہئے۔بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بلوغت سے قبل لڑکیوں کو عریاں لباس پہنانا گناہ نہیں، یہ تصور بالکل غلط ہے۔نابالغ لڑکیوں کو غیر ساتر، عریاں، تنگ لباس یا پتلون شرٹ پہنانے والے والدین نہ صرف خود گناہگار ہیں بلکہ اولاد کو ان کی فطری شرم وحیا سے محروم کرنے کا وبال بھی ان کے سر ہے۔جب نابالغ بچیاں عریاں اور غیر ساتر لباس پہن کر فطری شرم وحیا سے محروم ہو جائیں گی تو بلوغت کی عمر میں عریاں، تنگ اور مختصر لباس پہننے میں انہیں شرم وحیا کیونکر محسوس ہوگی؟

ایسا ہی معاملہ دیگر اعمال کا ہے اگر والدین بچپن میں ہی اپنی اولاد کو تصویر کشی، مووِیز، جوڑا یا وگ لگانے، جسم گدوانے بھنویں بنوانے جیسے فتنوں کا عادی بنا دیں گے تو بڑی عمر میں پہنچ کر وہ کیسے انہیں ترک کریں گے۔والدین پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بچپن سے ہی لعنت زدگی کے ان افعال سے

دور رکھیں اوران کے دلوں میں ان چیزوں کے بارے میں اس قدر نفرت پیدا کردیں کہ وہ بالغ ہوکر کبھی اپنے دل میں ان چیزوں کا تصور تک نہ لائیں۔

③ ہماری ناقص رائے میں لباس کے فتنوں میں مبتلا کرنے والا سب سے بڑا ذریعہ ٹی وی ہے۔ مرد اور عورتیں نت نئے لباس پہن کر اور نت نئے فیشن کر کے ٹی وی پر آتے ہیں اور دیکھنے والے بچے نہ صرف ان جیسا لباس پہننے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ان جیسا انداز گفتگو، ان جیسی حرکات وسکنات اور ان جیسا بناؤ سنگھار اوران جیسا شاہانہ رہن سہن بھی اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے حیائی، فحاشی، بدکاری اور جرائم کا جو سبق پڑھایا جاتا ہے وہ باقی تمام فتنوں پر مستزاد ہوتا ہے۔ ٹی وی کے علاوہ ویڈیو فلمیں اور انٹرنیٹ وغیرہ بھی بچوں کو دیگر فتنوں کے علاوہ لباس کے فتنوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہیں، لہٰذا جو والدین اپنے بچوں کو لباس کے فتنوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں انہیں کم از کم ٹی وی اور ویڈیو فلموں سے اپنے گھروں کو پاک وصاف کرنا چاہئے اور اس کی جگہ بچوں کو کوئی دوسری جائز اور نفع بخش تفریح مہیا کرنی چاہئے۔

لباس کے فتنوں میں مبتلا کرنے کا دوسرا ذریعہ پرنٹ میڈیا ہے۔ صرف مردانہ وزنانہ لباسوں کے عریاں، مختصر اور جدید سے جدید ڈیزائنوں پر مشتمل جرائد نہ صرف وطن عزیز میں طبع ہوتے ہیں بلکہ مغربی ممالک سے بھی درآمد کئے جاتے ہیں۔ وطن عزیز کے روزانہ اخبارات، ہفتہ وار اور ماہانہ جرائد بھی اشتہارات کے نام پر فیشن پرستی، عریانی اور مختصر لباسی کا ''کارخیر'' عوامی خدمت کے جذبے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

المیہ تو یہ ہے کہ اسلامی اقدار کا رونا رونے والے اور اسلام پسندی کا دعویٰ کرنے والے جرائد کا طرز عمل لبرل جرائد سے اس اعتبار سے اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہے کہ ایک صفحہ پر ''قرآن وحدیث'' یا ''درس قرآن، درس حدیث'' یا ''قال اللہ وقال الرسول'' جیسے مضامین شائع ہوتے ہیں اور ساتھ ہی اگلے صفحہ پر ماڈل گرلز کے عریاں، گندے اور غلیظ اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ یہ عریاں، فیشن زدہ، فحش اور گندے اشتہارات ہر ذہن کو مسموم کرتے ہیں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ بچوں کو لباس اور فیشن پرستی کے ان تمام مسموم ذرائع سے محفوظ رکھنا والدین کی ذمہ داری ہے بلاشبہ آج کے پرفتن دور میں ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچانا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اپنی اولاد کی تربیت

کی خاطر یہ جہاد کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔اس کی خاطر والدین کو کچھ نہ کچھ قربانی تو دینی ہی پڑے گی۔اپنے اوقات کی قربانی اور اپنی مصروفیات کی قربانی ، اپنے جذبات کی قربانی،اپنی خواہشات کی قربانی اورلذاتِ نفس کی قربانی کہ ؎

ہاتھ آتا نہیں گوہر بے آہِ سحر گاہی

☪......☪......☪

وطن عزیز پاکستان کو بنے ساٹھ سال سے زیادہ کا عرصہ گزر رہا ہے۔ پاکستان کی تخلیق اس اعتبار سے بڑی منفرد حیثیت کی حامل تھی کہ اس کی تخلیق کا مقصد روز روشن کی طرح واضح تھا......''اسلامی فلاحی ریاست کا قیام''......لیکن افسوس آج 62 سال بعد ملک کی حالت ایک بے منزل اور بے راہ رو کارواں کی سی ہے جس کا کوئی میر کارواں نہیں۔ ملک کی حالت نہ اسلامی اعتبار سے قابل رشک ہے نہ سیاسی اعتبار سے، نہ معاشی اعتبار سے اور نہ ہی اخلاقی اعتبار سے۔

اسلامی اعتبار سے دیکھئے تو ملک کی اکثریت شرک و بدعات میں ڈوبی ہوئی ہے۔شرک و بدعت کو برا کہنے والے قابل ملامت اور شرک و بدعت میں مبتلا عوام وخواص واجب الاحترام......مساجد اور مدارس کی تعمیر اور تحفظ جن کی ذمہ داری تھی وہی مساجد اور مدارس کے بدترین دشمن ثابت ہورہے ہیں۔

سیاسی اعتبار سے دیکھئے تو ملک کی تمام بڑی سیاسی جماعتیں ''نظریہ پاکستان'' کا نام لینے سے خائف ہیں موجودہ تنزل اور انحطاط کی تکلیف دہ صورت حال پر غور وفکر کے لئے جب دانشوروں کے سیمینار ہوتے ہیں تو مادی اسباب، مادی وسائل اور مادی علاج پر گفتگو ہوتی ہے لیکن پورے ملک میں شاید کوئی ایک بھی ''رجل رشید'' ایسا نہیں جو قوم کو اس کے گناہوں کی طرف توجہ دلائے اور پھر اپنے رب کے حضور استغفار کی بات کرے۔شاید اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بڑے لوگوں کو بڑے اجتماعات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام لیتے ہوئے شرم آنے لگی ہے۔

معاشی اعتبار سے دیکھئے تو غربت ، مہنگائی اور بے روزگاری کی یہ حالت ہے کہ لوگ ٹرینوں کے آگے بیٹھ کر خودکشیاں کر رہے ہیں۔ بے بس اور مجبور لوگ اپنے جگر گوشوں کو بازاروں میں فروخت کر رہے ہیں۔کبھی کسی نے سنا تھا کہ والدین اپنے ہی ہاتھوں اپنے معصوم اور بے گناہ بچوں اور بچیوں کو زہر دے ڈالیں گے یا کسی نے تصور کیا تھا کہ والدین اپنے ہی ہاتھوں اپنے دل کے ٹکڑوں کو دریاؤں کی بے رحم لہروں

کے حوالے کر دیں گے؟

اخلاقی اعتبار سے گراوٹ اور پستی کا حال یہ ہے کہ وطن عزیز کے اہم ترین قومی اداروں میں عوام کی نمائندگی کرنے والوں میں سے دوسو سے زائد نمائندے جعلی ڈگریوں کے حامل ہیں۔ ❶

اخلاقی پستی اور گراوٹ کی شاید اس سے شرمناک مثال دنیا کے کسی ملک میں نہ ملے کہ عدالت کے خوف سے جعلی ڈگریوں کے حامل افراد کے استعفیٰ کے بعد سیاسی جماعتوں نے نہ صرف دوبارہ انہی بددیانت اور خائن افراد کو نمائندگی کے لئے ٹکٹ دیا بلکہ ان کے دوبارہ انتخاب کے لئے ہر طرح کے جتن کئے۔ یہ طرزِ عمل اس بات کا کھلا کھلا اعلان ہے کہ ملک کے عوام اور خواص کی اکثریت اب نیکی، شرافت، امانت، دیانت اور صداقت سے نفرت کرتی ہے۔ جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی، خیانت اور بددیانتی کو محبوب اور مرغوب سمجھتی ہے۔

وہی قومی نمائندے جنہیں معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنا چاہئے تھا ''مقدس ایوانوں'' میں بیٹھ کر امر بالمنکر اور نہی عن المعروف فرما رہے ہیں۔ وہی ادارے جنہیں ملک میں فراڈ، دھوکہ دہی، خیانت اور لوٹ مار کو روکنا چاہئے تھا وہی ادارے فراڈ، دھوکہ دہی، خیانت اور لوٹ مار کے تحفظ کے لئے دلائل کے انبار مہیا فرما رہے ہیں۔

قارئین کرام! ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر غور فرمائیے کہ ایسی باغی، سرکش اور مجرم قوم کو روئے زمین پر باقی رکھنے کی آخر اللہ تعالیٰ کو کونسی مجبوری ہے؟ قوم عاد اور قوم ثمود کے ساتھ آخر اللہ تعالیٰ کو کون سی دشمنی تھی یا قوم لوط، قوم صالح اور قوم شعیب کیا اللہ کی مخلوق نہیں تھے؟

اس تکلیف دہ صورت حال میں ملک اور قوم کی بقا کا صرف ایک ہی راستہ ہے......رجوع الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں پر توبہ و استغفار اور اس کے بعد معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقدس فرض کی ادائیگی! اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے گا پھر تم دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔'' (ترمذی)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت کے پیش نظر ہم نے آئندہ اسی موضوع پر کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ منکرات کے منہ زور بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے یہ حقیر سی کوشش کس کام آئے گی، یہ تو اللہ

❶ ملاحظہ ہو، اردو ڈائجسٹ، مئی 2010 صفحہ نمبر 17

ہی جانتے ہیں لیکن اتنا تو ہوگا کہ ہم اللہ کے حضور اپنی معذرت پیش کرسکیں گے کہ الٰہی اپنی کمزور، ناتواں اور حقیرسی کوشش تو ہم نے کرہی دیکھی تھی۔نتائج اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

حسب سابق احادیث کی صحت کے معاملہ میں ہم نے زیادہ تر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیا ہے۔حوالہ جات کے آخر میں درج شدہ نمبر شیخ موصوف کی کتب کے ہیں۔

کتاب کی تیاری میں تعاون فرمانے والے واجبُ الاحترام علماء کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں انہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔آمین

کتاب میں خیر وخوبی کے تمام پہلو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس میں خطا اور خامیوں کے تمام پہلو شیطان اور میرے نفس کے شرکی وجہ سے ہیں،جس کے لئے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں۔اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ غَفُوْرٌ .

آخر میں بارگاہ رب العزت میں انتہائی ذلت اور عجز وانکسار کے ساتھ درخواست ہے کہ وہ کتاب کے بہترین پہلوؤں کو اپنی رحمت اور فضل وکرم سے شرفِ قبولیت سے نوازے۔عوام الناس کے لئے نفع بخش بنائے۔میرے والدین محترمین اساتذہ کرام،اعزہ واقارب، دوست احباب کے علاوہ مترجمین، کاتبین، ناشرین اور تمام قارئین کے لئے دنیا میں باعثِ خیر وبرکت اور آخرت میں باعثِ رحمت ومغفرت بنائے۔آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

2رجب 1431ھ مطابق 14جون 2010ء

الریاض ، سعودی عرب

دعائے مغفرت

گذشتہ سال (جولائی 2009ء) میں ''کتاب المساجد'' طبع ہوئی تو محترمہ والدہ صاحبہ نے حسب سابق دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں پھر استفسار فرمانے لگیں ''اس کے بعد کون سی کتاب لکھنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کی ''ان شاء اللہ کتاب اللباس لکھنے کا ارادہ ہے'' فرمانے لگیں ''یہ تو واقعی بہت اہم موضوع ہے اس پر ضرور لکھنا چاہئے اب تو گاؤں میں بھی لڑکیاں بڑے شرمناک لباس پہننے لگی ہیں۔''

اللہ کے فضل وکرم سے والدین محترمین دونوں حافظ قرآن تھے۔ دونوں نے مل کر اپنے گاؤں (کیلیانوالہ، ضلع گوجرانوالہ) میں الحمد للہ نصف صدی تک قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس کا مقدس فریضہ انجام دیا۔ تعلیم وتدریس کے دوران محترمہ والدہ صاحبہ رحمہا اللہ طالبات کے حجاب اور ساتر لباس کا بہت خیال رکھتیں کسی لڑکی کو تنگ، باریک یا مختصر لباس پہننے کی اجازت نہ تھی۔ اگر کوئی لڑکی فیشن وغیرہ کرتی تو والدہ صاحبہ اسے سبق دینا بند کر دیتیں، جب تک وہ فیشن ترک نہ کرتی تب تک اسے سبق نہ دیتیں۔

گذشتہ برس (16 اگست 2009ء) میں اپنی تعطیلات مکمل کر کے واپس سعودی عرب جانے کے لئے تیار ہوا تو محترمہ والدہ صاحبہ رحمہا اللہ رخصت کرتے ہوئے فرمانے لگیں ''اقبال میرے لئے دعا کرنا'' میں نے عرض کی ''امی جان! اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑ کروڑ رحمتیں نازل فرمائے، کوئی دن نہیں جاتا جب میں آپ دونوں کے لئے دعا نہ کروں'' فرمانے لگیں ''اچھا پھر فی امان اللہ'' اور پیار دے کر رخصت کیا...... صرف سات دن بعد یعنی 23 اگست 2009ء (یکم رمضان 1430ھ) کو رات دس بجے برادرم خالد محمود کیلانی صاحب نے اطلاع دی کہ محترمہ والدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والدہ محترمہ رحمہا اللہ کی وفات سے 16 سال 10 ماہ اور گیارہ دن قبل (13 اکتوبر 1992ء) محترم والد حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ دار الفنا سے دار البقا کو رخصت ہوئے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام.

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ والدین کریمین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں کی سیئات سے درگزر فرمائیں اور حسنات کو قبول فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازیں۔ آمین۔

اَللِّبَاسُ مِنْ دِيْنِنَا

لباس ہمارے دین کا حصہ ہے

مَسئلہ 1 لباس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

مَسئلہ 2 لباس اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴾ (7:26)

''اے اولادِ آدم! ہم نے لباس تم پرنازل فرمایا تاکہ تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانپے نیز تمہارے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو۔اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔لباس اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 26)

وضاحت : ''لباس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے'' سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں اس قدر شرم وحیا رکھ دی ہے کہ لباس پہننا انسانی فطرت کا عین تقاضا ہے۔لباس کی اسی اہمیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔

مَسئلہ 3 جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ رسول اکرم ﷺ کو نماز، روزے کے مسائل سکھائے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو لباس اور اس کے متعلقات کے بارے میں بھی مسائل سکھائے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ يَنْزِعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((نَهَانِیْ عَنْهُ جِبْرِیْلُ علیہ السلام)) فَجَآءَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ یَبْكِیْ ، فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ !كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَیْتَنِیْهِ ، فَمَالِیْ؟ فَقَالَ ((اِنِّیْ لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَیْتُكَ تَبِیْعُهُ)) فَبَاعَهُ بِاَلْفَیْ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے ہدیہ میں آئی ہوئی ریشمی قبا پہنی پھر فوراً ہی اسے اتار دیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھیج دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا وجہ ہے آپ ﷺ نے قبا فوراً ہی اتار دی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے وہ قبا پہننے سے منع فرما دیا تھا۔'' (یہ سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! جس چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا وہ مجھے ارسال فرما دی (اب میں پہنوں گا تو) میرا کیا انجام ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں نے یہ قبا تمہیں پہننے کے لیے نہیں بھجوائی بلکہ اس لیے بھجوائی ہے کہ اسے بیچ دو۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ قبا دو ہزار درہم میں فروخت کر دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لِیْ : اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ ، وَكَانَ فِی الْبَیْتِ كَلْبٌ ، فَمُرْ بِرَاسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ فِی الْبَیْتِ یُقْطَعُ ، فَیَصِیْرُ كَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ ، فَلْیُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْیُخْرَجْ)) فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ میں کل رات بھی آیا تھا لیکن مجھے اندر داخل ہونے سے جن چیزوں نے روک دیا وہ یہ تھیں ① دروازے پر تصویریں ② گھر میں ایک پردہ جس پر تصاویر نقش تھیں اور ③ گھر میں کتا بھی تھا۔ آپ گھر میں موجود تصاویر کے سروں کا کاٹنے کا حکم دیں اس طرح وہ درخت کی شکل بن جائیں گی۔ پردے کو پھاڑنے کا حکم دیں اور اس سے دو گدے بنا لیں تاکہ وہ پاؤں تلے روندے جائیں اور کتے کو گھر سے باہر

❶ کتاب اللباس والزینة ، باب تحریم لبس الحریر و غیر ذلک للرجال

❷ کتاب اللباس باب فی الصور (3504/2)

نکالنے کا حکم دیں۔'' رسول اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 4 حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غلط طریقے سے کپڑا پہنا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کپڑے پہننے کا صحیح طریقہ بتایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِیْ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّيْتُ اِلٰی جَانِبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ ((مَا السُّرٰی يَا جَابِرُ ؟)) فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ ((مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَيْتُ)) قُلْتُ : كَانَ ثَوْبٌ ، قَالَ ((فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا۔ رات کے وقت کسی کام سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جسے میں نے اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ لیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ''جابر! اس وقت کیسے آئے ہو؟'' میں نے اپنی ضرورت سے آپ ﷺ کو آگاہ کیا۔ جب بات کہہ چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ کپڑا تم نے کیسے لپیٹ رکھا ہے؟'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! بس میرے پاس یہی ایک کپڑا تھا'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر ایک ہی کپڑا بڑا ہو تو پھر اسے سارے جسم پر لپیٹ لو لیکن اگر چھوٹا ہو تو پھر اسے تہبند کے طور پر استعمال کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 5 رسول اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے صحابیؓ کی پنڈلی پکڑ کر اس کا ازار درست کروایا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ ((هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی

[1] كتاب الصلاة ، باب اذا كان الثوب ضيّقًا

الْكَعْبَيْنِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کے نچلے والا پٹھہ (Muscle) پکڑا اور فرمایا ''ازار یہاں تک ہونا چاہیے اور اگر تجھے یہ ناپسند ہو تو پھر ذرا نیچے کر لو اور اگر اتنا بھی پسند نہ ہو تو پھر تھوڑا اور نیچے کر لو لیکن ازار سے ٹخنوں کو ڈھانکنے کا تجھے کوئی حق نہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 6 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رنگت میں کفار سے مشابہت والا لباس پہنا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف سخت ناراض ہوئے بلکہ فرمایا ''ان کپڑوں کو جلا دو۔''

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 109 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 7 صحابی نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صاف ستھرے کپڑے پہننے کا حکم دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 8 صحابی کے پراگندہ بال دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کراہت فرمائی اور اسے بالوں کو دھونے اور سنوارنے کا حکم دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 91 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 9 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جوتا پہننے اور اتارنے کا طریقہ بھی بتایا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 259-260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☪ ☪ ☪

---

[1] كتاب اللباس ، باب موضع الازار اين هو؟ (2874/2)

مَقَاصِدُ اللِّبَاسِ

لباس کے مقاصد

مَسئلہ 10 لباس کا اولین مقصد انسانی جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکنا ہے۔

مَسئلہ 11 لباس کا دوسرا مقصد انسان کو زینت عطا کرنا ہے۔

﴿ یٰبَنِیْ آدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ﴾(7:26)

''اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے تاکہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بنے۔ بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے اور یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 26)

مَسئلہ 12 لباس کا تیسرا مقصد انسان کو سردی گرمی سے محفوظ رکھنا ہے۔

مَسئلہ 13 لباس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

﴿ وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَکْنَانًا وَّجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ ؕ کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴾(16:81)

''اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سائے کا انتظام کیا، تمہارے لیے پہاڑوں میں پناہ گاہیں بنائیں، تمہارے لیے ایسے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے لباس جو باہمی جنگوں میں تمہاری حفاظت کرتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرماتا ہے تاکہ تم فرماں بردار بنو۔'' (سورۃ النحل، آیت نمبر 81)

وضاحت : تکمیل نعمت سے مراد ایسی نعمت ہے جس میں انسان کی خیر اور بھلائی کے لیے بے شمار پہلو ہوں۔

مَسئله 14 لباس کا چوتھا مقصد انسان کی فطری شرم وحیاء کی حفاظت کرنا ہے۔

عَنْ يَعْلٰى رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاىٰ رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ بِلاَ اِزَارٍ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کھلے میدان میں ننگے نہاتے دیکھا تو منبر پر تشریف لائے ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی اور پھر فرمایا ''بے شک اللہ حیا فرماتا ہے اور پردہ پوشی فرماتا ہے۔ حیا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے ، لہٰذا جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو ستر چھپائے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

[1] كتاب الحمام ، باب النهى عن التعرى (3387/2)

اَهَمِّيَّةُ السَّتْرِ

ستر کی اہمیت

مَسئلہ 15 مرد کو مرد کا ستر دیکھنا منع ہے، عورت کو عورت کا ستر دیکھنا منع ہے۔

مَسئلہ 16 مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا ستر دیکھنا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

مَسئلہ 17 ننگے مرد کا ننگے مرد کے ساتھ، ننگی عورت کا ننگی عورت کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عُرْیَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلٰی عُرْیَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَلَا تُفْضِی الْمَرْأَةُ اِلَی الْمَرْأَةِ فِیْ ثَوْبٍ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی مرد کسی دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کا ستر دیکھے اور نہ ہی کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ (عریاں ہوکر) ایک کپڑے میں لیٹے، نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ (عریاں ہوکر) ایک ہی کپڑے میں لیٹے (کہ ایک کا بدن دوسرے کے ساتھ لگے)۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 18 حتی الامکان تنہائی میں بھی بلاوجہ اپنے آپ کو عریاں نہیں کرنا چاہیے۔

عَنْ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! عَوْرَاتُنَا مَا نَاتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ ؟ قَالَ ((اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ)) قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِذَا کَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ ؟ قَالَ ((اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا یَرَیَنَّهَا اَحَدٌ فَلَا

---

[1] کتاب الحمام، باب فی التعری (3392/2)

یَـرَیَنَّهَا)) قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِذَا کَـانَ اَحَدُنَا خَالِیًا؟ قَالَ ((اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُسْتَحْیَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ❶ (حسن)

حضرت حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے ستر کس سے چھپائیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہر ایک سے اپنا ستر چھپا۔'' میں نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ (رہتے) ہوں (یعنی گھر میں اولاد یا بہن بھائی وغیرہ بھی ہوں تو کیا حکم ہے؟)'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جہاں تک ممکن ہو کوشش کر کہ کوئی دوسرا تیرا ستر نہ دیکھے'' میں نے پھر عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! جب کوئی شخص بالکل تنہا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ (لوگوں کی نسبت) اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 19 گھر سے باہر کپڑے اتارنے والی عورت اپنے اور اللہ کے درمیان پردے کو پھاڑ دیتی ہے۔

عَنْ اَبِی الْمَلِیحِ ﷜ قَالَ دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتُنَّ ؟ قُلْنَ : مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ، قَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ : نَعَمْ ! قَالَتْ : اَمَا اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِیَابَهَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ❷ (صحیح)

حضرت ابو ملیح ﷛ کہتے ہیں شام سے کچھ عورتیں ام المومنین حضرت عائشہ ﷝ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ ﷝ نے دریافت کیا ''کہاں سے آئی ہو؟'' عورتوں نے کہا ''شام سے'' حضرت عائشہ ﷝ نے فرمایا ''شاید تم اس ملک کی رہنے والی ہو جن کی عورتیں (غسل کے لیے) حمام میں جاتی ہیں'' انہوں نے کہا ''ہاں!'' حضرت عائشہ ﷝ نے فرمایا ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ

❶ كتاب الحمام ، باب فی التعری (3391/2)

❷ كتاب الحمام ، باب الدخول فی الحمام (3386/2)

دیتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان ہے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① ایام جاہلیت میں عورتوں مردوں کے غسل کے لیے بڑے بڑے حمام یا کمرے ہوتے تھے جن میں پردے کے بغیر مرد اور عورتیں اکٹھے غسل کرتے یا مرد، مردوں کے ساتھ اور عورتیں، عورتوں کے ساتھ عریاں غسل کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ ② اللہ اور عورت کے درمیان پردہ سے مراد عورت کی طبعی شرم وحیا ہے جو اللہ نے عورت کو دے رکھی ہے۔ شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے جو اللہ کے عذاب سے پناہ کا ذریعہ ہے۔ جب عورت اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے تو گویا اس عورت کو عذاب دینے میں اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئله 20 اپنی بیوی کو ایسی جگہ جانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے جہاں بے پردگی اور بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلاَ یُدْخِلْ حَلِیْلَتَہُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلاَ یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ یُدَارُ عَلَیْھِمُ الْخَمْرُ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1]

(حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خود بھی (بغیر ازار کے) حمام میں نہ جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے لوگوں کے ساتھ دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب پی جاتی ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 21 عمداً غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا منع ہے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ ﷺ رَفَعَہُ قَالَ ((یَا عَلِیُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَإِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَ لَکَ الْاٰخِرَۃُ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[2] (حسن)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''علی! پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال پہلی نظر تیرے لیے ہے (یعنی معاف ہے) لیکن دوسری تیرے لیے نہیں ہے (یعنی اس پر پکڑ ہوگی)۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

[1] ابواب الادب ، باب ما جاء فی دخول الحمام (2246/2)

[2] ابواب الادب ، باب ما جاء فی نظرۃ الفجأۃ(2229/2)

مَسئلہ 22 مؤمن عورتوں کو فحش گو اور بے حیا عورتوں سے بھی پردہ کرنا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوْا يَعُدُّوْنَهُ مِنْ غَيْرِ اُوْلِي الْاِرْبَةِ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً ، فَقَالَ : اِنَّهَا اِذَا اَقْبَلَتْ، اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هَا هُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هٰذَا)) فَحَجَبُوْهُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخنث (ہیجڑا) ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آیا کرتا تھا اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اسے ان لوگوں میں سے سمجھتی تھیں جو نکاح کے حاجت مند نہیں ہوتے۔ ایک روز رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور وہ ہیجڑا ابھی بیٹھا تھا اور کسی عورت کی تعریف ان الفاظ میں کر رہا تھا کہ فلاں عورت سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بل پڑتے ہیں اور جب واپس پلٹتی ہے تو آٹھ بل پڑتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے یہ باتیں سنیں تو فرمایا ''اچھا یہ ہیجڑا بھی عورتوں کی باتیں جانتا ہے؟ آج کے بعد یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔'' اس کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اس سے پردہ کرنا شروع کر دیا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 23 ایک کپڑے کو اس طرح لپٹنا کہ ستر قائم نہ رہ سکے، منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الاشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ آدمی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو اور اسے اس طرح لپیٹے کہ شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''اشتمال صماء'' یہ ہے کہ آدمی کے پاس دو کپڑے نہ ہوں، صرف ایک ہی کپڑا ہو اور اسے وہ اپنے گرد اس طرح لپیٹے کہ ایک طرف سے اٹھا کر کندھے پر ڈال لے اور شرمگاہ کھل جائے۔ ایسا کرنا منع ہے۔

مَسئلہ 24 مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔

❶ کتاب اللباس ، باب فی قوله تعالیٰ غیر اولی الاربة (3461/2)

❷ کتاب الصلاة ، باب ما یستر من العورة

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((...... وَاِذَا اَنْكَحَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَوْ اَجِيْرَهٗ فَلاَ يَنْظُرَنَّ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهٖ فَاِنَّمَا اَسْفَلُ مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهٖ.)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''......اور جب تم میں سے کوئی اپنے غلام یا ملازم کا نکاح کرے تو اس کے بعد وہ اس کے ستر کو نہ دیکھے اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر کی جگہ ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ ، عَبْدَهٗ اَوْ اَجِيْرَهٗ فَلاَ يَنْظُرْ اِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[2] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم سے کوئی خادم یا غلام یا ملازم کا نکاح کرے تو پھر اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر کے حصے پر نگاہ نہ ڈالے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 25 گھر سے باہر عورت کا سارا جسم ،سر سے لے کر پاؤں تک ستر میں شامل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ ، فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین وجمیل) کر کے دکھاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] 369/11 مطبوعہ موسسہ الرسالہ بیروت ، تحقیق شعیب الارنائوط

[2] کتاب الصلاۃ ، باب متی یومر الغلام بالصلاۃ (466/1)

[3] صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 936

مَسئلہ 26 گھر کے اندر ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ عورت کا سارا جسم ستر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِّقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((يَا اَسْمَاءُ ! اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ ، لَمْ يَصْلُحْ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا)) وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اوران کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیرلیااور فرمایا ''اسماء! عورت جب جوان ہوجائے تو اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ اس کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہئے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 27 عورت کے پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ : فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ ((تُرْخِيْ شِبْرًا)) قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اِذًا يَّنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ((فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے ازار کی گفتگو کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورت اپنا ازار کہاں تک لٹکائے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(پنڈلی سے) ایک بالشت (تقریباً 25 سم) نیچے کرلے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''اس طرح تو اس کا ستر کھل جائے گا (یعنی کپڑا پاؤں کو نہیں ڈھانپے گا)'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو پھر ایک ہاتھ (تقریباً 40 سم) تک نیچے کرلے لیکن اس سے زیادہ نہ کرے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] کتاب اللباس، باب فیما تبدی المراة من زینتها (3458/2)

[2] کتاب اللباس، باب فی قدر الذیل(3467/2)

فِتَنُ اللِّبَاسِ كَائِنَةٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ

لباس کے فتنے شیطان کی طرف سے ہیں

مَسئلہ 28 لباس کے تمام فتنے شیطان کی طرف سے ہیں جن سے وہ انسانوں کو جنت کی راہ سے ہٹا کر جہنم کی راہ پر ڈالتا ہے۔

مَسئلہ 29 شیطانی فتنوں میں وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن کا ایمان کمزور ہوتا ہے۔

مَسئلہ 30 مردوں اور عورتوں کو عریاں کرنا شیطان کا سب سے بڑا ہدف ہے۔

﴿ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ ﴾ (27:7)

’’اے اولادِ آدم! تمہیں شیطان اس طرح فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو فتنے میں ڈال کر جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے لباس ان کے اوپر سے اتروا دیئے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھول دے (یاد رکھو) شیطان اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔‘‘ (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 27)

☪☪☪

اَللِّبَاسُ الْعُرْیُ

عریاں لباس

مَسئلہ 31 عریانی ایام جاہلیت کی یادگار ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَتِ الْمَرْأَۃُ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَھِیَ عُرْیَانَۃٌ فَتَقُوْلُ مِنْ یُّعِیْرُنِیْ تِطْوَافًا تَجْعَلُہٗ عَلٰی فَرْجِھَا وَتَقُوْلُ الْیَوْمَ یَبْدُوْا بَعْضُہٗ اَوْ کُلُّہٗ فَمَا بَدَا مِنْہُ فَلَا اُحِلُّہٗ وَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (ایام جاہلیت میں) عورت بیت اللہ کا طواف عریاں ہو کر کرتی اور ساتھ یہ کہتی "کون مجھے عاریۃً کپڑے دیتا ہے جس سے میں اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ لوں، آج تو میری شرمگاہ ساری کی ساری یا اس کا کچھ حصہ کھلا ہی رہے گا، بہرحال جتنا بھی کھلا رہا میں اسے کسی پر حلال نہیں کروں گی۔" مشرکین کی اسی جہالت پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ہر عبادت کے موقع پر زینت اختیار کرو (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 31)۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 32 ایسا لباس جس سے ستر قائم نہ رہ سکے، پہننا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِبْسَتَیْنِ اَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ وَاَنْ یَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی اَحَدِ شِقَّیْہِ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے دو طرح کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ آدمی ایک چادر میں اس طرح گوٹھ مار کے بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر چادر نہ رہے اور دوسرا یہ کہ ایک ہی چادر کو اس طرح اپنے گرد لپیٹے کہ اس کی ایک جانب کھلی رہے (جس سے ستر کھلنے کا خدشہ ہو)۔

[1] کتاب التفسیر، باب فی قولہ تعالیٰ ﴿خذوا زینتکم عند کل مسجد﴾

[2] کتاب اللباس، باب الاحتباء فی ثوب واحد

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 33 عریاں لباس (غیر ساتر ، باریک ، تنگ یا مختصر لباس) پہننے والی عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی اور جنت میں داخل نہیں ہوں گی ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لاَ یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لاَ یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَ اِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی ، وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہوں گی ان کے سر (جوڑے کی وجہ سے) بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوں گے ، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبے فاصلے سے آتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اِسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ یَقُوْلُ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ ؟ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ یُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت جاگے اور فرمایا ''لا الہ الا اللہ! آج رات کیسے کیسے فتنے نازل ہوئے اور اس کے خزانوں سے کیسی کیسی رحمتیں نازل ہوئیں؟ کون ہے جو ان حجروں میں سونے والی خواتین (یعنی امہات المومنین رضی اللہ عنہن) کو جگائے (تا کہ وہ اللہ کی رحمت سے اپنا حصہ پائیں) دنیا میں لباس پہننے والی عورتوں میں سے کتنی ایسی ہیں جو قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب اللباس ، باب النسآء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات
2. کتاب اللباس ، ما کان النبی ﷺ یتجوز من اللباس و البسط

مَسئلہ 34 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بھانجی کے سر سے باریک کپڑے کا دوپٹہ اتار کر پھاڑ دیا اور اس کہ جگہ موٹی چادر اوڑھا دی۔

عَنْ مُرْجَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ[1]

حضرت مرجانہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حفصہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا (بن ابوبکر رضی اللہ عنہ) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ایک باریک اوڑھنی لئے ہوئے تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور اس کی جگہ ایک موٹی چادر اوڑھا دی۔ اسے امام مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

[1] كتاب اللباس ، باب ما يكره للنساء لبسة من الثياب

لِبَاسُ الشُّهْرَةِ

شہرت اور ناموری کا لباس

مَسئلہ 35 جو شخص شہرت اور ناموری کی خاطر لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذلت کا لباس پہنا کر آگ میں ڈال دے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے دنیا میں شہرت حاصل کرنے کے لئے لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا لباس پہنا کر جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 36 شہرت، جھوٹی انا یا جھوٹی عزت بنانے کے لئے اچھا لباس پہننے والا فریبی اور دغا باز ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَتْ اِنَّ لِیْ ضَرَّةٌ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِیْ مَالَمْ يُعْطِنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی ''میری ایک سوت ہے اگر میں (اس کا دل جلانے کے لئے) یہ کہوں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں فلاں چیز دی حالانکہ اس نے مجھے نہیں دی تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس کے پاس کوئی چیز نہیں اور وہ ظاہر کرے کہ اسے ملی ہے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب اللباس، باب من لبس شهرة من الثياب(2906/2) [2] کتاب اللباس والزينة، باب النهی عن التزوير فی اللباس

لِبَاسُ الْخُيَلاءِ

خود پسندی اور تکبر کا لباس

مَسئلہ 37 تکبر سے اپنا ازار نیچے لٹکانے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِىُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی تکبر سے اپنا ازار لٹکائے جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 38 دوسروں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بڑا بنانے کے لیے مہنگے، قیمتی اور نادر ونایاب لباس پہننے والوں کو قیامت کے روز عذاب الیم ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 41-43-44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 39 اپنے لمبے بالوں اور قیمتی چادروں پر اترانے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ اِذْ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِى الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی چلتے چلتے اپنے بالوں اور کپڑوں پر اترایا تو وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔'' اسے مسلم

---

[1] كتاب الزينة، باب التغليظ فى جر الازار

[2] كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم التبختر فى المشى مع اعجابه بثيابه

نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 40 اپنی ذات پر اترانے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَنْظُرُ فِیْ عِطْفَیْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ اِذْ تَجَلْجَلَتْ بِهِ الْاَرْضُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الْبَزَّارُ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی اپنے دونوں پہلوؤں کو تکبر سے دیکھ رہا تھا اسے اپنا آپ بڑا اچھا لگا، زمین نے اسے قیامت تک کے لیے نگل لیا۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 41 قیمتی لباس پر، اپنی خوبصورتی پر اور لمبے بالوں کے حسن و جمال پر اترانے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِیْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی قیمتی لباس پہنے اپنے لمبے بالوں میں کنگھی کئے جا رہا تھا اسے اپنا آپ بہت اچھا لگا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 42 ایک آدمی اپنی دو سبز چادروں پر اترایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَیْنَا رَجُلٌ فِیْمَا کَانَ قَبْلَکُمْ خَرَجَ فِیْ بُرْدَیْنِ اَخْضَرَیْنِ یَخْتَالُ فِیْهِمَا اَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ الْبزّارُ[3] (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی

---

[1] مجمع الزوائد ، کتاب اللباس ، باب فی ذیول النساء تحقیق عبد الله محمد الدرویش(8538/5)

[2] کتاب اللباس ، باب من جر ثوبة من الخیلاء

[3] مجمع الزوائد ، کتاب اللباس ، باب فی ذیول النساء تحقیق عبد الله محمد الدرویش(8535/5)

(اپنے گھر سے) دو سبز چادروں میں نکلا اوران پر اترانے لگا اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ اسے پکڑ لے اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 43 قیمتی سرخ جوڑے پر اترانے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَحْسِبُهُ رَفَعَهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَتَبَخْتَرَ وَاخْتَالَ فِيْهَا فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک آدمی قیمتی سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھا وہ اس پر اترایا اور تکبر کیا اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 44 دو قیمتی چادروں پر اترانے والے متکبر کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِیْ فِیْ بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص اپنی دو پسندیدہ چادریں پہنے اتراتا ہوا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک مسلسل زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 45 تکبر سے پگڑی کا شملہ غیر معمولی لمبا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 190 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☪☪☪

1. مجمع الزوائد ، كتاب اللباس ، باب فی ذيول النساء تحقيق عبد الله محمد الدرويش(8537/5)
2. كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم التبختر فی المشی مع اعجابه بثيابه

لِبَاسُ التَّطْرِيْزِ

نقش ونگار والا لباس

مَسئلہ 46 نقش ونگار اور کڑھائی والا لباس پہننا مکروہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهُ ،لَهَا اَعْلَامٌ، فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ((اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے (دوران نماز) اس کے بیل بوٹوں پر نگاہ ڈالی، جب سلام پھیرا تو فرمایا ''یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا اور اس سے دوسری سادہ چادر لے آؤ۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے

وضاحت : یاد رہے ابوجہم نے وہ چادر آپ ﷺ کو تحفہ میں دی تھی۔

☪☪☪

---

[1] کتاب اللباس ، باب الاکسیة والخمائص

لِبَـــاسُ الْحَـــرِيْـــرِ
ریشمی لباس

مَسئلہ 47 ریشمی لباس پہننے والا مرد آگ کا طوق گلے میں پہنتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَی النَّبِیُّ ﷺ جُبَّةً مُكَفَّفَةً بِحَرِيْرٍ فَقَالَ لَهُ ((طَوْقٌ مِنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطِّبْرَانِيُّ[1] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جبہ دیکھا جس کا دامن ریشمی لباس سے بنا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز یہ آگ کا طوق ہوگا۔'' اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قمیص کے گلے کے ساتھ بٹن لگانے کے لئے جو چاک بنایا جاتا ہے اسے دامن یا جیب کہا جاتا ہے۔

مَسئلہ 48 مردوں کے لیے ریشمی لباس پہننا حرام ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لاَ يُلْبَسُ الْحَرِيْرُ فِی الدُّنْيَا اِلَّا لَمْ يُلْبَسْ مِنْهُ شَیْءٌ فِی الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا میں جو شخص ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهٗ فِی الْآخِرَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[3] (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ریشم وہی شخص پہنے گا جس کا

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء السادس ، رقم الحديث 2684

[2] كتاب اللباس ، باب لبس الحرير للرجال و قدر ما يجوز منه

[3] كتاب اللباس ، باب ما جاء فى لبس الحرير

آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ بِهَا فِی الْاٰخِرَةِ)) ثُمَّ قَالَ ((لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاٰنِیَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْحَاكِمُ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے دنیا میں ریشم پہنی اللہ اسے آخرت میں ریشم نہیں پہنائے گا اور جس نے دنیا میں شراب پی اللہ اسے آخرت میں شراب نہیں پلائے گا اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھایا پیا اللہ انہیں آخرت میں سونے چاندی کے برتنوں میں نہیں کھلائے پلائے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنتیوں کے لباس کی کیا ہی شان ہے؟ جنتیوں کے مشروبات کی کیا ہی شان ہے؟ جنتیوں کے برتنوں کی کیا ہی شان ہے؟'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 49 قیامت کے قریب بعض لوگ ریشم پہننے کے جرم میں بندر اور سؤر بنا دیئے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((لَیَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ)) وَذَكَرَ كَلَامًا ، قَالَ ((یُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرِیْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ❷ (صحیح)

حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی کہ ''میری امت میں سے کچھ لوگ خز (اُون اور ریشم دونوں سے بُنا گیا کپڑا) اور ریشم کو جائز کرلیں گے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے کچھ اور باتیں ارشاد فرمائیں اور پھر فرمایا ''خز اور ریشم کو جائز کرنے والوں میں سے بعض لوگ قیامت تک کے لیے بندر اور سؤر بنا دیئے جائیں گے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الاشربہ ، باب من لبس الحریر فی الدنیا لا یلبسه فی الاخرة ، تحقیق ابو عبد الله عبد السلام بن محمد بن عمر علوش (195/5)رقم الحدیث 7298

❷ کتاب اللباس ، باب ما جاء فی الخز

مَسئلہ 50 عورتوں کے لئے ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کو زرد دھاری دار ریشمی چادر پہنے دیکھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 51 علاج کے طور پر مردوں کے لئے ریشمی لباس پہننے کی رخصت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَانِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَكَيَا الْقَمَّلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِىْ غَزَاةٍ لَهُمَا ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِىْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ ، قَالَ: وَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک جہاد (کے سفر) میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دونوں کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دونوں کو ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

❶ كتاب اللباس ، باب الحرير للنساء

❷ كتاب اللباس ، باب لبس الحرير فى الحرب(1406/2)

اَللِّبَـــاسُ الَّـــذِیْ فِیْـــهِ التَّصَـــاوِیْـــرُ

(جاندار) تصاویر والا لباس

مَسئلہ 52 جانداروں کی تصاویر والے کپڑے سے لباس، پردے، پرس، جیکٹ یا کوٹ وغیرہ بنانا منع ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَی سِتْرًا فِیْهِ تَصَاوِیْرَ فَخَرَجَ وَقَالَ ((إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ❶ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کھانے کا اہتمام کیا اور نبی اکرم ﷺ کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے گھر میں تصاویر والا پردہ دیکھا تو واپس پلٹ گئے اور فرمایا ''جس گھر میں تصاویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ وَّلاَ تَصَاوِیْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 53 تصاویر والے کپڑے کو دوسری گھریلو اشیاء مثلاً بستر، پردے، میز پوش وغیرہ کے لئے استعمال کرنا بھی منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ بِالْبَابِ

---

❶ كتاب الزينة ، باب التصاوير (4944/3)

❷ كتاب اللباس ، باب التصاوير

فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ ((اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِمَّا اَذْنَبْتُ)) قَالَ ((مَاهٰذِهِ النُّمْرُقَةُ ؟)) قُلْتُ : لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ ((اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُقَالُ لَهُمْ : اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوَرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دروازے میں کھڑے ہو گئے، اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''میں اللہ کے حضور اپنے گناہ سے توبہ کرتی ہوں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''یہ گدا کیسا ہے؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹیک لگانے اور بیٹھنے کے لئے خریدا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جن لوگوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں انہیں قیامت کے روز عذاب ہوگا انہیں حکم دیا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان بھی ڈالو (اور یاد رکھو) جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 54 **پردے پر پرندے کی تصویر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''یہ دنیا ہے اسے گھر سے نکالو۔''**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ، وَكَانَ الدَّاخِلُ اِذَا دَخَلَ اِسْتَقْبَلَهُ ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَوِّلِيْ هٰذَا ، فَاِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک پردہ تھا جس پر پرندے کی تصویر تھی۔ جب کوئی گھر میں داخل ہوتا تو وہ تصویر اس کے سامنے آتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عائشہ رضی اللہ عنہا اسے یہاں سے نکال دو، میں جب بھی اندر آتا ہوں، اس تصویر کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آجاتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 55 **تصاویر والا پردہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور پردہ**

---

❶ كتاب اللباس ، باب من كره القعود على الصور

❷ كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان

اتار کر پھاڑ دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِیْهِ صُوْرَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهٗ ، ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ،اَلَّذِیْنَ یُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے ایک تصویر والا پردہ لٹکا رکھا تھا اسے دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ (غصہ سے) بدل گیا۔ آپ ﷺ نے وہ پردہ پھاڑ دیا اور فرمایا ''قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی شکلیں بناتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 56 گھر میں موجود تصاویر کی وجہ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام اندر داخل نہ ہوئے اور واپس چلے گئے۔ اگلے روز آ کر تصاویر ختم کرنے کا پیغام دیا تب اندر داخل ہوئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☪☪☪

[1] کتاب اللباس والزینة ، باب تحریم صورة الحیوان

اَللِّبَاسُ الْمُصَلَّبُ

صلیب کے نشان والا لباس

مَسئلہ 57 صلیب کے نشان والے کپڑے سے لباس ، بستر ، پردہ ، کوٹ ، جیکٹ ، پرس وغیرہ بنانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِىْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی شکل بنی ہوتی تو اسے توڑ دیتے (یا پھاڑ دیتے)۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

❶ کتاب اللباس ، باب نقض الصور

اَللِّبَــاسُ الْجِـــلْدِیُّ

کھال کا لباس

مَسئلہ 58 درندوں کی کھال سے لباس، کوٹ، جیکٹ، ٹوپی، پرس، مصلیٰ یا قالین وغیرہ بنانا منع ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیکَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ : یَا مُعَاوِیَۃُ ! اِنْ اَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِیْ وَاِنْ اَنَا کَذَبْتُ فَکَذِّبْنِیْ ، قَالَ : اَفْعَلُ ، قَالَ : فَاَنْشُدُکَ بِاللّٰہِ ! ھَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّکُوْبِ عَلَیْھَا؟ قَالَ : نَعَمْ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا ''اگر میں سچ بولوں تو میری تصدیق کرنا، اگر جھوٹ بولوں تو جھوٹ کہنا۔'' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں میں ایسا ہی کہوں گا۔'' حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں پر سواری کرنے اور ان کی کھال پہننے سے منع فرمایا ہے؟'' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کہا ہے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ بْنِ اُسَامَۃَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ملیح بن اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (اسامہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 59 چیتے کی کھال کا کوٹ، جیکٹ، ٹوپی، پرس، بستر، مصلیٰ یا قالین وغیرہ

---

[1] کتاب اللباس ، باب فی جلود النمور والسباع (9379/2)

[2] کتاب اللباس ، باب فی جلود النمور (9380/2)

استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جِلْدُ نَمِرٍ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''فرشتے ان لوگوں کے ہاں نہیں جاتے جن کے ہاں چیتے کی کھال ہو۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❷ (صحیح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ریشمی زین اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوں۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اونٹ یا گھوڑے پر سواری کرنے کے لئے اونٹ یا گھوڑے کی پشت پر جو گدا رکھا جاتا ہے اسے ''زین'' کہتے ہیں۔

مسئلہ 60 حلال جانور کی کھال سے دباغت کے بعد لباس، کوٹ، جیکٹ، ٹوپی، پرس، تکیہ، گدا، قالین یا مصلّٰی وغیرہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب کھال کی دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جانور کی کھال کو نمک یا پھٹکری وغیرہ لگا کر خشک کر لیا جائے تو اسے دباغت کہتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَّطْرُوْحَةٍ اُعْطِیَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَلَا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❹

---

❶ كتاب اللباس ، باب فی جلود النمور والسباع (3478/2)
❷ كتاب اللباس ، باب فی جلود النمور والسباع (3477/2)
❸ كتاب الحيض ، باب طهارة جلود الميتته بالدباغ
❹ كتاب الحيض ، باب طهارة جلود الميتته بالدباغ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو کسی نے بطور صدقہ دی تھی ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہ کرلیا کہ اس سے فائدہ اٹھا لیتے ۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَللِّبَــاسُ الْـفُـضَــلِــیُّ

ضرورت سے زائد لباس

مَسئلہ 61 ضرورت سے زائد لباس، جوتے، بستر اور دیگر استعمال کی چیزیں بنانا ناجائز ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِّامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جابر رضی اللہ عنہ! ایک بستر مرد کے لئے ایک اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے (بنانے کی اجازت ہے) لیکن چوتھا شیطان کے لئے ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے عنوان (یعنی باب) میں بستر کے ساتھ ''لباس'' کو بھی شامل فرمایا ہے جس کا مطلب ہے کہ ضرورت کے مطابق دونوں چیزیں یعنی بستر اور لباس بنانے کی اجازت ہے لیکن ضرورت سے زائد بنانا اسراف میں شامل ہے۔

مَسئلہ 62 انواع واقسام کے لباس پہننے والے لوگ بدترین لوگ ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَیَكُوْنُ رِجَالٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْكُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ وَیَشْرَبُوْنَ اَلْوَانَ الشَّرَابِ وَیَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ وَیَتَشَدَّقُوْنَ بِالْكَلَامِ فَاُولٰئِكَ شِرَارُ اُمَّتِیْ)). رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ[2] (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو انواع واقسام کے کھانے کھائیں گے انواع واقسام کے مشروب پئیں گے اور انواع و اقسام کے لباس پہنیں گے اور بڑی لچھے دار لیکن غیر محتاط کلام کریں گے یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب اللباس والزينة ، باب كراهة ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس
2. صحيح الجامع الصغير ، للبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث3557

اَللِّبَاسُ الَّذِیْ فِیْهِ التَّشَابُهُ بَیْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی باہمی مشابہت والا لباس

مَسئلہ 63 مردانہ ساخت اور بناوٹ والے لباس (شلوار، قمیص، ٹوپی، جوتے، بیلٹ، جیکٹ وغیرہ) پہننے والی عورتیں ملعون ہیں اور زنانہ ساخت اور بناوٹ والے لباس پہننے والے مرد ملعون ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مشابہت میں لباس کے علاوہ جوتے، بالوں کی تراش خراش، حرکات وسکنات، بول چال کا انداز، عورتوں کا اپنے لئے مذکر کا صیغہ استعمال کرنا، مردوں کا اپنے لئے مونث کا صیغہ استعمال کرنا بھی شامل ہے۔ ② نابالغ لڑکیوں کو لڑکوں کے لباس پہنانے والے اور نابالغ لڑکوں کو لڑکیوں کے لباس پہنانے والے والدین بھی حدیث کی رو سے لعنت کے مستحق ہوں گے۔

---

[1] کتاب اللباس ، باب فی لباس النساء (3454/2)

[2] کتاب اللباس ، باب المتشبهین بالنساء والمتشبهات بالرجال

مَسئلہ 64 مردانہ ساخت کے لباس پہننے والی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ وَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَمَّا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الدَّيُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ ؟ قَالَ ((الَّذِیْ لَا يُبَالِیْ مَنْ دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ)) قُلْنَا فَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ ((الَّتِیْ تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ[1] (حسن)

حضرت عمار بن یاسر ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمی کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① دیوث ② عورتوں میں سے وہ جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے ③ بوڑھا شرابی۔'' صحابہ کرام ﷡ نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! بوڑھا شرابی تو ہمیں معلوم ہے، یہ دیوث کون ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دیوث وہ شخص ہے جس کی بیوی کے پاس غیر محرم آئے اور وہ غیرت محسوس نہ کرے۔'' پھر صحابہ کرام ﷡ نے عرض کی ''عورتوں میں سے مرد بننے والی عورت کونسی ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ جو مردوں سے مشابہت اختیار کرے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حدیث شریف میں ''ابدا'' کا لفظ طویل مدت کے لئے آیا ہے۔۔واللہ اعلم بالصواب۔

مَسئلہ 65 مردانہ ساخت کا لباس پہننے والی عورتیں اور زنانہ ساخت کا لباس پہننے والے مرد ہم میں سے نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷠ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور مردوں میں سے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد ہم میں سے نہیں۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

1. الترغيب والترهيب ، لمحی الدين ديب 31/3 رقم الحديث 3065
2. 461/11 تحقيق شعيب الارناؤط رقم الحديث 6875

مَسئلہ 66 عورتوں کے لباس پہننے والے مرد (مخنث) اور مردوں کے لباس پہننے والی عورتیں ملعون ہیں انہیں اپنے گھروں میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ((اَخْرِجُوْھُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمْ)). رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مخنث مردوں (یعنی ہیجڑوں) پر لعنت فرمائی اور اسی طرح مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا ''ان مخنثوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] کتاب اللباس ، باب اخراج المتشبھین بالنساء من البیوت

اَللِّبَاسُ الَّذِیْ فِیْهِ التَّشَابُهُ بِالْكُفَّارِ

غیر مسلم اقوام سے مشابہت والا لباس

مَسئلہ 67 کفار و مشرکین سے مشابہت کا انجام جہنم ہے۔

﴿ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝﴾ (115:4)

''حق بات واضح ہوجانے کے بعد جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے گا اور اہل ایمان کا طریقہ چھوڑ کر کسی دوسرے طریقے پر چلے گا اسے ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ چلے گا اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیں گے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 115)

مَسئلہ 68 عقائد، عبادات، لباس، عادات واطوار اور تہوار حتی کہ سلام کرنے کے طریقے میں بھی غیر مسلم اقوام سے مشابہت اختیار کرنا منع ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَاِنَّ تَسْلِیْمَ النَّصَارٰی بِالْاَکُفِّ)). رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمانوں کے علاوہ دوسروں سے مشابہت اختیار کرے وہ ہم سے نہیں، یہود ونصاری سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہود انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاری ہتھیلی کے اشارے سے سلام کرتے ہیں (لہٰذا تم اس طرح سلام نہ کرو)۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 69 ایسا لباس جو کسی غیر مسلم قوم کے لئے خاص ہو یا غیر مسلم قوم کے لباس

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 2194

کا شعار ہو، پہننا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِیَّ اَهْلِ الشِّرْكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آذربائیجان میں تھے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شاہی فرمان موصول ہوا جس میں لکھا ہوا تھا کہ زیادہ عیش وعشرت سے اور مشرکوں کی وضع قطع اختیار کرنے سے بچو۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 غیر مسلم اقوام کی مشابہت اختیار کرنا فتنہ ہے جس سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَ بَاعًا بِبَاعٍ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ دَخَلَ جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ وَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ جَامَعَ اُمَّهٗ لَفَعَلْتُمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ ❸ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ ضرور اپنے سے پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو تم بھی دو ہاتھ چلو گے حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے گا تو تم بھی اپنی ماں سے زنا کرو گے۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 71 اہل ایمان کو کفار اور مشرکین کی مخالفت کرنے کا حکم ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 195-194 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ كتاب اللباس والزينة ، باب في لبس الشهرة (3401/2)

❷ كتاب اللباس والزينة ، باب قدر ما يجوز من الحرير للرجال

❸ مجمع الزوائد ، الجزء السابع ، رقم الحديث 12105

زِيْنَتُ النِّسَاءِ

عورتوں کا بناؤ سنگھار

مَسئلہ 72 فطری تخلیق کو غیر فطری تخلیق میں تبدیل کرنے والے تمام افعال شیطانی فعل ہیں۔

﴿ وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (119:4)

''(شیطان نے اللہ سے کہا) میں لوگوں کو گمراہ کروں گا انہیں (جھوٹی) امیدیں دلاؤں گا انہیں حکم دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹیں (اور انہیں مزاروں، درباروں کے نام منسوب کریں) اور انہیں حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی شکل میں ردو بدل کریں۔جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا وہ صریح خسارے میں پڑ گیا۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 119)

مَسئلہ 73 بالوں میں مصنوعی بال (یا وگ) لگانے والی عورت (یا مرد) پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کی لعنت ہے۔

مَسئلہ 74 بیوٹی پارلر میں غیر شرعی بناؤ سنگھار کرنے اور کروانے والی عورتوں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں کی لعنت ہے۔

مَسئلہ 75 جسم پر انمٹ نقش و نگار بنانے والی عورت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

مَسئلہ 76 جسم پر انمٹ نقش و نگار بنوانے والی عورت پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو بالوں میں جوڑ لگائیں (دوسری عورتوں کو) یا (خود) لگوائیں نیز لعنت فرمائی جسم گودنے یا گدوانے والی پر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی جوڑ لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 بیماری کی وجہ سے یا عیب چھپانے کے لئے بھی مصنوعی بال (یاوگ) لگانے کی اجازت نہیں ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَأَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ ابْنَتِیْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَاِنِّیْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِیْهِ ؟ فَقَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کو چیچک نکلی جس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں، اس کا نکاح کر چکی ہوں، کیا اسے جوڑ لگا دوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے اور لگوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے بالوں میں جوڑ لگانے کی ممانعت ہر قسم کے بالوں کے لئے ہے خواہ وہ انسانی بال ہوں یا کسی جانور کے ہوں خواہ مصنوعی ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 78 بالوں میں مصنوعی بال یا وگ لگانا یہودیوں کا عمل ہے۔

---

❶ کتاب اللباس ، باب وصل الشعر

❷ کتاب اللباس ، باب وصل الشعر

❸ کتاب اللباس، باب الموصولة

مَسئله 79 بالوں میں وگ لگانے والی عورت (یا مرد) دھوکہ باز ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنَ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ ، قَالَ : مَاكُنْتُ اَرَى اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِى الْوَاصِلَةَ فِى الشَّعْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آخری بار جب مدینہ تشریف لائے تو (جمعہ کا) خطبہ دیا اور (مصنوعی) بالوں کا ایک جوڑا نکالا اور فرمایا ''میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ کام یہودیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جوڑا لگانے والی عورت کو دھوکے باز فرمایا ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے بالوں کے علاوہ کوئی دوسری چیز مثلاً رومال، سکارف، اونی یا سوتی یا ریشمی دھاگہ جسے عرف عام میں ''پراندہ'' کہا جاتا ہے، بالوں میں باندھنا یا لگانا منع نہیں اس لئے کہ اس میں کسی قسم کے دھوکے کا امکان نہیں۔

مَسئله 80 بالوں میں جوڑا لگانے کا عمل پوری قوم کو تباہ کرنے والا عمل ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''بنو اسرائیل اس لئے برباد ہوئے کہ ان کی عورتوں نے یہ (جوڑا لگانے کا) کام شروع کر دیا تھا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 81 بھنوؤں کو خوبصورت بنانے کے لئے بال اکھڑوانے یا صاف کرانے والی عورت پر اللہ کی لعنت ہے۔

مَسئله 82 دانتوں کو خوبصورت بنانے کے لئے انہیں باریک کروانا یا ان کے درمیان مصنوعی خلا پیدا کروانے والی عورت پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔

---

1. كتاب اللباس ، باب وصل الشعر
2. كتاب الترجل ، باب فى صلة الشعر (3511/2)

مَسئلہ 83 دوسری عورتوں کی بھنویں خوبصورت بنانے والی عورت اور دانتوں کو باریک یا گھسانے والی عورت پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَللَّاتِیْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں، جسم گدوانے والیوں اور دانتوں کو رگڑ کر کھلا کرانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوبصورتی کے لئے اپنا جسم گدوانے والیوں، چہرے سے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کو رگڑ کر کشادہ کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اہل علم نے خوبصورتی کے لئے چہرے کے کسی حصے کے بال اکھیڑنے یا صاف کرانے کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی قرار دیا ہے، لہٰذا یہ منع ہے۔ ② اگر عورت کے چہرے پر داڑھی یا مونچھ کی طرح بال اگ آئیں تو انہیں زائل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان شاء اللہ

مَسئلہ 84 خوبصورتی کے لئے چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی دونوں ملعون ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ كتاب الزينة، باب المتفلجات(4737/3)

❷ كتاب اللباس ، باب المتفلجات للحسن

❸ كتاب اللباس والزينة، باب لعن الواشمة والمستوشمات ...... المغيرات خلق الله

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جسم گدنے والیاں، گدوانے والیاں، چہرے سے بال اکھاڑنے والیاں اور اکھڑوانے والیاں اور دانتوں کو کھلا کرنے والیاں خوبصورتی کے لئے، ان سب پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جوڑا لگانے والی اور لگوانے والی، چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، جسم گدنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے بغیر کسی بیماری کے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 85 غیر محرم مردوں کو رجھانے کے لئے خوشبو لگانے والی عورت کا گناہ زنا کے برابر ہے۔

عَنِ الْاَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[2] (حسن)

حضرت (ابوموسیٰ) اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت خوشبو لگائے اور (غیر محرم) مردوں کی محفل میں جائے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 86 فیشن کے طور پر اونچی ایڑی کا جوتا پہننا یہودیوں کی اتباع ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا

---

[1] كتاب الترجل ، باب فى صلة الشعر (3514/2)

[2] ابواب الزينة ، باب ما يكره للنساء من الطيب(4737/3)

هٰكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’بنی اسرائیل میں ایک چھوٹے قد کی عورت تھی جو اپنی دو لمبی سہیلیوں کے ساتھ چلتی تھی چنانچہ اس نے (اونچی) لکڑی کی دو جوتیاں بنوائیں (تاکہ اپنی سہیلیوں کے برابر نظر آئے) اور ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی خولدار بند ہونے والی اور اس میں مسک بھر دی جو بہت عمدہ خوشبو ہے (اونچی ایڑی کی جوتیاں پہن کر) جب یہ اپنی دونوں سہیلیوں کے درمیان چلی تو لوگ اسے پہچان نہ سکے اور اس عورت نے (اس خوشی میں) اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

❶ كتاب الالفاظ من الادب ، باب استعمال المسك وانه اطيب الطيب

مَا يَجُوزُ مِنْ زِيْنَةِ اللِّبَاسِ

لباس میں جائز زیب وزینت

مَسئلہ 87 شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے مسلمانوں کو صاف ستھرا رہنے اور زیب وزینت اختیار کرنے کی اجازت ہے۔

مَسئلہ 88 جائز زیب وزینت کو از خود اپنے اوپر حرام کر لینا جائز نہیں۔

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴾ (32:7)

''کہو، کس نے اللہ تعالیٰ کی اس زینت کو حرام قرار دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نکالا تھا اور کس نے اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ پاک چیزیں حرام کر دیں؟ کہو یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی اہل ایمان کے لئے ہیں اور قیامت کے روز تو خالصتاً انہیں کے لئے ہوں گی۔ اہل علم کے لئے ہم اسی طرح اپنی باتیں صاف صاف بیان کرتے ہیں۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 32)

اللہ تعالیٰ بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند فرماتے ہیں۔

مَسئلہ 89 عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

(صحیح)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند فرماتے ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابواب الادب والاستیذان، باب ما جاء ان اللّٰہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمته علی عبده

مَسئلہ 90 استطاعت کے مطابق تکبر اور فضول خرچی سے بچتے ہوئے عمدہ قیمتی لباس پہننا جائز ہے بشرطیکہ ساتھ ساتھ اللہ کی راہ میں صدقہ بھی کیا جائے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ؓ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا ، مَا لَمْ یُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ اَوْ مَخِیْلَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب ؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو لیکن فضول خرچی اور تکبر نہ کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 91 صحابی کے جسم پر میلے کچیلے کپڑے دیکھ کر آپ ﷺ نے اسے دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہننے کی رغبت دلائی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ : اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰی رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ ((اَمَا کَانَ هٰذَا یَجِدُ مَا یُسَکِّنُ بِهٖ شَعْرَهٗ؟)) وَرَاٰی رَجُلًا آخَرَ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ ((اَمَا کَانَ هٰذَا یَجِدُ مَا یَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ایک آدمی کے بکھرے ہوئے پراگندہ بال دیکھے تو ارشاد فرمایا ”کیا اس شخص کے پاس اپنے بالوں کو سنوارنے کے لئے کوئی چیز نہیں؟“ ایک دوسرے آدمی کو میلے کچیلے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا ”کیا اس شخص کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے دھولے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 92 مال دار آدمی کے جسم پر میلے کچیلے کپڑے دیکھ کر آپ ﷺ نے اسے عمدہ کپڑے پہننے کا حکم دیا۔

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ ؓ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ ((اَلَکَ

[1] کتاب اللباس ، باب البس ما شئت ما اخطاک سرف (2904/2)
[2] کتاب اللباس ، باب فی الخلقان وغسل الثوب (3427/2)

مَـالٌ؟)) قَـالَ : نَـعَمْ ! قَالَ ((مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟)) قَالَ : قَدْ آتَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ ، قَالَ ((فَاِذَا آتَاکَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثْرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْکَ وَکَرَامَتِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ[1]

(صحیح)

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ کے باپ کہتے ہیں کہ میں میلے کچیلے کپڑوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تیرے پاس مال ہے؟'' میں نے عرض کی ''ہاں ! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''کس طرح کا مال ہے؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں گھوڑے اور غلام دیئے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا ہے تو پھر تیرے لباس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور احسانات نظر آنے چاہئیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 93 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت پر پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے شخص نے صاف ستھرے کپڑے پہنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر اسے دعا دی اور وہ درجہ شہادت پر فائز ہو گیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّـهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ بَنِـیْ اَنْمَارٍ وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَّنَا نُجَهِّزُهُ يَذْهَبُ يَرْعٰی ظَهْرَنَا ، قَالَ : فَجَهَّزْتُهُ ثُمَّ اَدْبَرَ يَذْهَبُ فِی الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهُ قَدْ خَلَقَا ، قَالَ : فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْـرَ هٰـذَيْنِ ؟)) فَقُلْتُ : بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَـهُ ثَـوْبَانِ فِی الْعَيْبَةِ وَکَسَوْتُهُ اِيَّاهُمَا)) قَالَ فَـادْعُهُ فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا ، قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ وَلّٰی يَذْهَبُ قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَالَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا لَهُ ؟)) قَالَ : فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِـیْ سَبِيْـلِ اللّٰهِ)) قَالَ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. رَوَاهُ مَالِکٌ[2]

---

[1] کتاب اللباس ، باب فی الخلقان وفی غسل الثوب (3428/2)

[2] کتاب اللباس ، باب ما جاء فی لبس الثياب للجمال بها

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی انمار کے لئے (مدینہ سے) نکلے۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس کا سامان سفر ہم نے ہی تیار کیا، وہ ہمارے جانور چرایا کرتا تھا جب میں نے اس کا سامان تیار کر دیا تو وہ جانور چرانے کے لئے نکلا اس وقت اس نے اپنے اوپر اپنی دو پھٹی پرانی چادریں لے رکھی تھیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزریں تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''کیا اس کے پاس اور کپڑے نہیں؟'' میں نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) عرض کی ''کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور کپڑے گٹھڑی میں بندھے ہیں میں نے خود اسے پہننے کے لئے دیئے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ کپڑے پہنے۔'' میں نے اسے بلایا (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بتایا) تو اس نے صاف ستھرے کپڑے پہن لئے اور واپس چل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کی سوچ کیسی ہے؟ کیا اسے یہ لباس اچھا نہیں لگ رہا؟ اللہ اس کی گردن مارے۔'' آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن لی اور کہنے لگا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ کی راہ میں مارا جاؤں؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں اللہ کی راہ میں مارے جاؤ۔'' چنانچہ وہ آدمی اسی غزوہ میں شہید ہو گیا۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : غزوہ بنی انمار کا دوسرا نام غزوہ ذات الرقاع ہے جو تیسری ہجری میں پیش آیا۔

مَسئلہ 94 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے لئے الگ صاف ستھرے کپڑے بنانے کی رغبت دلائی ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنَ حَبَّانَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا عَلَى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدْتُّمْ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَىْ مِهْنَتِهٖ؟)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت یحییٰ بن حبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر ممکن ہو تو کام کاج والے لباس کے علاوہ جمعہ کے لئے تم الگ جوڑا بنا لو تو بہت ہی اچھا ہے؟'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 95 اچھے کپڑے پہننا اور صاف ستھرا رہنا تکبر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ ماننا تکبر ہے۔

---

[1] كتاب الصلاة ، باب اللبس للجمعة (953/1)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِیْلًا ، فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّیْ رَجُلٌ حُبِّبَ اِلَیَّ الْجَمَالُ وَاُعْطِیْتُ مِنْهُ مَا تَرَاهُ حَتّٰی مَا اُحِبُّ اَنْ یَفُوْقَنِیْ اَحَدٌ اِمَّا قَالَ : بِشِرَاكِ نَعْلِیْ ، وَاِمَّا قَالَ : بِشِسْعِ نَعْلِیْ اَفَمِنَ الْكِبْرِ ذٰلِكَ ؟ قَالَ ((لَا ، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ ، وَغَمَطَ النَّاسَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے خوبصورتی پسند ہے اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے خوبصورتی عطا بھی فرمائی ہے، میں چاہتا ہوں کہ خوبصورتی میں مجھ سے کوئی بھی آگے نہ بڑھنے پائے حتی کہ جوتی کے تسمے کے برابر بھی، یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ تکبر ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نہیں، تکبر یہ ہے کہ آدمی حق بات کو ٹھکرادے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحِبُّ اَنْ یَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا ، فَقَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا'' ایک آدمی نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! ایک آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اس کے جوتے اچھے ہوں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ آدمی حق بات کو ٹھکرادے اور لوگوں کو کمتر سمجھے۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 96 حسب استطاعت اور حسب ضرورت کرسی اور صوفہ وغیرہ کا استعمال

---

[1] کتاب اللباس ، باب ما جاء فی الکبر (3448/2)

[2] کتاب الزینة والتطیب ذکر ما یستحب للمرء تحسین ثیابه وعمله (280/12) تحقیق شعیب الارنائوط ، رقم الحدیث 5466

جائز ہے۔

عَنْ اَبِیْ رِفَاعَةَ ﷛ قَالَ : اِنْتَهَیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَخْطُبُ ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَجَلٌ غَرِیْبٌ جَاءَ یَسْاَلُ عَنْ دِیْنِهٖ، لَا یَدْرِیْ مَادِیْنُهٗ ؟ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَکَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰی اِنْتَهٰی اِلَیَّ فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِیْدًا فَقَعَدَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰی خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابورفاعہ ﷛ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! ایک مسافر آیا ہے جو دین کے بارے میں کچھ پوچھ رہا ہے اسے معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟“ رسول اکرم ﷺ نے خطبہ چھوڑ دیا اور میرے پاس تشریف لے آئے۔آپ ﷺ کے لئے ایک کرسی لائی گئی میرا گمان ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔رسول اللہ ﷺ اس کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے وہ باتیں سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھائی تھیں پھر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے واپس اپنی جگہ تشریف لے گئے اور خطبہ مکمل کیا۔اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 97 گھر میں قالین وغیرہ استعمال کرنے کی رخصت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ ((اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا؟)) قُلْتُ : وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ ؟ قَالَ ((اَمَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جابر ﷛ کہتے ہیں جب میرا نکاح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا ”کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟“ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ہاں قالین کہاں سے آئے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عنقریب (مال غنیمت میں) آئیں گے (اور تمہیں بھی ملیں گے)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

1. كتاب الزينة ، باب الجلوس على الكراسى (4970/3)
2. كتاب اللباس والزينة ،باب جواز اتخاذ الانماط

اَللِّبَاسُ الْمَصْبُوْغِ
رنگین لباس

مَسئلہ 98 سفید لباس پہننا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((خَیْرُ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضُ ، فَالْبَسُوْھَا، وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ)). رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے سفید رنگ کے ہیں، وہ پہنو، اوراپنے مردوں کو بھی سفید کپڑوں میں کفن دو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 99 سفید کپڑے سب سے اچھے اور عمدہ ہیں۔زندگی میں بھی سفید کپڑے پہننے کا حکم ہے اور مرنے کے بعد بھی سفید کفن بنانے کا حکم ہے۔

عَنْ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ، فَلْیَلْبَسْھَا اَحْیَاؤُکُمْ ، وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ ، فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ)). رَوَاہُ النَّسَائِیُّ❷ (صحیح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہیں سفید کپڑے پہننے چاہئیں ، جو زندہ ہیں وہ بھی سفید کپڑے پہنیں اور (مرنے کے بعد) اپنے مردوں کو بھی سفید کفن پہناؤ کیونکہ سفید کپڑے تمام کپڑوں سے بہتر ہیں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 100 آپ ﷺ کا لباس اور آپ ﷺ کی چادر دونوں سفید تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 98 اور 181 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 101 فرشتے بھی سفید لباس پہنتے ہیں۔

---

❶ کتاب اللباس ، باب البیاض من الثیاب (2869/2) ❷ کتاب الزینۃ ، باب الامر بلبس البیض من الثیاب (4916/3)

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَمِيْنِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُحد کے روز نبی اکرم ﷺ کے دائیں اور بائیں دو آدمی دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وہ دو آدمی حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔ (الرحیق المختوم)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ...... ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ، ثُمَّ قَالَ لِيْ ((يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ ((فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص (حضرت جبرائیل علیہ السلام) حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے، بال نہایت سیاہ تھے اور اس کے چہرے مہرے سے سفر کے آثار ظاہر نہیں ہوتے تھے ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا وہ آدمی آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے اور عرض کی ''اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں آگاہ فرمائیں''...... پھر وہ شخص چلا گیا اور میں آپ ﷺ کے پاس دیر تک ٹھہرا رہا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ''عمر جانتے ہو یہ کون تھا؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 102 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفید لباس پسند کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 135 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 103 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل علم کو سفید کپڑے پہننے کی ترغیب دلاتے تھے۔

عَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى الْقَارِئِ

❶ كتاب اللباس ، باب الثياب البيض

❷ كتاب الايمان باب بيان الايمان والاسلام والاحسان و وجوب الايمان ......

اَبۡیَضَ الثِّیَابِ. رَوَاهُ مَالِكٌ[1]

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ عالم کو سفید کپڑوں میں دیکھوں۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 سبز رنگ کی چادر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمائی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 182 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 105 سیاہ رنگ کا عمامہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 188 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 106 ہلکے زرد رنگ کا لباس پہننا مستحب ہے۔

عَنۡ قَیۡلَةَ بِنۡتِ مَخۡرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا اَنَّهَا قَالَتۡ : قَدِمۡنَا عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیۡهِ تَعۡنِی النَّبِیَّ ﷺ اَسۡمَالُ مُلَیَّتَیۡنِ کَانَتَا بِزَعۡفَرَانٍ وَقَدۡ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَیۡبُ نَخۡلَةٍ. رَوَاهُ التِّرۡمِذِیُّ[3] (حسن)

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان سلی پرانی زعفران میں رنگی ہوئی چادریں تھیں جن کا (استعمال کی وجہ سے) رنگ ہلکا پڑ چکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی چھڑی بھی تھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 107 مردوں کو ہلکا سرخ رنگ کا لباس استعمال کرنے کی رخصت ہے۔

عَنِ الۡبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَا رَاَیۡتُ مِنۡ ذِیۡ لِمَّةٍ فِیۡ حُلَّةٍ حَمۡرَاءَ اَحۡسَنَ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرۡمِذِیُّ[4] (صحیح)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی لمبے بالوں والے کو سرخ جوڑے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب اللباس ، باب ما جاء فی لبس الثیاب المصبغة والذهب
2. سلسلة الاحادیث الصحیحة ، للبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث2054
3. ابواب الادب ، باب ما جاء فی الثوب الاصفر (2256/2)
4. ابواب اللباس ما جاء فی الرخصة فی الثوب الاحمر للرجال (1408/2)

مَسئلہ 108 تیز سرخ رنگ آپ ﷺ کو ناپسند تھا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ❷ (صحيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں سرخ رنگ کی زین پر سوار ہوتا ہوں نہ زرد رنگ کا لباس پہنتا ہوں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 109 مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے پہننے منع ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ ، فَقَالَ ((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''یہ کفار کے کپڑے ہیں انہیں مت پہنو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَاٰی النَّبِیُّ ﷺ عَلَیَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ((أَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا ؟)) قُلْتُ : اَغْسِلُهُمَا ؟ قَالَ((بَلْ اَحْرِقْهُمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو سرخی مائل زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو (غصہ سے) فرمایا ''کیا تیری ماں نے تجھے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں انہیں دھو لیتا ہوں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نہیں، انہیں جلا دو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

❷ كتاب اللباس ، باب من كرهه(3415/2)

❸ كتاب اللباس والزينة ، باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر

❹ كتاب اللباس والزينة ، باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر

اَللِّـبَـاسُ الْاَدْنٰـــی

موٹا جھوٹا (سادہ) لباس

مَسئلہ 110 صوف کا لباس پہننا انبیاء کی سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَلْبَسُوا الصُّوْفَ وَيَحْتَلِبُوْا الْغَنَمَ وَيَرْكَبُوا الْحُمُرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام صوف (اونی کپڑا) کا لباس پہننا، بکریوں کا دودھ دوہنا اور گدھے پر سوار ہونا پسند فرماتے تھے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 111 سادہ لباس اور سادہ رہن سہن ایمان کی علامت ہے۔

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحيح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’خبردار سنو، خبردار سنو، سادہ زندگی بسر کرنا ایمان کی علامت ہے، سادہ زندگی بسر کرنا ایمان کی علامت ہے۔‘‘ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ وَكِسَاءً مِّنَ الَّتِىْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ ، فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِىْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[3] (صحيح)

---

[1] تحقيق ابو عبد الله عبد السلام بن محمد بن عمر علوش ، رقم الحديث7465

[2] كتاب الترجل باب النهى عن كثير من الارفاه(3507/2)

[3] كتاب اللباس ، باب لباس الغليظ (3405/2)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال لائیں جو یمن میں بنتا تھا اور ایک کمبل نکال لائیں جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور اللہ کی قسم کھا کر فرمانے لگیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کپڑوں میں وفات پائی۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمبل جیسا موٹا اونی ازار بھی استعمال فرمایا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُتَزِرًا بِكِسَاءٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موٹے کمبل کا تہبند پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 113 ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ادنیٰ قسم کا کم قیمت لباس پہننے اور دوسروں کو بتانے میں قطعاً کوئی عار محسوس نہ فرماتی تھیں۔

عَنِ ابْنِ اَيْمَنَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنَ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ ، اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تَقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابن ایمن رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت قطری چادر کی بنی ہوئی قمیص پہنی ہوئی تھی جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے فرمانے لگیں ''ذرا میری اس لونڈی کی طرف دیکھو، گھر میں یہ (پانچ درہم والی) قمیص پہننے میں نخرہ کرتی ہے حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں میرے پاس ایسی ہی ایک قمیص تھی (پانچ درہم کی) اور مدینہ کی جس عورت کا شادی بیاہ ہوتا وہ مجھ سے عارضی طور پر مانگ لیتی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پیوند لگے کپڑے استعمال فرماتے تھے۔

---

[1] كتاب اللباس ، باب لبس الصوف (2868/2)

[2] كتاب الهبه ، باب الاستعاره للعروس عند البناء

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَدْ رَقَّعَ کَتِفَیْهِ بِرُقَاعٍ ثَلٰثٍ لُّبِّدَ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. رَوَاهُ مَالِکٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قمیص کے دونوں کندھوں کے درمیان اوپر تلے تین پیوند لگے دیکھے۔اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَهُوَ خَلِیْفَةٌ وَعَلَیْهِ اِزَارٌ فِیْهِ اِثْنَتَا عَشَرَةَ رُقْعَةً ذَکَرَهُ. فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں خطبہ دیا اوران کے ازار پر بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔یہ قول شرح السنۃ میں ہے۔

مَسئلہ 115 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پرانے کپڑے پہننے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَمْ مِنْ اَشْعَثَ اُغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَا بَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بِنُ مَالِکٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’بہت سے لوگ ایسے ہیں جو پراگندہ بال اورغبار آلود پرانے کپڑے پہنے ہوتے ہیں (جس کی وجہ) کوئی ان کی طرف توجہ نہیں دیتا حالانکہ (وہ اللہ کے اتنے محبوب ہوتے ہیں کہ اگر) وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرمادیتے ہیں ،انہیں میں سے براء بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 116 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موٹا جھوٹا اور ادنیٰ قسم کا لباس پہننے اور بتانے میں عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : قَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ! لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اِذَا اَصَابَتْنَا السَّمَاءُ ، لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّاْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹ (صحیح)

---

❶ کتاب الجامع ، باب ما جاء فی لبس الثیاب
❷ کتاب اللباس ، باب ترقیع الثوب
❸ کتا ب المناقب ، باب مناقب البراء بن مالک
❹ کتاب اللباس ، باب لباس الصوف(2867/2)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا ''اے میرے بیٹے! تم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھتے تو بارش کے وقت ہمارے جسموں سے جو بو آتی تم سمجھتے وہ بھیڑوں کی ہے (ادنی لباس پہننے کی وجہ سے)۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 زندگی میں فقر و فاقہ کی نوبت آ جائے تو پرانا یا معمولی لباس پہننے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اَنَّ اَوَّلَ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُ وْسًا اَلدَّنَسُ ثِيَابًا اَلَّذِيْنَ لاَ يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعَّمَاتِ وَ لاَ يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے حوض پر سب سے پہلے جو لوگ آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑے، ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لئے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118 قدرت رکھنے کے باوجود قیمتی لباس نہ پہننے والے کو قیامت کے روز اس کی پسند کا لباس پہنایا جائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ تَرَکَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُ وْسِ الْخَلاَئِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (حسن)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص عاجزی کے طور پر اللہ کی رضا کے لئے زیب و زینت والا لباس نہ پہنے جبکہ وہ اسے خریدنے کی قدرت رکھتا ہو تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے تاکہ وہ اہل ایمان کے لباس میں سے جو چاہے پسند کرے اور پہنے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (1989/2)

❷ ابواب صفت القيامة ، باب .... (2017/2)

اَللِّبَاسُ التَّقْوٰی

تقویٰ کا لباس

مَسئلہ 119 لباس مکمل ساتر ہونا چاہئے۔

مَسئلہ 120 اہل ایمان کو دیگر معاملات کی طرح لباس کے معاملے میں بھی تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہے۔

﴿ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ۝﴾ (26:7)

''اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے تاکہ تمہارے جسم کے قابل ستر حصوں کو ڈھانپے اور تمہارے لئے زینت کا باعث بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے جو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 26)

وضاحت : آیت میں ''تقویٰ کا لباس'' سے مراد عملی زندگی میں پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 121 لباس ہر طرح کی میل کچیل، ریا، شہرت، تکبر، عریانی، جاندار اشیاء کی تصاویر اور غیر مسلم اقوام کی مشابہت سے پاک صاف ہونا چاہئے۔

﴿ وَثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ۝﴾ (74:4)

''اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔'' (سورۃ المدثر، آیت نمبر 4)

مَسئلہ 122 لباس شائستہ اور خوشنما ہونا چاہئے۔

﴿ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝﴾ (7:31)

''اے اولاد آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو، کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔'' (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 31)

مَسئلہ 123 لباس دیدہ زیب اور پروقار ہونا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 124 لباس کا رنگ سفید ہونا چاہئے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِلْبَسُوْا ثِیَابَ الْبَیَاضِ ، فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سفید کپڑے پہنو، سفید کپڑے پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 125 لباس خوشبودار ہونا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : صَبَغْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا ، فَلَمَّا عَرِقَ فِیْهَا وَجَدَ رِیْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[3] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک سیاہ چادر تیار کی، آپ ﷺ نے وہ پہنی لیکن جب آپ ﷺ کو پسینہ آیا اور اس چادر سے صوف کی بو آنے لگی تو آپ ﷺ نے اتار دی۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 126 لباس حرام مال کی آمیزش سے پاک ہونا چاہئے۔

---

1. کتاب الایمان ، باب تحریم الکبر وبیانه
2. کتاب اللباس، باب البیاض من الثیاب (2870/2)
3. کتاب اللباس ، باب فی السواد (3435/2)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَیُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَّا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ)) فَقَالَ ﴿ یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴾ وَقَالَ ﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَى السَّمَاءِ یَارَبِّ ! یَارَبِّ ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے اللہ نے جو حکم رسولوں کو دیا وہی حکم مومنوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، جو کچھ تم کرتے ہو میں جانتا ہوں اور (اہل ایمان کو مخاطب کرکے بھی یہی بات فرمائی) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ہم نے جو پاک رزق تمہیں دیا ہے وہ کھاؤ۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرکے (حج کے لئے یا جہاد کے لئے) آتا ہے غبار آلود اور پراگندہ بال، دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے 'یا رب! یا رب!' (میری دعاء قبول فرما) لیکن اس کا کھانا حرام مال کا، پینا حرام مال کا، لباس حرام مال کا، اس کی غذا حرام مال کی، ایسے آدمی کی دعاء کیسے قبول ہو؟'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 127 لباس شہرت، ناموری اور اسراف سے پاک ہونا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 128 لباس خود پسندی اور تکبر کے جذبے سے پاک ہونا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 40 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 129 مردوں کا لباس نقش و نگار اور کڑھائی کے بغیر ہونا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 46 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] كتاب الزكاة ، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب

مَسئلہ 130 اہل ایمان مردوں اور عورتوں کا لباس ، جاندار اشیاء کی تصاویر اور مشرکانہ شعائر (مثلاً صلیب کا نشان) سے پاک ہونا چاہئے ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 52-54-57 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 131 مردوں اور عورتوں کا لباس باہمی مشابہت والا نہیں ہونا چاہئے ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 63 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 132 لباس غیر مسلم اقوام سے مشابہت والا نہیں ہونا چاہئے ۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 69 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْاَدْعِیَةُ فِی اللِّبَاسِ

لباس پہننے کی دعائیں

مَسئلہ 133 لباس پہننے کے بعد درج ذیل دعاء مانگنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جبل رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ.)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1] (حسن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا مانگی ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور طاقت کے بغیر مجھے یہ عطاء فرمایا'' اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 134 نیا لباس پہننے کی دوسری مسنون دعاء درج ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ اِمَّا قَمِیْصًا اَوْ عِمَامَةً ثُمَّ یَقُوْلُ ((اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے خواہ قمیص ہوتی یا عمامہ، پھر یہ دعاء مانگتے ''یا اللہ! حمد تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی طلب کرتا ہوں جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس کپڑے کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے۔'' اسے ابوداود نے رروایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب اللباس، ما یقول اذا البس ثوباً جدیدًا (3394/2)
[2] کتاب اللباس، ما یقول اذا لبس ثوباً جدیدًا (3393/2)

وضاحت : ① کپڑے میں بھلائی یہ ہے کہ اس کا استعمال اس طرح سے ہو جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو اور کپڑے میں شر یہ ہے کہ کپڑے کا استعمال اس طرح سے ہو جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں۔ ② اس چیز کی بھلائی جس کے لئے کپڑا بنایا گیا ہے، سے مراد یہ ہے کہ اگر بنانے والے نے ستر پوشی کی نیت سے کپڑا بنایا ہے تو ''ستر'' کی بھلائی مطلوب ہے۔ اگر یہ کپڑا بنانے والے نے عریانی کے ارادے سے بنایا ہے تو عریانی کے شر سے پناہ مطلوب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مَسئلہ 135 دھلا ہوا کپڑا پہننے والے کو درج ذیل دعاء دینی مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى عَلٰى عُمَرَ قَمِيْصًا اَبْيَضَ فَقَالَ ((ثَوْبُكَ غَسِيْلٌ اَمْ جَدِيْدٌ؟)) قَالَ : لاَ بَلْ غَسِيْلٌ ، قَالَ ((اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا.)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص پہنے ہوئے دیکھا تو پوچھا ''یہ قمیص نئی ہے یا دھلی ہوئی؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''دھلی ہوئی'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ کرے نیا کپڑا پہنو، اچھی زندگی بسر کرو اور شہادت کی موت پاؤ۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 136 نیا لباس پہننے والے کو درج ذیل دعاء دینی مسنون ہے۔

عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ صَغِيْرَةٌ ، فَقَالَ ((مَنْ تَرَوْنَ اَحَقَّ بِهٰذِهِ ؟)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ ((ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ)) فَاُتِيَ بِهَا، فَاَلْبَسَهَا اِيَّاهَا، ثُمَّ قَالَ ((اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت ام خالد بنت خالد سعید بن عاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑے پیش کئے گئے جن میں ایک اون کی چھوٹی سی چادر بھی تھی آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا ''تمہارے خیال میں اس چادر کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے، تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا ام خالد کو میرے پاس لاؤ'' ام خالد کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے وہ چادر انہیں پہنا دی اور فرمایا ''اللہ کرے اتنا استعمال کرو کہ بوسیدہ ہو جائے۔'' آپ ﷺ نے یہ الفاظ دو مرتبہ ارشاد فرمائے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب اللباس ، ما يقول الرجل اذا لبس ثوبا جديدا (2863/2)
2. كتاب اللباس ، باب في ما يدعى لمن لبس ثوبا جديدا (3395/2)

مَــلاَ بِــسُ الــرِّجَـــالِ

مَردوں کا لباس

مَسئلہ 137 مرد کے لباس میں قمیص اور پگڑی (یا ٹوپی)، تہبند (یا شلوار) اور جوتے شامل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لاَ يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! مُحرِم کون سے کپڑے پہنے؟" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قمیص، پگڑیاں، پائجامے، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو۔ ہاں، اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 138 دوران نماز کندھوں کا ڈھانپنا ضروری ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لاَ يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ .)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب اللباس ، باب البرانس

[2] كتاب الصلاة ، اذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه

مسئلہ 139 اگر کسی وقت پگڑی یا ٹوپی میسر نہ ہو تو اس کے بغیر ادا کی گئی نماز درست ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَائِلاً ، سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟))رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 140 عمرہ یا حج کے لئے مرد کا لباس دو اَن سلی چادروں اور جوتوں پر مشتمل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ حَدِیْثٍ لَهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((وَلْیُحْرِمْ اَحَدُكُمْ فِیْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ وَنَعْلَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْعَقَبَیْنِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تمہیں تہہ بند، چادر اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہئے اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لو۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

❶ کتاب الصلاة ، باب الصلاة فی الثوب الواحد

❷ منتقی الاخبار ، کتاب الحج باب ما یصنع من اراد الاحرام

مَـلاَ بِـسُ النِّـــسَـــاءِ

عورتوں کا لباس

مَسئلہ 141 گھر کے اندر عورتوں کو موٹے کپڑے سے اپنا سر، سینہ اور کمر ڈھانک کر رکھنی چاہیے۔

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـىَ الـلّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ اَكْنَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان عورتوں پر جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی۔ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ (ترجمہ: عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دامن پر اپنی چادریں لپیٹ کر رکھیں۔ سورۃ النور، آیت نمبر 31) تو انہوں نے موٹے کپڑوں کے پردے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنائیں اور حکم پر عمل کیا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ہمارے ہاں رائج باریک کپڑے کا دوپٹہ شرعی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

مَسئلہ 142 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بھانجی کے سر پر باریک دوپٹہ دیکھا تو اسے اتار کر پھاڑ دیا اور اسے موٹے کپڑے کا دوپٹہ بنا کر دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 34 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 143 گھر کے اندر ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ عورت کا سارا جسم ستر ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 26 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] کتاب اللباس ، باب فی قولہ تعالیٰ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن(3457/2)

مَسئلہ 144 عورت کو نماز کے لئے تین کپڑے پہننے چاہئیں۔قمیص،ازاراوراوڑھنی۔

مَسئلہ 145 نماز میں عورت کے پاؤں بھی لمبی قمیص یا ازار سے ڈھکے ہونے چاہئیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَ تُصَلِّي الْمَرْاَةَ فِيْ دَرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٍ؟ قَالَ ((اِذَا كَانَ الدَّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا.)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ❶

(سنده قوى جد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ ”عورت ازار کے بغیر کرتے اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر کرتا لمبا ہو جس سے عورت کے قدموں کی پشت ڈھک جائے تو جائز ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا ذَا تُصَلِّيْ فِيْهِ الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَتْ : تُصَلِّيْ فِي الْخِمَارِ وَالدَّرْعِ السَّابِغِ اِذَا غَيَّبَ ظُهُوْرُ قَدَمَيْهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ❷

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا ”عورت کو کتنے کپڑوں میں نماز پڑھنی چاہئے؟“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ”اوڑھنی اور لمبے کرتے میں بشرطیکہ کرتا پاؤں کی پشت ڈھانپ لے۔“ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 146 نماز کے لئے عورت کا اپنے سر کو موٹے کپڑے سے ڈھانپنا واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ.)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❸ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”بالغ عورت کی نماز چادر کے بغیر نہیں ہوتی۔“ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے عمرہ یا حج کے لئے بھی عورت کا لباس وہی ہے جو نماز کے لئے ہے۔

❶ 256/1مطبوعه دار المعرفه بيروت ، تحقيق ابو عبد الله عبد السلام بن محمد بن عمر علوش

❷ كتاب الصلاة ابواب الصلاة الجماعة، باب الرخصة فى صلاة المراة فى الدرع والخمار

❸ كتاب الصلاة ، باب المراة تصلى بغير خمار(596/1)

مَسئلہ 147 عورت کے پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 27 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 148 گھر میں عورت کا ازار بالشت بھر اور گھر سے باہر ہاتھ بھر پنڈلی سے نیچے ہونا چاہئے جس سے اس کے پاؤں کی پشت ڈھکی رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ ذُیُوْلِ النِّسَاءِ ((شِبْرًا)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذًا تَخْرُجَ سُوْقُهُنَّ قَالَ ((فَذِرَاعٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ازار کے بارے میں ارشاد فرمایا ''ایک بالشت بھر (پنڈلی سے) نیچے ہونا چاہئے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''جب عورتیں بازار جائیں تو پھر کتنا لمبا ہونا چاہئے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاتھ بھر۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] کتاب اللباس ، باب ذیل المراۃ کم یکون(2884/2)

بَیَانُ الْحِجَابِ

حجاب کا بیان

مَسْئلہ 149 گھر سے باہر نکلتے ہوئے عورت کے لئے اپنے سینے اور چہرے کو چھپانا (حجاب) واجب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ خَرَجَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ كَاَنَّ عَلٰی رُءُ وْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَكْسِیَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❶ (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ (ترجمہ: عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر ڈال لیں۔ سورۃ احزاب، آیت نمبر 59) نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں گھروں سے اس طرح پردہ کر کے نکلیں گویا ان کے سروں پر (کالی اوڑھنیوں کی وجہ سے) کالے کوے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِیّ بِنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَمَرَ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ فِیْ حَاجَةٍ اَنْ یَغَطِّیْنَ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُءُ وْسِهِنَّ بِالْجَلَابِیْبِ وَیُبْدِیْنَ عَیْنًا وَاحِدَةً. ذَكَرَهُ ابن كثیر❷

حضرت علی بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی ضرورت کے لئے نکلیں تو اپنے سروں کے اوپر سے اوڑھنیوں کے ساتھ اپنے چہرے ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ (راستہ دیکھنے کے لئے) کھلی رکھیں۔ (ابن کثیر)

---

❶ کتاب اللباس ، باب فی قوله تعالیٰ ﴿یدنین علیهن من جلابیبهن﴾ (3456/2)

❷ 684/3 مطبوعه دار الفیحاء و دار السلام الریاض

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَأَلْتُ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيَّ رضی اللہ عنہ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ﴾ فَغَطّٰى وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَابْرَزَ عَيْنَهُ الْيُسْرٰى. ذَكَرَهُ ابن كَثِيرٍ [1]

حضرت محمد بن سرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے ﴿ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ﴾ تو عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور چہرہ ڈھانپ لیا اور صرف بائیں آنکھ ننگی رکھی۔ (ابن کثیر)

مسئلہ 150 حجاب کے لئے استعمال ہونے والی چادر یا برقع ہر طرح کی زیب و زینت یا آرائش سے مکمل طور پر پاک ہونا چاہئے۔

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (24:31)

''عورتیں اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو از خود ظاہر ہو جائے۔'' (سورۃ النور، آیت نمبر 31)

وضاحت : ① از خود ظاہر ہونے سے مراد حجاب کے لئے استعمال ہونے والی سادہ چادر یا برقع ہے۔
② مردوں کے لئے عورت کی ہر چیز میں کشش ہے خواہ وہ حجاب کی چادر ہو یا برقع ہو یا جوتے ہوں لہٰذا انہیں مزید بناؤ سنگھار کر کے پرکشش بنانے سے روکا گیا ہے۔

مسئلہ 151 عورت کو ایسی حرکات و سکنات کرنا منع ہیں جن سے غیر محرم مردوں کو ان کی مخفی زینت کا پتہ چلے۔

مسئلہ 152 گھر سے نکلتے ہوئے عورت کے پاؤں مکمل طور پر ڈھکے ہونے چاہئیں۔

﴿ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ﴾ (24:31)

''عورتیں زمین پر اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں تا کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا دوسروں کو علم ہو۔'' (سورۃ النور، آیت نمبر 31)

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 148 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 153 حجاب کا حکم نازل ہونے کے ساتھ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

[1] 684/3 مطبوعه دار الفيحاء و دار السلام الرياض

پرانے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو گھر میں داخل ہونے سے روک دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ ...... ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا ...... ﴾ الْاٰيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو کھانے پر بلایا، کچھ لوگ کھانا کھانے کے بعد بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے ...... جب وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے حاضر خدمت ہو کر نبی اکرم ﷺ کو ان کے رخصت ہونے اطلاع دی (اس دوران آپ ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے جا چکے تھے) تب رسول اکرم ﷺ گھر تشریف لائے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ (حسب معمول) اندر جانے لگا تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا کیونکہ اسی وقت آیت حجاب ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا...... ﴾ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 53) نازل ہوئی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 154 عہد نبوی ﷺ میں صحابیات رضی اللہ عنہن حجاب کی سختی سے پابندی کرتی تھیں حتیٰ کہ حالت احرام میں بھی غیر محرم مردوں سے اپنے چہرے چھپاتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ...... وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ رضی اللہ عنہ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَكَانَ رَاٰنِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (واقعہ افک بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں کہ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ

---

1. کتاب التفسیر ، باب قولہ تعالیٰ لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام
2. کتاب المغازی، باب حدیث الافک

لشکر کے پیچھے آیا کرتا (تاکہ اگر کوئی گری پڑی چیز ہو تو اٹھا لے یا کوئی کمزور یا مریض پیچھے رہ جائے تو اسے ساتھ لے آئے) جب وہ میرے ٹھکانے پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ کوئی آدمی سو رہا ہے اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکا تھا اس نے مجھے دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اپنا چہرہ اوڑھنی سے ڈھانپ لیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ کُنَّا نَغْطِیْ وُجُوْھَنَا مِنَ الرِّجَالِ وَکُنَّا نَمْتَشِطُ قَبْلَ ذٰلِکَ. رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ❶ (صحیح)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ہم (دوران احرام) اپنے چہرے مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں حالانکہ اس سے پہلے ہم کنگھی وغیرہ کرنے میں مشغول ہوتیں۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ کُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْھَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ فَلَا تُنْکِرُہُ عَلَیْنَا. رَوَاہُ مَالِکٌ❷

حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم حالت احرام میں اپنے چہروں پر اوڑھنیاں لے لیتیں۔ ہمارے ساتھ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما بھی تھیں اور وہ ہمیں ایسا کرنے سے منع نہیں کرتی تھیں۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 عورت کو اپنے خاوند کے اعزہ سے بھی حجاب کرنا چاہئے۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ ((اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ❸ (صحیح)

❶ کتاب المناسک ، باب اباحۃ تغطیۃ المحرمۃ وجھا من الرجال ، تحقیق ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی (2690/4)
❷ کتاب الحج، باب تخمیر المحرمۃ وجھھا
❸ ابواب الرضاع ، باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول الی المغیبات (934/1)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کے ساتھ علیحدہ ہونے سے بچو'' انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! عورت کے دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ تو موت ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 156 حجاب کے بغیر غیر محرم مرد و عورت کا آپس میں ملنا حرام ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِی ﷺ ((لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ – فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ)) قُلْنَا : وَمِنْکَ؟ قَالَ ((وَمِنِّی وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اکیلی عورت کے پاس مت جاؤ کیونکہ شیطان تمہارے اندر اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون تمہارے جسم میں دوڑتا ہے'' ہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے جسم میں بھی شیطان دوڑتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں میرے جسم میں بھی اسی طرح دوڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور وہ میرا فرمانبردار ہو گیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 157 بے حجاب عورت مردوں کے لئے سب سے بڑا فتنہ ہے۔

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً ھِیَ اَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے (دین کو نقصان پہنچانے کے اعتبار سے) عورت سے بڑا فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 158 بے حجاب عورت مرد کے سامنے شیطان کی شکل میں آتی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی اِمْرَاَۃً فَدَخَلَ عَلٰی زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَضٰی

---

[1] ابواب الرضاع ، باب التحذیر من ذلک لجریان الشیطان مجری الدم

[2] کتاب الرقاق ، باب اکثر اھل الجنة الفقراء و اکثر اھل النار و بیان الفتنة بالنساء

حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ ((اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ ، اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ امْرَاةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ اَهْلَهُ ، فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (بے حجاب) عورت کو دیکھا تو (اپنی زوجہ) حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اپنی حاجت پوری فرمائی پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا ”(بے حجاب) عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی عورت کو دیکھے اور وہ اسے خوبصورت لگے تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آ کر اپنی حاجت پوری کر لے اس لئے کہ تمہاری بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 159 گھر سے باہر نکلنے والی بے حجاب عورتوں کو شیطان زیادہ خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے جس سے وہ غیر محرم مردوں کی نظروں کا مرکز بنتی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین وجمیل) کر کے دکھاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 160 بے حجاب عورتیں پوری قوم کے لئے فتنے کا باعث ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا ، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِی النِّسَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

---

❶ ابوب الرضاع ، باب فی الرجل یری المراة فتعجبه (925/1)

❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 936

❸ کتاب الرقاق ، باب اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر من اهل النار النساء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا واقعی میٹھی اور سرسبز ہے اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں خلافت عطاء کرنے والا ہے تاکہ دیکھے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو لہٰذا دنیا سے بچنا اور عورتوں سے بچنا، بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سب سے پہلا فتنہ عورتوں کا ہی تھا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 161 بے حجاب عورتوں کو دیکھنے والی غیر محرم مردوں کی آنکھیں زنا کی مرتکب ہوتی ہیں جس سے عورت اور مرد دونوں گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِکٌ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ ، وَ الْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى ، وَالْقَلْبُ يَهْوِیْ وَ يَتَمَنّٰى وَ يُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((''اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے) ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ بہرصورت کر کے رہے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم کبھی غلط نہیں ہو سکتا) آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو دیکھنا) ہے کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے، دل کا زنا خواہش کرنا ہے۔ شرم گاہ ان باتوں کو یا تو سچ کر دکھاتی ہے یا جھوٹ۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 162 عورت کو اپنے پاؤں کی زینت بھی غیر محرم مردوں سے چھپانی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِیَّ ﷺ قَدْ ظَاهَرَ مِنْ اِمْرَأَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّیْ قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ اِمْرَأَتِیْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ ، فَقَالَ ((وَ مَا حَمَلَکَ عَلٰى ذٰلِکَ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ)) قَالَ : رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِیْ ضَوْءِ الْقَمَرِ . قَالَ ((فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَکَ اللّٰهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (حسن)

---

[1] 256/1 كتاب الامارت ، باب كيفيه بيعة النساء

[2] صحيح سنن الترمذى ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث958

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا لیکن کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر بیٹھا۔ اس نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا لیکن کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ''اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے، کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کیا ''میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی (اور اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا)'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دوبارہ اس کے قریب نہ جانا جب تک کفارہ ادا نہ کرلو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

بَیَانُ الْقَمِیْصِ
قمیص کا بیان

مَسئلہ 163 قمیص پہننا مستحب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❶ (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں میں سے قمیص پہننا زیادہ پسند تھا۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 164 قمیص کا دایاں بازو پہلے پہننا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 165 قمیص ٹخنوں سے نیچے تک رکھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 175 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② یاد رہے ہندو پاک میں ٹخنوں سے نیچے تک لمبی قمیص سلوانے کا رواج نہیں ہے لیکن عرب لوگ اب بھی لمبی قمیص پہنتے ہیں جسے وہ ''ثوب'' کہتے ہیں، بہت سے لوگ ٹخنوں سے اونچی اور بعض نصف پنڈلی تک سلواتے ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی ہوتی ہے۔

---

❶ كتاب اللباس ، باب ما جاء فى القميص(3396/2)

❷ ابواب اللباس ، باب ما جاء فى القمص (1445/2)

مَسئلہ 166 خواب میں قمیص دیکھنا دین کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے، لمبی قمیص زیادہ دین اور چھوٹی قمیص تھوڑا دین۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدٰی وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِکَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ اجْتَرَّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ؟ قَالَ الدِّیْنَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''میں سو رہا تھا، کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جنہوں نے قمیص پہن رکھی تھیں، کسی کی قمیص چھاتی تک اور کسی کی اس سے بھی کم لمبی۔ پھر میرے سامنے عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے اور ان کی قمیص (اتنی لمبی تھی کہ) زمین پر گھسٹ رہی تھی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''آپ اس کی تعبیر کیا فرماتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دین۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] کتاب المناقب ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

بَـيَـانُ الْـقَــبَاءِ

قبا کا بیان

مَسئلہ 167 قبا پہننا مستحب ہے۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷛ اَنَّهُ قَالَ : قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْـئًا ، فَقَالَ مَخْرَمَةُ : يَا بُنَيَّ اِنْطَلِقْ (بِنَا) اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، قَالَ : اُدْخُلْ فَادْعُهُ لِىْ، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ ((خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [1]

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ قبائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرمائیں لیکن (میرے والد) مخرمہ کو قبا نہ دی (میرے والد) مخرمہ نے مجھ سے کہا ''میرے بیٹے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے ساتھ چلو'' میں مخرمہ کے ساتھ گیا تو مخرمہ نے کہا ''اندر جاؤ اور میرا نام لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لاؤ۔'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبا پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مخرمہ! یہ قبا میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی تھی (اور اتار کر مخرمہ کو دے دی)۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قبا باریک کپڑے کا لمبا اوور کوٹ سا ہوتا ہے جسے گرمیوں میں لباس کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ عربوں کے ہاں آج بھی اس کا عام رواج ہے۔ علماء، فضلاء اور اہل ثروت جمعہ اور عیدین یا بعض دیگر اہم مواقع پر اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ البتہ بعض سرکاری خطیب جمعہ یا عیدین وغیرہ کے خطبے کے لئے پہنتے ہیں۔

☪☪☪

---

[1] كتاب اللباس ، باب القباء وفروج حرير

بَـيَـانُ الْجُـبَّةِ

جبہ کا بیان

مَسئلہ 168 سردیوں میں قمیص اور ازار کے اوپر آپ ﷺ نے اونی جبہ بھی استعمال فرمایا ہے۔

عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؓ قَالَ : اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَةٌ ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ ، فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ ، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کہتے ہیں (ایک سفر کے دوران) نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے واپس تشریف لائے تو میں نے پانی حاضر کیا۔ آپ ﷺ ایک شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے (وضو کے لئے) کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرہ مبارک دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں اس لئے آپ ﷺ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکالے انہیں دھویا اور پھر سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سردیوں میں استعمال ہونے والے لمبے اوورکوٹ کو جبہ کہتے ہیں۔ آج بھی عرب لوگ اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کی جگہ شیروانی یا اوورکوٹ استعمال ہوتا ہے۔

☪☪☪

[1] كتاب اللباس، باب من لبس جبه ضيقه الكمين في السفر

بَــيَــانُ الْاِزَارِ

ازار کا بیان

مَسئله 169 قمیص کے نیچے ازار (یا تہبند) پہننا بھی مسنون ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاةٌ بِبُرْدَةٍ ، قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّى نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِى اَكْسُوْكَهَا ، فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهَا لَاِزَارُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت حاشیہ دار چادر لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے تا کہ آپ اسے استعمال فرمائیں'' رسول اللہ ﷺ کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے چادر لے لی پھر جب آپ باہر تشریف لائے تو اسے ازار کے طور پر باندھے ہوئے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 170 وفات کے وقت بھی رسول اکرم ﷺ ازار (تہبند) پہنے ہوئے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 171 پائجامہ پہننا بھی مستحب ہے۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ﷛ قَالَ : اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور پائجامہ خرید فرمایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب اللباس ، باب البرود والحبر والشملة
2. كتاب اللباس ، باب لبس السراويل (2880/2)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جسے تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 ازار نصف پنڈلی تک پہننا افضل ہے، ٹخنوں سے اوپر تک پہننے میں رخصت ہے، ٹخنوں سے نیچے پہننے والے کے لئے آگ ہے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﷛، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ ﷛ عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ : عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَّ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ، أَوْلَا جُنَاحَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ ، مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت علاء بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے بارے میں سوال کیا تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو نے واقفی عالم سے مسئلہ پوچھا ہے (سنو) رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا ہے ”مسلمانوں کا ازار آدھی پنڈلی تک ہے اور اگر ازار پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں جائے گا۔ جس نے اپنا ازار تکبر کی وجہ سے لٹکایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔“ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ : رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُوْنَ عَلَى أَنْصَافِ سُوْقِهِمْ فَذَكَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ﷛ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ﷛ و الْبَرَاءَ بن عَازِبٍ ﷛. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❸ (صحيح)

حضرت ابواسحاق کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی لوگوں کو اپنا

❶ كتاب اللباس ، باب السراويل
❷ كتاب اللباس ، باب في قدر موضع الازار (3449/2)
❸ مجمع الزوائد ، كتاب اللباس ، باب في الازار و موضعه، تحقيق عبد الله بن الدرويش(8541/5)

ازار نصف پنڈلی تک باندھے دیکھا ہے ان میں عبداللہ بن عمر، زید بن ارقم، اسامہ بن زید اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم جیسے (جلیل القدر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 173 ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہوا ازار اپنے پہننے والے سمیت آگ میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ٹخنوں سے نیچے پہنا ہوا کپڑا آگ میں ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: لِنَافِعٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ مَا تَحْتَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ اَمِنَ الْاِزَارِ اَمِ مِنَ الْقَدَمِ؟ قَالَ : وَمَا ذَنْبُ الْاِزَارِ؟ ذَکَرَهُ فِیْ شَرْحُ السُّنَةِ❷

عبدالعزیز بن ابو رواد نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نے رسول اکرم ﷺ کے اس قول پر غور کیا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے کا ازار آگ میں جائے گا سے کیا مراد ہے؟ کیا کپڑا آگ میں جائے گا یا وہ پاؤں؟ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کپڑے کا کیا گناہ ہے؟“ یہ قول شرح السنہ میں ہے۔

مَسئلہ 174 ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے کے لئے عذاب الیم ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((ثَلاَ ثَةٌ لاَ یُکَلِّمُهُمُ ،اللّٰهُ وَلاَ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ،وَلاَ یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ)) قُلْتُ : مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا؟ فَاَعَادَهَا ثَلاَ ثًا، قُلْتُ : مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! خَابُوْا وَخَسِرُوْا؟ فَقَالَ ((الْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَ الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ)) اَوِ ((الْفَاجِرِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❸ (صحیح)

❶ کتاب اللباس ، باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار

❷ کتاب اللباس ، باب موضع الازار

❸ کتاب اللباس ، باب ما جاء فی اسبال الازار(3444/2)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے عذاب الیم ہے‘‘ میں نے عرض کی ’’یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہلاک اور برباد ہوں وہ کون لوگ ہیں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’① اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ② احسان کر کے جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا‘‘ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’قسم کھا کر مال بیچنے والا فاجر۔‘‘ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 175 تکبر کی وجہ سے ازار لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا ازار نیچے لٹکایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موٹاپے کی وجہ سے کوشش کے باوجود اپنا ازار ٹخنوں سے اوپر رکھنے پر قادر نہیں تھے، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)) فَقَالَ : اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ اَحَدَ شِقَّیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهُ خُیَلَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا ازار لٹکائے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا۔‘‘ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض

---

[1] کتاب اللباس ، باب من جر ثوبہ من الخیلا (2876/2)

[2] کتاب اللباس ، باب من جر ازارہ من غیر خیلاء

کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے ازار کا ایک حصہ بلا ارادہ نیچے لٹک جاتا ہے الا یہ کہ میں ہر وقت اس طرف دھیان رکھوں ۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ازار لٹکاتے ہیں ۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 177 صحابی نے ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے کے لئے اپنے پاؤں کی بدصورتی کا عذر پیش کیا تو آپ ﷺ نے قبول نہیں فرمایا اور اسے ازار اونچا رکھنے کا حکم دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 285 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 178 تکبر سے ازار لٹکانے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 179 ازار کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے۔

عَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ الْهُجَیْمِیِّ ﷛ قَالَ : اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَّا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَعَلِّمْنَا شَیْئًا یَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِیْ وَلَوْ اَنْ تُکَلِّمَ اَخَاکَ وَوَجْهُکَ اِلَیْهِ مُنْبَسِطٌ وَاِیَّاکَ وَ اِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَخِیْلَةِ وَلَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ)). رَوَاهُ ابْنُ حَبَّان[1] (صحیح)

حضرت ابوجری ہجیمی ﷛ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم دیہاتی لوگ ہیں ہمیں کچھ ایسی باتیں سکھلائیں جن سے اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ پہنچائیں“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھ، خواہ وہ اپنے ڈول سے کسی پیاسے آدمی کے برتن میں پانی انڈیلنا ہی ہو، خواہ اپنے بھائی سے مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ بات کرنا ہو اور ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچ کیونکہ یہی تکبر ہے اور اسے اللہ پسند نہیں فرماتا ۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] 281/2 (رقم الحدیث 522) تحقیق شعیب الارناؤط ، ناشر موسسة الرسالة

بَـیَـانُ الْبُـرُدِ

چادر کا بیان

مَسئلہ 180 چادر کا استعمال آپ ﷺ کے معمول مبارک میں شامل تھا۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لِیْ یَا اَنَسُ ! اُنْظُرْ ھٰذَا الْغُلَامَ فَلاَ یُصِیْبَنَّ شَیْئًا حَتّٰی تَغْدُوا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یُحَنِّکُہٗ فَغَدَوْتُ بِہٖ فَاِذَا ھُوَ فِیْ حَائِطٍ وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ حُرَیْثِیَّۃٌ وَھُوَ یَسِمُ الظَّھْرَ الَّذِیْ قَدِمَ عَلَیْہِ فِی الْفَتْحِ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا ’’انس! اس بچہ کا ذرا دھیان رکھنا، کل تک اس کے پیٹ میں کوئی چیز جانے نہ پائے تاکہ نبی اکرم ﷺ کوئی میٹھی چیز اس کے منہ میں دیں‘‘ اگلے روز میں بچے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ ﷺ ایک باغ میں تھے اور حریثی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اس وقت فتح مکہ سے آئے ہوئے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ فَبَیْنَمَا نَحْنُ یَوْمًا جُلُوْسٌ فِیْ بَیْتِنَا فِیْ نَحْرِ الظَّھِیْرَۃِ قَالَ : قَائِلٌ لِاَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُقْبِلاً مُتَقَنِّعًا فِیْ سَاعَۃٍ لَمْ یَکُنْ یَاتِیْنَا فِیْھَا. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز ہم لوگ عین دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے تھے کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا ’’یہ تو رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں، ایسے وقت جب آپ ﷺ کبھی تشریف نہیں لائے۔‘‘ آپ ﷺ تشریف لا رہے تھے اور آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک چادر سے چھپا رکھا

1. کتاب اللباس ، باب الخمیصۃ السوداء
2. کتاب اللباس ، باب التقنع

تھا۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ ،فَقَالَ وَ هُوَ كَذٰلِكَ ((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى ، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں شدت آ گئی تو آپ ﷺ اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لیتے ،جب جی گھبرانے لگتا تو چادر مبارک چہرے سے ہٹا لیتے اسی کیفیت میں آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ''اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کافر کی روح کی بدبو کا ذکر فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اپنی باریک چادر ناک مبارک پر رکھ لی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر ناک پر رکھ کر بتایا کہ) نبی اکرم ﷺ نے یوں اپنی چادر ناک پر رکھی تھی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 181 آپ ﷺ کی چادر مبارک سفید رنگ کی تھی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ، ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❸

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا،آپ ﷺ سو رہے تھے اور آپ ﷺ کے اوپر سفید رنگ کی چادر تھی، میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ جاگ رہے تھے۔تب

❶ كتاب اللباس ، باب الاكسيه والخمائص
❷ كتاب اللباس والزينة ، باب التواضع فى اللباس
❸ كتاب اللباس ، باب الثياب البيض

آپ ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہ کا اقرار کرے اور اسی عقیدے پر مرے اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 182 آپ ﷺ نے سبز رنگ کی چادر بھی استعمال فرمائی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو کپڑوں میں سے سبز چادر پہننا زیادہ پسند تھی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَاَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ اَخْضَرَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ❷ (صحيح)

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ پر دو سبز رنگ کی چادریں دیکھیں۔اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 183 موٹے حاشیہ کی یمنی چادر بھی آپ ﷺ نے استعمال فرمائی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (ایک سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 184 سردیوں میں آپ ﷺ نے اونی چادر بھی استعمال فرمائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ❹ (صحيح)

---

❶ كتاب اللباس ، باب البرود والحبر والشملة
❷ كتاب اللباس ، باب في الخضرة (3430/2)
❸ كتاب اللباس ، باب البرد والحبر والشملة
❹ كتاب اللباس ، باب في لبس الصوف والشعر (3402/2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کجاوہ کی مانند نقش ونگار والی کالے بالوں سے بنی ہوئی چادر تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 185 خطبہ منیٰ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

عَنْ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِيٌّ اَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1] (صحيح)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں خچر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے تھے، جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے حضرت علی رضی اللہ عنہ اونچی آواز سے لوگوں تک پہنچاتے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 186 سردیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ بالوں کا کمبل استعمال فرمایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ بالوں والا کمبل اوڑھ کر باہر تشریف لے گئے اس کمبل پر اونٹ کے پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے اونٹ یا گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھنے کے لئے جو کپڑا استعمال ہوتا ہے اسے ''پالان'' کہتے ہیں۔

☪☪☪

[1] كتاب اللباس ، باب في الرخصة (3434/2)

[2] كتاب اللباس والزينة ، باب التواضع في اللباس

بَــيَـانُ الْــعَــمَامَـــةِ

پگڑی کا بیان

مَسئلہ 187 عہد نبوی ﷺ میں پگڑی یا ٹوپی پہننے کا عام رواج تھا۔

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا يَلْبَسُ الْـمُـحْـرِمُ مِـنَ الثِّيَـابِ؟ قَـالَ : رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ ((لَا تَـلْبَسُـوا الْـقُـمُـصَ وَلَا الْعَمَـائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلاَتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! محرم کون سا لباس پہنے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''قمیص، پگڑی، پائجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ، قَالَ : عُبَيْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ رَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلاَنِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی پگڑی کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان (پچھلی جانب) لٹکا لیتے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قاسم اور سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ بھی اپنی پگڑی اسی طرح باندھتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 188 روزمرہ زندگی میں ٹوپی یا پگڑی آپ ﷺ کے لباس مبارک کا حصہ تھی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ.

❶ كتاب اللباس ، باب البرانس

❷ كتاب اللباس، باب سدل العمامة بين الكتفين(1419/2)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت جعفر بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ، وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر، پیشانی پر اور پگڑی پر مسح کیا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بِلَالٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا

❶ كتاب الوضو ، باب المسح على الخفين
❷ كتاب الحج ، باب جواز دخول مكه بغير احرام
❸ كتاب الحج ، باب جواز دخول مكه بغير احرام
❹ كتاب الطهارة ، باب المسح على الناصية والعمامة
❺ كتاب الطهارة ، باب المسح على الناصية والعمامة

بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کندھوں پر ایک چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر مبارک پر خوشبودار کپڑے کی پگڑی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ اَسْلَمَ رضی اللہ عنہ :اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ ، فَقِيْلَ لَهٗ : لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ؟ فَقَالَ : اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْبُغُ بِهَا ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❷ (صحيح)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی صفرہ سے زرد کر لیتے یہاں تک کہ ان کے کپڑے زردی سے بھر جاتے۔ ان سے پوچھا گیا ''آپ داڑھی زرد کیوں کرتے ہیں؟'' فرمانے لگے ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رنگ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ محبوب کوئی دوسری چیز نہ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سارے کپڑے اس سے رنگ لیتے حتیٰ کہ اپنی پگڑی بھی۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِمَامَةً حُرْقَانِيَّةً. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ❸ (صحيح)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ پگڑی باندھے ہوئے دیکھا ہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 189 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ مبارک کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان پچھلی جانب لٹکا لیتے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ

❶ كتاب المناقب ، باب مناقب الانصار
❷ كتاب اللباس ، باب فى المصبوغ بالصفرة (3429/2)
❸ كتاب الزينة ، باب لبس العمائم الحر قانية (4936/3)

سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْهَا بَیْنَ كَتِفَیْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کو گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ سیاہ عمامہ باندھے ہیں اوراس کا شملہ (پچھلی جانب) دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رکھا ہے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَیْنَ كَتِفَیْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ پگڑی باندھتے تو اس کا ایک حصہ (یعنی شملہ) اپنے دونوں کندھوں کے درمیان (پچھلی جانب) لٹکا لیتے۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 190 **پگڑی کا شملہ غیر معمولی طور پر اونچا کرنا یا پیچھے غیر معمولی لٹکانا بھی تکبر کی علامت ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَ الْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَةِ ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَیْئًا خُیَلاَءَ لاَ یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ❸ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’تین کپڑوں کو لٹکایا جاتا ہے تہبند، قمیص اور پگڑی۔جس نے تکبر سے ان میں سے کسی کپڑے کو لمبا لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔‘‘ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب اللباس ، باب ارخاء العمامة بين الكتفين (2888/2)

❷ كتاب اللباس ، باب سدل العمامة بين الكتفين (1419/2)

❸ كتاب الزينة ، باب اسبال الازار (4927/3)

بَیَانُ اللِّحْیَةِ

داڑھی کا بیان

مَسئلہ 191 داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کترانا انبیاء کا طریقہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ، وَاِعْفَآءُ اللِّحْیَةِ ، وَالسِّوَاکُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ)) قَالَ مُصْعَبٌ رضی اللہ عنہ: وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ الْمَضْمَضَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دس باتیں فطرت سے ہیں۔① مونچھیں کترانا② داڑھی بڑھانا③ مسواک کرنا④ ناک میں پانی ڈالنا⑤ ناخن کاٹنا⑥ انگلیوں کی پشت صاف کرنا⑦ بغل کے بال صاف کرنا⑧ زیر ناف بال مونڈنا⑨ پانی سے استنجا کرنا'' (حدیث کے راوی) حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''دسویں بات میں بھول گیا ہوں ممکن ہے وہ کلی کرنا ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 192 داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کتروانا واجب ہے۔

مَسئلہ 193 مونچھیں کتروانا یا مونڈوانا دونوں طرح درست ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِاِحْفَآءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَآءِ اللِّحْیَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کتروانے یا مونڈنے اور داڑھی چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① حفّ کے مفہوم میں کتروانا اور منڈوانا دونوں شامل ہیں (المنجد)۔② یاد رہے اہل علم کے نزدیک رخساروں کے بال بھی

---

[1] ابواب الادب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار (2214/2)

[2] کتاب الترجل ، باب فی اخذ الشارب (3537/2)

داڑھی میں شامل ہیں لہٰذا انہیں مونڈنا جائز نہیں البتہ گردن کے بال داڑھی میں شامل نہیں انہیں مونڈانے میں کوئی حرج نہیں (ملاحظہ ہو فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ، جلد اول، صفحہ نمبر 782)۔ ③ اہل علم کے نزدیک جسم کے دیگر حصوں مثلاً سینہ، کمر، ناک، کنپٹی، بازو یا ٹانگوں سے بال کاٹنا یا مونڈنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مَسئلہ 194 داڑھی مونڈنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین اور مجوس کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو ان کی مشابہت اختیار نہ کرنے کا حکم ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَجُوْسُ فَقَالَ ((اِنَّهُمْ يُوْفُوْنَ سِبَالَهُمْ وَيَحْلِقُوْنَ لُحَاهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ)) فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجُزُّ سِبَالَهُ كَمَا تُجَزُّ الشَّاةُ اَوِ الْبَعِيْرُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے مجوس (آتش پرست) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ لوگ مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں منڈاتے ہیں، ان کی مخالفت کیا کرو۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں اس طرح کاٹتے جس طرح بکری یا اونٹ کی اون (اچھی طرح) کاٹی جاتی ہے۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوْا اللِّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللُّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مونچھیں کتراؤ اور داڑھی بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 195 داڑھی کترانا اور مونچھیں بڑھانا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے لہٰذا مسلمانوں

---

1. كتاب الزينة والتطيب، باب ذكر العلة التي من اجلها امر بهذا، تحقيق شعيب الارنائوط (289/2) رقم الحديث (5476)
2. كتاب اللباس، باب تقليم الاظفار
3. كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة

کوان کی مشابہت اختیار کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ قَالَ : قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! اِنَّ اَھْلَ الْکِتَابِ یَقُصُّوْنَ عِثَانِیْنَھُمْ وَیُوَفُّوْنَ سِبَالَھُمْ قَالَ : فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((قُصُّوْا سِبَالَکُمْ وَوَفِّرُوْا عَثَانِیْنَکُمْ وَخَالِفُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ)). رَوَاہُ اَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت ابوامامہ ؓ کہتے ہیں ہم نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! اہل کتاب (یعنی یہود ونصاریٰ) اپنی داڑھیاں چھوٹی کرتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم اپنی مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 196 داڑھی منڈانے والوں کے لئے ''ویل'' ہے۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ ؓ فِیْ قِصَّةٍ طَوِیْلٍ ...... وَدَخَلَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَقَدْ حَلَقَا لُحَاھُمَا وَاَعْفَیَا شَوَارِبَھُمَا فَکَرِہَ النَّظْرَ اِلَیْھِمَا وَقَالَ وَیْلَکُمَا مَنْ اَمَرَکُمَا بِھٰذَا؟ قَالَا اَمَرَنَا رَبُّنَا ، یَعْنِیَانِ کِسْرٰی ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((وَلٰکِنْ رَبِّیْ قَدْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَآءِ لِحْیَتِیْ وَقَصِّ شَارِبِیْ)). ذَکَرَہٗ ابْنُ کَثِیْرٍ[2]

حضرت زید بن حبیب ؓ (کسریٰ کے نام دعوت نامہ ارسال کرنے کے واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ خسرو پرویز کے نمائندے رسول اللہ ﷺ کو گرفتار کرنے کے لئے مدینہ منورہ گئے) جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھنا پسند نہ فرمایا کیونکہ دونوں نے اپنی داڑھیاں منڈا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم دونوں کے لئے ویل ہے، کس نے تمہیں داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا حکم دیا ہے؟'' دونوں نے جواب میں کہا ''ہمیں ہمارے رب یعنی کسریٰ نے حکم دے رکھا ہے۔'' رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے رب نے مجھے اپنی داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کترانے کا حکم دیا ہے۔'' یہ واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں بیان کیا ہے۔

وضاحت : ''ویل'' جہنم کی ایک وادی کا نام ہے اور اس کا معنیٰ ''ہلاکت اور بربادی'' ہے۔ دونوں اعتبار سے انجام ایک ہی ہے ''جہنم''۔

مَسئلہ 197 مونچھیں بڑھانے والا ہم سے نہیں۔

---

[1] 613/36 تحقیق شعیب الارنائوط ، رقم الحدیث 22283

[2] البدایة والنھایة ، الجزء الرابع ، رقم الصفحہ 663، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان الطبعة الرابعة 1419ھ

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷜ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت زید بن ارقم ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مونچھیں نہ کترائے وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 198 داڑھی کو بل دے کر چھوٹا ظاہر کرنا بھی منع ہے۔

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ﷜ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَا رُوَيْفِعُ ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ، فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ، فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيْءٌ مِنْهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[2] (صحيح)

حضرت رویفع بن ثابت ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے رویفع! ممکن ہے میرے بعد تیری زندگی لمبی ہو لہٰذا لوگوں کو بتا دینا جس نے اپنی داڑھی کو گرہیں دیں (تاکہ چھوٹی نظر آئے) یا گھوڑے کے گلے میں دھاگہ باندھا (تاکہ نظر نہ لگے) یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا، اس سے محمد ﷺ بیزار ہیں۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 199 جمعہ کے روز مونچھیں کتروانا مستحب ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 202 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 200 داڑھی کے بال چھوٹے کرنے کے بارے میں ایک موضوع حدیث۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک کے طول اور عرض سے بال چھوٹے فرمایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کو شیخ محمد ناصر الدین البانی ؒ نے ضعیف سنن الترمذی میں موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث نمبر 525، صفحہ نمبر 331، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت۔

---

1. ابواب الادب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی قص الشارب (2217/2)
2. کتاب الزینۃ ، باب عقد اللحیۃ (4692/3)
3. ابواب الاستئذان والادب ، باب ما جاء فی الاخذ من اللحیۃ

بَیَانُ الْاَظْفَارِ

ناخنوں کا بیان

مَسئلہ 201 ناخن کاٹنا سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْاَبَاطِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''پانچ باتیں انسان کی فطرت میں ہیں ① ختنہ کروانا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ مونچھیں کتروانا ④ ناخن کاٹنا ⑤ بغل کے بال صاف کرنا'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 202 جمعہ کے روز ناخن کاٹنے مستحب ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ کَانَ یُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ وَیَقُصُّ شَارِبَهُ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ. ذَکَرَهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہر جمعہ کو اپنے ناخن کاٹتے اور مونچھیں کترواتے۔ شرح السنۃ میں اس کا ذکر ہے۔

عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ رضی اللہ عنہ کَانَ لِیْ عَمَّانِ قَدْ شَهِدَا النَّبِیَّ ﷺ یَاْخُذَانِ مِنْ شَوَارِبِهِمَا وَاَظْفَارِهِمَا کُلَّ الْجُمُعَةِ. ذَکَرَهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ❸

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے دو چچا جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا

---

❶ کتاب اللباس ، باب تقلیم الاظفار

❷ کتاب اللباس ، باب التوقیت فی تقلیم الاظفار وقص الشارب(114/12)

❸ کتاب اللباس ، باب التوقیت فی تقلیم الاظفار وقص الشارب(114/12)

وہ دونوں اپنی مونچھیں اور ناخن جمعہ کے روز کاٹتے تھے۔شرح السنۃ میں اس کا ذکر ہے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمِ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ اَظْفَارِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ذَكَرَهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ[1]

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز آدمی کا ناخن کاٹنا مستحب ہے۔شرح السنہ میں اس کا ذکر ہے۔

مَسئلہ 203 چالیس دن سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : وَقَّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّوَارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھیں کترانے ، ناخن کاٹنے ، سر منڈانے اور بغل کے بال صاف کرنے کی حد چالیس دن مقرر فرمائی گئی ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ بڑھنے دیں۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] كتاب اللباس ، باب التوقيت فى تقليم الاظفار وقص الشارب(114/12)
[2] ابواب الاستئذان ، باب توقيت تقليم الاظفار(2216/2)

بَـيَـانُ الْاِ خْـــتِـــتَانِ

ختنہ کا بیان

مَسئلہ 204 ختنہ کرانا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 201 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 205 سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا تھا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمَسَيَّبِ رضی اللہ عنہ اَنَّـهُ قَالَ : كَانَ اِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّـاسِ اِخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ ! فَقَالَ : رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ[1]

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی، سب سے پہلے ختنہ کیا، سب سے پہلے مونچھیں کتروائیں، سب سے پہلے سفید بال دیکھے اور عرض کی ''یا اللہ! یہ کیا ہے؟'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''یہ عزت اور وقار ہے۔'' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ''میرے رب! میری عزت اور وقار میں اضافہ فرما۔'' اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

[1] كتاب صفة النبى ﷺ ، باب ماجاء فى السنة فى الفطرة

بَـیَـانُ الــشَّـعَـرِ

بالوں کا بیان

مَسئلہ 206 سر کے بال کانوں اور کندھوں کے درمیان تک رکھنے مستحب ہیں۔

عَنْ قَتَادَةَ ﷛ قَـالَ : سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷛ عَـنْ شَعَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : كَانَ شَعَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجِلاً ، لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ ، بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت قتادہ ﷛ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک ﷛ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے بارے میں پوچھا تو حضرت انس ﷛ نے بتایا ''رسول اللہ ﷺ کے بال نہ تو بالکل سیدھے تھے نہ مکمل طور پر گھنگھریالے (بلکہ ذرا خم لئے ہوئے) اور (لمبائی میں) آپ ﷺ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تک تھے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَـالَ : كَانَ شَعَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❷ (صحيح)

حضرت انس ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 207 سر کے بالوں کی مانگ درمیان سے نکالنی مستحب ہے۔

عَنْ عَـائِشَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اُفَرِّقَ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوْخِهٖ وَاُرْسِلُ نَاصِيَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❸ (حسن)

حضرت عائشہ ﷝ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی مانگ نکالنا چاہتی تو سر مبارک

❶ كتاب اللباس ، باب الجعد
❷ كتاب الترجل ، باب ما جاء في الشعر (3524/2)
❸ كتاب الترجل ، باب ما جاء في الفرق (3529/2)

کے درمیان سے نکالتی، دونوں آنکھوں کے درمیان سے، آدھے بال ادھر، آدھے بال ادھر۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 208 بالوں میں تیل لگانا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷛ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ ، وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (صحيح)

حضرت جابر بن سمرہ ﷛ سے رسول اکرم ﷺ کے بالوں کی سفیدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ”جب رسول اکرم ﷺ اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب تیل نہ لگاتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں سترہ سے بیس تک سفید بال تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

مَسئلہ 209 بالوں کو صاف ستھرا رکھنا مستحب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جن کے بال ہوں وہ انہیں اچھی طرح سنوار کر رکھے۔“ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ : اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَرَاَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ ، فَقَالَ ((اَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[3] (صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک آدمی کو دیکھا جس کے بال پراگندہ تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا اس آدمی سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ اپنے بال ہی ٹھیک کر لے؟“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 210 سر کے بال اترواتے ہوئے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سے

---

1. ابواب الزینہ ، باب الدھن (4732/3)
2. کتاب الترجل ، باب فی اصلاح الشعر (3509/2)
3. کتاب الزینہ ، باب تسکین الشعر (4832/3)

اتراونے مسنون ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ ، وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَاْسِهِ ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَّمَهُ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ، ثُمَّ قَالَ ((اِحْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ)) ، فَقَالَ ((اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ ؟)) فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مزدلفہ سے منیٰ آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر اونٹوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ذبح کیا (پاس ہی) حجام بیٹھا تھا آپ ﷺ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سر مونڈنے کا حکم دیا۔ اس نے سر کا دایاں حصہ مونڈ دیا۔ آپ ﷺ نے بال نزدیک بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے حجام کو سر کا بایاں حصہ مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر پوچھا ''ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟'' (وہ حاضر ہوئے تو) آپ ﷺ نے وہ بال ان کو عنایت فرما دیئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 211 سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ چھوڑنے منع ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''قزع'' کا مطلب یہ ہے کہ ایک جگہ سے بال کاٹے جائیں اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیئے جائیں جیسے لٹ وغیرہ بنانا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مَسئلہ 212 سر یا داڑھی سے سفید بال اکھاڑنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ قَالَ فِیْ حَدِيْثِ يَحْيٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❸ (صحيح)

---

❶ كتاب الحج ، باب بيان ان السنة يوم النحر ان يرمى ينحر ......

❷ كتاب اللباس ، باب القزع

❸ كتاب الترجل ، باب فى نتف الشيب (3539/2)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سفید بال مت اکھاڑو، ہر وہ مسلمان جس کے حالت اسلام میں بال سفید ہوتے ہیں وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوں گے'' اور یحییٰ کی حدیث میں ہے، فرمایا ''اللہ تعالیٰ ہر سفید بال کے بدلے میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ معاف فرمائیں گے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَـمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ﷺ عَـنْ اَبِيْـهِ عَـنْ جَـدِّهٖ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ ((هُوَ نُوْرُ الْمُوْمِنِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحيح)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سفید بال نکالنے سے منع فرمایا اور آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''سفید بال مومن کا نور ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 213 (مردوں کے لئے) سر کے بال کندھوں سے زیادہ بڑھانا نحوست ہی نحوست ہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ قَـالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِـيَ شَـعْرٌ طَوِيلٌ، فَلَمَّا رَآنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَـالَ ((ذُبَـابٌ ذُبَـابٌ)) قَـالَ : فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ ((اِنِّى لَمْ اَعِبْكَ، وَهٰذَا اَحْسَنُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحيح)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے سر کے بال لمبے تھے، جب رسول اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا ''نحوست ہی نحوست'' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اسی وقت واپس آیا اور اپنے بال کاٹ کر چھوٹے کئے اور دوسرے روز پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تیرے ساتھ برائی نہیں کی، اب بال اچھے ہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 214 نومولود کے بال ساتویں روز منڈوانا مسنون ہے۔

---

1. كتاب الادب ، باب نتف الشيب (2998/2)
2. كتاب الترجل ، باب فى تطويل الجمه (3530/2)

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلْغُلاَمُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَ يُسَمّٰى ، وَ يُحْلَقُ رَأْسُهٗ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (صحيح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بچہ عقیقہ کے بدلے رہن ہوتا ہے لہٰذا اس کی طرف سے ساتویں روز جانور ذبح کیا جائے۔اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 215 عورت کا سر کے بال کاٹنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(عمرہ یا حج کے بعد) عورتوں کے لئے سر منڈانا نہیں بلکہ بال (ایک پور کے برابر) کاٹنا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 216 سر سے بال اترواتے وقت یا اتارنے کے بعد کوئی دعا مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسئلہ 217 بال کاٹنے کے بعد انہیں زمین میں دفن کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

---

1. کتاب اللباس ، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال
2. کتاب المناسک ، باب الحلق والتقصير (1748/1)
3. صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1229

بَـیَـانُ الـتَّـرَجُّـلِ
کنگھی کا بیان

مَسئله 218 سر کے بالوں میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 219 سر کے بالوں میں دائیں جانب سے کنگھی شروع کرنا مستحب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 259 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 220 ہر وقت کنگھی کرتے رہنا یا اپنے آپ کو بنانے سنوارنے میں وقت ضائع کرنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی پٹی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدٌ ، قَالَ :اِنَّ

---

❶ کتاب اللباس ، باب ترجیل الحائض زوجها

❷ کتاب الترجل، باب النهی عن کثیر من الارفاه(3505/2)

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ، سُئِلَ بُنُ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ الْإِرْفَاهِ ، قَالَ : مِنْهُ التَّرَجُّلُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی جس کا نام عبید رضی اللہ عنہ تھا، نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ ارفاہ سے منع فرمایا ہے۔ حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ارفاہ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا ''اس کے مفہوم میں (دیگر باتوں کے علاوہ) کنگھی کرنا بھی شامل ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] كتاب الزينه ، باب الترجل (4834/3)

بَیَانُ الْخِضَابِ

خضاب کا بیان

مَسئلہ 221 مہندی یا اس سے ملتے جلتے رنگ کا خضاب بالوں کو لگانا مستحب ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ ﷺ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ ﷺ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِيْ لِحْيَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا ''آپ ﷺ کے بالوں میں اتنی سفیدی نہیں تھی کہ آپ ﷺ خضاب لگاتے اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے سفید بال شمار کر لیتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث میں آپ ﷺ کی داڑھی کے سفید بالوں کی تعداد پندرہ یا بیس بیان کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے ،تم ان کی مخالفت کرو (اور خضاب لگاؤ)۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 222 زرد رنگ کا خضاب استعمال کرنا بھی مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ❸ (صحيح)

---

❶ كتاب اللباس ، باب ما يذكر فى الشيب

❷ كتاب اللباس والزينة ، باب فى مخالفة اليهود فى الصبغ

❸ كتاب الترجل ، باب ما جاء فى خضاب الصفرة (3547/2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دباغت کی گئی کھال کا جوتا استعمال فرماتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کرتے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 223 منہدی اور وسمہ ملا کر خضاب کرنا بھی مستحب ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِہِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ)). رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ❶ (صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سفید بالوں کو بدلنے کے لئے بہترین خضاب منہدی اور وسمہ ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''کتم'' یا ''وسمہ'' ایک بوٹی ہے جو بذات خود سیاہ رنگ دیتی ہے لیکن منہدی کے ساتھ مل کر بھورا رنگ دیتی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔

مَسئلہ 224 خضاب لگانا مستحب ہے واجب نہیں۔

قَالَ اَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیّ کَانَ اَبُوْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیُّ رضی اللہ عنہ لَا یَخْضِبُ وَکَانَتْ لِحْیَتُہٗ بَیْضَاءَ، وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ رضی اللہ عنہ : رَاَیْتُ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ عَلَی الْمِنْبَرِ اَبْیَضَ اللِّحْیَۃِ وَالرَّأْسُ عَلَیْہِ وَ اللِّحْیَۃِ عَلَیْہِ اِزَارٌ وَّرِدَاءٌ ، وَقَالَ الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ : رَاَیْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَبْیَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَۃِ ، وَقَالَ عَدِیٌّ رضی اللہ عنہ : رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ اَبْیَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَۃِ ، وَقَالَ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ : رَاَیْتُ عَطَاءَ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَرَجَاءَ بْنَ حَیْوۃٍ وَمَکْحُوْلًا وَالْحُکْمَ ابْنَ عُتَیْبَۃَ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ لُحَاھُمْ بِیْضٌ اَخْرَجَہُ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ❷

حضرت ابوہارون عبیدی کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ خضاب نہیں لگاتے تھے اور ان کی داڑھی سفید تھی۔ ابواسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دیکھا ہے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے وہ ازار پہنے ہوئے تھے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرت

---

❶ کتاب اللباس ، باب الخضاب بالحناء (2919/2)

❷ شرح السنة 12/93-94، کتاب اللباس ، باب کراھیة الخضاب بالسواد وما یستحب ان یخضب به

عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ جریر بن حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح، رجاء بن حیات مکحول اور حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کو دیکھا ان سب کی داڑھیاں سفید تھیں۔ اسے عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 225 کالے رنگ کا خضاب استعمال کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1]

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آخر زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسے سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔" اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

[1] کتاب الترجل ، باب ما جاء فی خضاب السواد (3548/2)

بَـیَـانُ الْـحِــــنَّاءِ

منہدی کا بیان

مَسئلہ 226 اہل جنت کی خوشبوؤں میں سے سب سے زیادہ اچھی خوشبو منہدی کی ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَیِّدُ رَیْحَانِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءِ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اہل جنت کی خوشبوؤں کی سردار منہدی ہوگی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 227 کتم کے ساتھ منہدی ملا کر بالوں کو خضاب لگانا مستحب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 223 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 228 عورتوں کے لئے ہاتھوں یا پاؤں کے ناخنوں پر منہدی لگانا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَوْمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ ، بِیَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَبَضَ النَّبِیُّ ﷺ یَدَهُ ، فَقَالَ ((مَا اَدْرِیْ اَیَدُ رَجُلٍ ، اَمْ یَدُ اِمْرَاَةٍ؟)) قَالَتْ : بَلْ امْرَاَةٍ ، قَالَ ((لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَیَّرْتِ اَظْفَارَكِ)) یَعْنِیْ بِالْحِنَّاءِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد[2] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کسی عورت نے ، جس کے ہاتھ میں کتاب تھی ، پردے کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا ''مجھے معلوم نہیں یہ

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحه، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث1420

[2] كتاب الترجل ، باب فى خضاب للنساء(3510/2)

ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟'' عورت نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! عورت کا ہے'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کا رنگ منہدی سے بدل لیتی ۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 229 منہدی سے زخموں کا علاج کرنا بھی مستحب ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷛ عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ : مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (1) (صحيح)

حضرت علی بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت پر مامور تھیں، کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی زخم آتا یا کانٹا چبھتا تو آپ ﷺ مجھے وہاں منہدی لگانے کا حکم دیتے ۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

(1) كتاب الطب ، باب ما جاء في الحناء(1676/2)

بَیَانُ الطِّیْبِ

خوشبو کا بیان

مَسئلہ 230 خوشبو لگانا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ اِحْرَامِهِ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احرام باندھنے سے پہلے میں رسول اللہ ﷺ کو میسر بہترین خوشبو لگاتی تھی۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 231 رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ خوشبو مسک تھی۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْهُ مِسْكًا)) قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ❷ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نبی اسرائیل کی ایک عورت نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی اور اس میں مسک کی خوشبو بھری'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسک بہترین خوشبو ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 232 مرکب خوشبو لگانا بھی مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ

---

❶ كتاب اللباس، باب ما يستحب من الطيب

❷ ابواب الزينة ، باب اطيب الطيب (4736/3)

الْوَدَاعِ بِالْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں احرام کھولتے اور باندھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریرہ (مرکب خوشبو کا نام ہے) لگائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مرکب خوشبو تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال فرماتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 233 جمعہ کے روز خوشبو لگانا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ،وَسِوَاكٌ ،وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَعَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جمعہ کے روز ہر بالغ مسلمان کو غسل کرنا چاہئے، مسواک کرنی چاہئے اور جتنی خوشبو میسر آ سکے، لگانی چاہئے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 234 خوشبو کا تحفہ قبول کرنا مستحب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❹

حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کا تحفہ کبھی واپس نہ کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدَّهُ، فَاِنَّهُ

---

❶ كتاب اللباس ، باب الذريرة

❷ الشمائل محمديه (مختصر) ، للالبانی ، باب ما جاء فی تعطر ، رقم الحديث185

❸ كتاب الجمعة، باب الطيف والسواک يوم الجمعة

❹ كتاب اللباس ، باب من لم يرد الطيب

طَيِّبُ الرِّيْحِ، خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جسے خوشبو کا تحفہ پیش کیا جائے ، اسے واپس نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ اس تحفہ کی خوشبو عمدہ اور اٹھانے میں ہلکی ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 235 مردوں کو تیز خوشبو اور ہلکے رنگ والے عطر استعمال کرنے چاہئیں جبکہ عورتوں کو نمایاں رنگ اور ہلکی خوشبو والے عطر استعمال کرنے چاہئیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((طِيْبُ الرِّجَالِ، مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ، مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جو نمایاں ہو اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو اور بو مخفی ہو۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 236 تیز خوشبو کے ساتھ گھر سے نکل کر غیر محرم مردوں کے پاس سے گزرنے والی عورت زانیہ کے حکم میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً.)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[3] (حسن)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر آنکھ زانی ہے، عورت جب خوشبو لگا کر مردوں کی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

---

1. کتاب الترجل ، باب فی رد الطیب (3515/2)
2. ابواب الزینة ، باب الفصل بین طیب الرجال وطیب النساء (4734/3)
3. ابواب الادب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، باب ما جاء فی کراهیة خروج المراة المتعطرة (2237/2)

بَـيَـانُ الْـخَـاتَـمِ

انگوٹھی کا بیان

مَسئلہ 237 مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے (مردوں) کو منع فرمایا ہے۔

مَسئلہ 238 جو شخص سونے کی انگوٹھی پہنتا ہے وہ درحقیقت جہنم کی آگ کا انگارہ ہاتھ میں لیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِیْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ ((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِیْ يَدِهٖ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ ،قَالَ : لَا وَاللّٰهِ ! لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھی تو آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی اور ارشاد فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے اور پھر اسے ہاتھ میں لے لیتا ہے'' جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا ''اپنی انگوٹھی اٹھالو (اسے بیچ کر) فائدہ حاصل کرو'' اس آدمی نے کہا ''اللہ کی قسم ! جس انگوٹھی کو رسول اللہ ﷺ نے (غصہ سے) پھینکا ہے میں اسے کبھی نہیں

---

(1) کتاب اللباس ، باب خواتیم الذهب

(2) کتاب اللباس والزینة ، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال

اٹھاؤں گا۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ، فَاَعْرَضَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ ((اِنَّکَ جِئْتَنِیْ وَفِیْ یَدِکَ جَمْرَۃٌ مِنْ نَارٍ)). رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نجران کے شہر سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا ’’تو میرے پاس اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارہ لے کر آیا ہے۔‘‘ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 239 مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ ، قِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَنْ یَقْرَءُ وْا کِتَابَکَ اِذَا لَمْ یَکُنْ مَخْتُوْمًا ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ وَنَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے جب قیصر روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو بتایا کہ اہل روم مہر کے بغیر کسی تحریر کا اعتبار نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 240 انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) میں پہننا مستحب ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ : رَاَیْتُ عَلَی الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ خَاتَمًا فِیْ خِنْصِرَۃِ الْیُمْنٰی، فَقُلْتُ : مَا ھٰذَا؟ قَالَ : رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَلْبَسُ خَاتَمَہٗ ھٰکَذَا وَجَعَلَ فَصَّہٗ عَلٰی ظَھْرِھَا، قَالَ : وَلَا یُخَالُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَّا قَدْ کَانَ یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَلْبَسُ خَاتَمَہٗ کَذٰلِکَ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ ❸ (صحیح)

حضرت محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے صلت بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دائیں چھنگلیا پر انگوٹھی دیکھی تو

---

❶ ابواب الزینۃ ، باب حدیث ابی ھریرۃ والاختلاف علی قتادۃ

❷ ابواب الزینۃ ، باب اطیب الطیب (4736/3)

❸ کتاب الخاتم ، باب ما جاء فی تختم فی الیمین او الیسار (3559/2)

پوچھا ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اسی طرح انگوٹھی پہنے دیکھا'' اور انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی پشت پر کر دیا اور ساتھ صلت بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ''یہ نہ سمجھنا کہ ایسا صرف عبداللہ بن عباس کرتے تھے بلکہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی اس طرح پہنتے تھے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 241 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے جس میں حبشی نگینہ لگا ہوا تھا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 242 انگشت شہادت اور درمیانی انگلی پر انگوٹھی پہننا منع ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِيْ هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ يَعْنِي السَّبَابَةَ وَ الْوُسْطٰى. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[2] (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 243 (مردوں کے لئے) لوہے کی انگوٹھی پہننا بھی منع ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ خَاتَمِ الْحَدِيْدِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ[3] (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب اللباس ، باب من جعل فص خاتمه ممايلى كفه (2941/2)

[2] كتاب الزينة ، باب النهى عن الخاتم فى السبابة (48007/3)

[3] سلسلة الاحاديث الصحيحة ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث1242

بَـيَـانُ الْـحُـلِـيِّ

زیورات کا بیان

مَسئلہ 244 سونے کے زیورات مثلاً سونے کی انگوٹھی ، سونے کی زنجیر، سونے کا لاکٹ، گھڑی کا سونے کا چین، قمیص کے سونے کے بٹن وغیرہ مردوں کے لئے حرام ہیں جبکہ عورتوں کے لئے جائز ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰی ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاُنَاثِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے مردوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا حرام کیا گیا ہے البتہ عورتوں کے لئے جائز ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 245 عورتوں کے لئے پاؤں میں آواز دینے والا زیور پہننا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَمَا هِیَ عِنْدَهَا اِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَیَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعُوْا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❷

حضرت عائشہ ﷝ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک لڑکی آئی جس نے آواز دینے والے گھنگرو پاؤں میں پہنے ہوئے تھے حضرت عائشہ ﷝ نے (اس کی والدہ سے) کہا اس کے گھنگرو کاٹے بغیر اسے میرے پاس نہ لایا کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ابواب اللباس ، باب ما جاء فی الحریر والذهب للرجال(1404/2)

❷ کتاب الخاتم ، باب فی الجلاجل(3560/2)

مَسئلہ 246 جب عورت پاؤں میں گھنگرو پہنتی ہے تو رحمت کے فرشتے اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔

عَنْ سَالِمٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ❶ (صحیح)

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنگرو ہو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 247 سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے حرام ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو (مرد یا عورت) سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا (یا کھاتا) ہے وہ گویا جہنم کی آگ اپنے پیٹ میں اتارتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

❶ کتاب الزینة ، باب الجلاجل (4816/3)

❷ کتاب اللباس والزینة ، باب تحریم اوانی الذھب والفضة

بَـــيَــانُ الْاِكْــتِحَـــالِ

سرمہ کا بیان

مَسئله 248 اثمد سرمہ استعمال کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ وَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اثمد سرمہ لگایا کرو یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 249 سرمہ طاق مرتبہ آنکھ میں ڈالنا چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اكْتَحَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْتَحِلْ وِتْرًا وَاِذَا اسْتَجْمَرَ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے جب کوئی شخص سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے اور جب کوئی خوشبو کی دھونی لے تو طاق مرتبہ لے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 250 داہنی آنکھ میں تین مرتبہ اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ سلائی ڈالنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اكْتَحَلَ جَعَلَ فِي الْعَيْنِ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَفِي الْعَيْنِ الْيُسْرٰى مِرْوَدَيْنِ فَجَعَلَهَا وِتْرًا . رَوَاهُ الطِّبْرَانِيُّ[3] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ سرمہ لگاتے تو داہنی آنکھ میں تین مرتبہ اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ سلائی لگاتے اور ساری تعداد وتر (یعنی پانچ) بناتے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

1. ابواب اللباس ، باب ما جاء في الاكتحال (1438/2)
2. سلسلة الاحاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث1260
3. سلسلة الاحاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث1633

بَـــيَـانُ السِّـــوَاكِ

مسواک کا بیان

مَسئلہ 251 مسواک تمام انبیاء کی سنت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 191 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 252 مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِى ﷺ قَالَ ((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مسواک منہ کو صاف رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 253 رسول اکرم ﷺ نے خواہش کے باوجود سہولت کی خاطر امت کو ہر نماز کے لئے وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم نہیں دیا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اگر میں اپنی امت کے لئے تکلیف نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 254 سو کر اٹھنے کے بعد سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ مسواک فرماتے۔

---

1. كتاب الطهارة ، باب الترغيب فى السواك (5/1)
2. كتاب الطهارة ، باب السواك

عَنْ حُذَیْفَةَ ﷛ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ لِیَتَهَجَّدَ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاکِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت حذیفہ ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 255 رسول اکرم ﷺ جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیِّ ﷺ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاکِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عائشہ ﷝ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 256 جمعہ کے روز مسواک کرنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 233 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 257 حیات طیبہ کا آخری عمل مسواک کرنا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَ بِیَدِهِ السِّوَاکُ وَ اَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَیْتُهُ یَنْظُرُ اِلَیْهِ ، وَ عَرَفْتُ اَنَّهُ یُحِبُّ السِّوَاکَ، فَقُلْتُ : اٰخُذُهُ لَکَ ؟ فَاَشَارَ بِرَأْسِهٖ اَنْ نَعَمْ . فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ وَ قُلْتُ ، اُلَیِّنُهُ لَکَ؟ فَاَشَارَ بِرَأْسِهٖ اَنْ نَعَمْ ، فَلَیَّنْتُهُ فَاَمَرَّهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❸

حضرت عائشہ ﷝ فرماتی ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کو سہارا دیئے ہوئے تھی کہ (میرا بھائی) عبدالرحمٰن ہمارے گھر آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی نظریں مسواک پر لگی

---

❶ کتاب الطھارة ، باب السواک
❷ کتاب الطھارة ، باب السواک
❸ کتاب المغازی ، باب مرض النبی ﷺ و وفاته

ہیں، مجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ مسواک کس قدر پسند فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا ''کیا آپ ﷺ کے لئے مسواک لے لوں؟'' آپ ﷺ نے سر کے اشارہ سے فرمایا ''ہاں لے لو۔'' میں نے وہ مسواک لے کر آپ ﷺ کو دی لیکن آپ ﷺ بیماری کی سختی کی وجہ سے چبا نہ سکے۔ میں نے عرض کیا ''کیا مسواک نرم کردوں؟'' آپ ﷺ نے سر کے اشارہ سے فرمایا ''ہاں نرم کردو۔'' میں نے اسے منہ سے نرم کیا تو آپ ﷺ نے وہ مسواک استعمال فرمائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

بَیَانُ النِّعَالِ

جوتوں کا بیان

مَسئلہ 258 جوتا پہننا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا یَقُوْلُ ((اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ . فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک غزوہ کے سفر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جوتا کثرت سے پہنا کرو، جب تک آدمی جوتا پہنتا رہے وہ سوار ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''سوار رہنے'' سے مراد یہ ہے کہ جس طرح جانور پر سوار آدمی زمین کے موذی کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح جوتا پہننے والا بھی گویا سوار کی طرح ہے جو زمین کے کیڑے مکوڑوں اور اذیت دینے والی چیزوں سے محفوظ رہتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مَسئلہ 259 پہلے دائیں پاؤں کا جوتا پہننا چاہئے پھر بائیں پاؤں کا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ فِیْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے ابتداء پسند فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 260 جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں پھر دایاں جوتا اتارنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا

❶ باب الاستحباب لبس النال و ما فی معناها

❷ کتاب اللباس ، باب یبدا بالنعل الیمنی

اِنْتَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دایاں جوتا پہنے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں پاؤں اتارے یعنی پہننے میں دایاں پہلے اور اتارنے میں بایاں پہلے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 261 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَعْلَيِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهُمَا قِبَالَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث میں ایک تسمے کا ذکر بھی ہے (بخاری)

مَسئلہ 262 کھڑے ہو کر جوتا پہننا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[3] (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جوتا تنگ ہو یا ایسا جوتا جسے کھڑے ہو کر پہننے میں دقت اور دشواری ہو یا گرنے کا خطرہ ہو، ایسا جوتا کھڑے ہو کر پہننے سے منع فرمایا گیا ہے۔ سینڈل یا چپل وغیرہ آسانی سے پہنے جانے والے جوتے کھڑے ہو کر پہننا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مَسئلہ 263 صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنا منع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[4]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں

---

1. کتاب اللباس، باب ينزع نعله اليسرى
2. کتاب اللباس ، باب قبالان فی نعل
3. کتاب اللباس ، باب فی الانتعال (3483/2)
4. کتاب اللباس ، باب لا یمشی فی نعل واحدة

پہن کر یا دونوں اتار کر چلے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 264 **مردانہ جوتوں کی ساخت والے جوتے پہننے والی عورتیں ملعون ہیں، زنانہ جوتوں کی ساخت والے جوتے پہننے والے مرد ملعون ہیں۔**

عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قِیْلَ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اِنَّ امْرَاَۃً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الرَّجُلَۃَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] **(صحیح)**

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ ''جو عورت مردوں کا جوتا پہنے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''رسول اللہ ﷺ نے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 265 **جوتا پہنتے یا اتارتے وقت کوئی دعا سنت سے ثابت نہیں۔**

☪☪☪

[1] کتاب اللباس ، باب فی لباس النساء (3455/2)

بَـــیَـانُ الْـــخُـفَّـیْنِ

موزوں کا بیان

مَسئلہ 266 موزے پہننا مستحب ہے۔

عَـنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ ﷺ اَھْـدٰی دَحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ خُـفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کا تحفہ بھیجا جنہیں آپ ﷺ نے استعمال فرمایا۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَـنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ ﷺ عَـنْ اَبِیْـہِ اَنَّ الـنَّـجَاشِیَّ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ خُفَّیْنِ سَاذَجَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ، فَلَبِسَھُمَا . رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ ❷ (حسن)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی (شاہ حبش) نے رسول اللہ ﷺ کے لئے دو سادہ سیاہ رنگ کے موزے تحفۃً بھیجے، آپ ﷺ نے وہ استعمال فرمائے۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 267 موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 188 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☪☪☪

❶ ابواب اللباس ، باب ماجاء فی لبس الجبة والخفین (1448/2)

❷ ابواب اللباس ، باب الخفاف السود (2917/2)

بَـــيَـانُ الْـــفِـرَاشِ

بستر کا بیان

مَسئلہ 268 ضرورت سے زائد یا بڑائی اور شہرت کی خاطر بستر بنانا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک بستر مرد کے لئے، ایک بستر بیوی کے لئے اور ایک بستر مہمان کے لئے کافی ہے، چوتھا بستر (یعنی ضرورت سے زائد) شیطان کے لئے ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 269 ریشم کے بستر، گدے، تکئے وغیرہ بنانا جائز نہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا، ریشم اور دیباج (باریک ریشمی کپڑے کی عمدہ قسم) پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 270 تکیئے کا استعمال مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (صحيح)

---

❶ كتاب اللباس والزينة ، باب كراهة ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس

❷ كتاب اللباس ، باب افتراش الحرير

❸ ابواب الادب،عن رسول الله ﷺ باب ما جاء فى الاتكاء (2223/2)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکئے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 271 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ اور بستر دونوں دباغت کئے ہوئے چمڑے کے تھے جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ يَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند فرماتے، دباغت کئے ہوئے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ من اَدَمٍ وَحَشْوُهُ لِيْفٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

بلا اجازت کسی کا تکیہ استعمال کرنا جائز نہیں۔

مَسئلہ 272 عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ، وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❸ (صحيح)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اجازت کے بغیر کوئی آدمی دوسرے کی جگہ امامت نہ کرائے اور نہ ہی اجازت کے بغیر کسی کی مسند پر بیٹھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب اللباس، باب فى الفرش(3493/2)

❷ كتاب الرقاق ، باب كيف كان عيش النبى

❸ ابواب الادب عن رسول الله ﷺ باب لا يؤم الرجل فى سلطانه (2224/2)

مَسئلہ 273 بستر پر لیٹنے کے بعد سونے سے قبل درج ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہیں۔

① عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ [اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى] وَ اِذَا اسْتَيْقَظَ ، قَالَ [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ (داہنے) رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے ((یا اللہ! میں تیرے نام سے مرتا (یعنی سوتا) اور زندہ ہوتا (یعنی جاگتا) ہوں)) اور جب جاگتے تو فرماتے ((اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ کر دیا (یعنی جگا دیا) اور مرنے کے بعد اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

② عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ [اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ] ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❷ (صحیح)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے ((یا اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔))'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

③ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ : [بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❸

❶ مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحدیث3073
❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث4218
❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث4218

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو (پہلے) اپنے تہہ بند کے کونے سے بستر کو جھاڑے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ بستر پر کیا پڑا ہے؟ پھر یہ دعا پڑھے ((اے میرے رب! تیرے نام سے (بستر پر) لیٹتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھوں گا اگر تو نے میری جان (اپنے پاس) روک لی تو اس پر رحم فرمانا اور اگر واپس بھیج دی تو اس کی ویسے ہی حفاظت فرمانا جیسے تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔))'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 وضو کے ساتھ بستر پر سونے والے کے لئے فرشتوں کی دعائیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِیْ شِعَارِهٖ مَلَکٌ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِکَ فُلَانٍ فَاِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص وضو کی حالت میں سوتا ہے اس کے ساتھ ایک فرشتہ رات بسر کرتا ہے وہ شخص جب بھی نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے لئے یہ دعا مانگتا ہے 'یا اللہ! اپنے اس بندے کے گناہ معاف فرما یقیناً وہ طہارت کی حالت میں سویا تھا۔''' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 رات کو وضو کی حالت میں ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر سونے والے شخص کی بیدار ہونے پر مانگی ہوئی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ان شاءاللہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاهِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْئَلُ اللّٰہَ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی مسلمان حالت طہارت میں ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے تو بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھی بھلائی طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتے ہیں۔'' اسے ابو داود نے روایت کیا ہے۔

---

1. الاحسان فی تقریب ، صحیح ابن حبان (328/3) رقم الحدیث 1051
2. ابواب النوم ، باب فی النوم علی طهارة (4216/3)

اُسْوَةُ الصَّحَابَةِ بِاَحْكَامُ اللِّبَاسِ

احکام لباس اور اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم

مَسئلہ 276 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناراضی کے آثار دیکھ کر فوراً منقش پردہ پھاڑ ڈالا اور اس کے تکیئے بنا لئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، وَكُنْتُ اَتَحَيَّنُ قُفُوْلَهُ، فَاَخَذْتُ نَمِطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ، فَقُلْتُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَعَزَّكَ وَ اَكْرَمَكَ، فَنَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ، فَرَاَى النَّمَطَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ شَيْئًا، وَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِىْ وَجْهِهٖ، فَاَتَى النَّمَطَ حَتّٰى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا فِيْمَا رَزَقَنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبِنَ)) قَالَتْ : فَقَطَعْتُهُ وَجَعَلْتُهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1]

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ پر تشریف لے گئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کی منتظر تھی، میں نے ایک تصاویر والا پردہ لے کر دروازے کی چوکھٹ پر لٹکا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا عرض کی ''السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمد اللہ، اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت اور فتح عطاء فرمائی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر پر نظر ڈالی اور پردہ دیکھا تو میرے استقبالیہ کلمات کا جواب نہ دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناراضی کے آثار دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردے کے پاس تشریف لائے اور اسے اتار ڈالا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق عطاء فرمایا ہے اس سے پتھروں اور اینٹوں کو کپڑے پہننانے کا حکم نہیں دیا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں

[1] کتاب اللباس ، باب فی الصور (3499/2)

نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیئے بنائے جن میں کھجور کے پتے بھر دیئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا برا نہیں منایا۔اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 277 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگین و منقش پردہ دیکھ کر اظہار ناراضی فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ پردہ گھر سے فوراً نکال دیا اور دوبارہ کبھی استعمال نہیں فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰی فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَوَجَدَ عَلٰی بَابِهَا سِتْرًا، فَلَمْ يَدْخُلْ، قَالَ وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ اِلَّا بَدَاَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَرَآهَا مُهْتَمَّةً، فَقَالَ مَا لَكِ؟ قَالَتْ : جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ. فَاَتَاهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ !، اِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَدَّ عَلَيْهَا، اَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا؟ قَالَ ((وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا؟ وَمَا اَنَا وَالرَّقْمِ)) فَذَهَبَ اِلٰی فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ : قُلْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا تَاْمُرُنِيْ بِهِ؟ قَالَ ((قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ اِلٰی بَنِيْ فُلَانٍ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا تو اندر داخل نہیں ہوئے حالانکہ بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر جانے سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حال احوال دریافت نہ فرمائیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رنجیدہ دیکھا تو پوچھا ''کیا بات ہے؟'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے لیکن اندر داخل نہیں ہوئے (اور واپس تشریف لے گئے)'' حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا بہت رنج ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لیکن اندر داخل ہوئے بغیر واپس چلے گئے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میرا رنگین و منقش پردوں سے کیا واسطہ؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے آگاہ کیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''اچھا جاؤ جا کر پوچھو کہ وہ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہو کہ یہ پردہ فلاں کے گھر بھجوا

---

[1] كتاب اللباس ، باب فى اتخاذ الستور (3496/2)

دے‘‘ (چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے فوراً اس گھر میں بھجوا دیا) اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 278 حجاب کا حکم نازل ہوتے ہی صحابیات رضی اللہ عنہن نے نیا کپڑا خریدنے کا انتظار کئے بغیر پرانے کپڑے سی کر فوراً حجاب تیار کر لئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : يَرْحَمُ اللّٰهَ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ اَكْنَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ پہلے پہل ہجرت کرنے والی خواتین پر رحم فرمائے، جب اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِن﴾ (ترجمہ: عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر لٹکا کر رکھیں......سورۃ النور، آیت نمبر 24) نازل کی تو مہاجرات صحابیات رضی اللہ عنہن نے فوراً گھر کے پردے پھاڑے اور ان سے اوڑھنیاں بنا کر اسی وقت حکم کی تعمیل کی۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 279 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی قبا پہنی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے منع کرنے پر فوراً اتار دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قبا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ قبا دیکھ کر رونے لگے کہ جس قبا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنا وہ میں کیوں کر پہن سکتا ہوں؟

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 280 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنا ازار اسی طرح باندھتے جس طرح انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باندھتے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عِكْرِمَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ، قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ ؟ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحيح)

[1] كتاب اللباس ، باب فى قوله وليضربن بخمرهن على جيوبهن(3457/2)

[2] كتاب اللباس ، باب فى قدر موضع الازار (3452/2)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ازار باندھے ہوئے دیکھا۔ حضرت عبداللہ ازار اگلی طرف سے اتنا لٹکاتے کہ (حالت رکوع میں) ازار کا کنارہ پاؤں کو چھوتا اور پچھلی طرف سے (ٹخنوں سے) اوپر اٹھا رہتا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ''آپ رضی اللہ عنہ اپنا ازار اس طرح سے کیوں باندھتے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی باندھے دیکھا ہے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرماتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح دھونی لیتے تھے۔

عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اسْتَجْمَرَ اِسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ، غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاُلُوَّةِ. ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو عود لیتے اور اس کے ساتھ دوسری خوشبو نہ ملاتے البتہ کبھی عود کے ساتھ کافور ملا لیتے اور فرماتے ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح دھونی لی تھی۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 282 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ریشمی لباس پہنا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھ کر فوراً اتار دیا اور گھر کی خواتین کو دے دیا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ ، قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی جوڑا بھجوایا، میں وہ پہن کر باہر نکلا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے تو اسے پھاڑ کر اپنے گھر کی عورتوں کو دے دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 مصر کے حاکم، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کی وجہ سے زیادہ بن سنور کر نہیں رہتے تھے۔

---

❶ ابواب الزينة ، باب البخور (4746/3)

❷ كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم لبس الحرير و غير ذلك للرجال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، رَحَلَ اِلٰى فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ، وَهُوَ بِمِصْرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ......قَالَ : فَمَا لِيْ اَرَاكَ شَعِثًا، وَاَنْتَ اَمِيْرُ الْاَرْضِ؟ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاِرْفَاهِ. قَالَ : فَمَا لِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْمُرُنَا اَنْ نَّحْتَفِيَ اَحْيَانًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی حاکم مصر حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے پاس مصر گئے۔ جب ان سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے ''فضالہ رضی اللہ عنہ! کیا بات ہے تم مصر کے حاکم ہو لیکن تمہارے بال پراگندہ ہیں؟'' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا'' رسول اللہ ﷺ ہمیں زیادہ ناز و نعم میں رہنے سے منع فرمایا کرتے تھے'' صحابی نے پھر پوچھا'' کیا بات ہے تم نے پاؤں میں جوتا بھی نہیں پہن رکھا؟'' حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا'' نبی اکرم ﷺ ہمیں کبھی کبھی ننگے پاؤں رہنے کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 284 رسول اللہ ﷺ نے صحابی کی چادر کا رنگ ناپسند فرمایا تو صحابی نے وہ چادر جلادی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : هَبَطْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ ((مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ؟)) فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَاَتَيْتُ اَهْلِيْ وَهُمْ يَسْجُرُوْنَ تَنُّوْرًا لَهُمْ، فَقَذَفْتُهَا فِيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ؟)) فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ ((اَفَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ اَهْلِكَ؟ فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک گھاٹی سے نیچے اترے، آپ ﷺ نے میری طرف توجہ فرمائی میرے اوپر ایک چادر تھی جو زعفران میں رنگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' تو نے یہ کیسی چادر اوڑھ رکھی ہے؟'' مجھے محسوس ہو گیا کہ آپ ﷺ نے یہ رنگ ناپسند فرمایا ہے، میں گھر آیا، گھر والوں نے تنور جلا رکھا تھا میں نے وہ چادر اس میں پھینک دی۔ اگلے روز میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا'' عبداللہ رضی اللہ عنہ! اس چادر کا کیا کیا؟'' میں نے آپ

---

[1] كتاب الترجل، باب النهى عن كثير من الارفاه (3506/2)

[2] كتاب اللباس ، باب فى الحمرة (3431/2)

ﷺ کو بات بتائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو نے وہ چادر گھر والوں کو کیوں نہ دے دی اس لئے کہ یہ رنگ عورتوں کو پہننے میں کوئی حرج نہیں۔'' اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 285 **ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے اپنا ازار ٹخنے سے اونچا رکھنے کا حکم دیا تو صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی موت تک اپنا ازار پنڈلی تک رکھا۔**

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَبِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ حَتّٰى هَرْوَلَ فِيْ اَثَرِهٖ حَتّٰى اَخَذَ ثَوْبَهٗ ، فَقَالَ ((اِرْفَعْ اِزَارَكَ)) قَالَ : فَكَشَفَ الرَّجُلُ عَنْ رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنِّيْ اَحْنَفُ وَتَصْطَكُّ رُكْبَتَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَسَنٌ)) قَالَ : وَلَمْ يُرَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اِلَّا وَاِزَارُهٗ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحيح)

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بنو ثقیف کے ایک آدمی کے پیچھے تیز تیز قدموں سے تشریف لائے اور اس کا ازار پکڑ کر فرمایا ''اپنا ازار ٹخنوں سے اونچا کر'' آدمی نے اپنا ازار ٹخنوں سے ہٹایا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاؤں ٹیڑھے ہیں اور دونوں ٹخنے (چلتے ہوئے) آپس میں ٹکراتے ہیں (اس لئے میں اپنا ازار نیچا رکھتا ہوں)'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل کی ساری مخلوق خوبصورت ہے'' راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد موت تک اس آدمی کا ازار نصف پنڈلی تک ہی نظر آیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 286 **رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے ہر نماز کے ساتھ مسواک کی تاکید سن کر حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ ہر وقت مسواک اپنے ساتھ رکھتے اور ہر نماز سے قبل مسواک کا اہتمام فرماتے۔**

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ رحمہ اللہ فَرَاَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَاِنَّ السِّوَاكَ مِنْ اُذُنِهٖ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ ، فَكُلَّمَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اِسْتَاكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ❷

❶ 221/32 (رقم الحديث 19472) تحقيق شعيب الارنائوط

❷ كتاب الطهارة ، باب السواك (37/1)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اگر میں امت کے لئے باعث تکلیف نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے دیکھا، مسواک ان کے کان پر ہوتی جہاں کاتب اپنا قلم رکھتا ہے جب بھی حضرت زید رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے پہلے مسواک کرتے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 287 **حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ازار اونچا کرنے کا حکم دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نصف پنڈلی تک اپنا ازار اونچا کر لیا اس کے بعد وفات تک نصف پنڈلی تک ہی ازار باندھتے رہے۔**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيَّ إِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ : عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنْ كُنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ فَارْفَعْ إِزَارَكَ ، فَرَفَعْتُ إِزَارِيْ إِلَى نِصْفِ السَّاقَيْنِ، فَلَمْ تَزَلْ إِزَارَتُهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا ازار نیچے لٹک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہوں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر اللہ کے بندے ہو تو اپنا ازار اونچا کرو'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنا ازار نصف پنڈلی تک اونچا کر لیا (راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد) پھر حضرت عبداللہ کا ازار ان کی وفات تک نصف پنڈلی تک رہا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ رضي الله عنه قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَالْقَمِيْصُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيْصِ. ذَكَرَهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ[2]

حضرت عبداللہ بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان کا ازار نصف پنڈلی تک تھا، قمیص ازار کے اوپر اور چادر قمیص کے اوپر تھی۔ یہ قول شرح السنۃ میں ہے۔

مَسئلہ 288 **رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے لمبے بال اور تہبند دیکھ کر فرمایا ''سمرہ رضی اللہ عنہ ہے تو اچھا اگر اپنے بال اور ازار چھوٹا کر لے'' حضرت**

---

1 373/10 رقم الحديث 6263، تحقيق شعيب الارنائوط

2 كتاب اللباس ، باب موضع الازار

سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنے بال اور ازار چھوٹا کر لیا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ فَاتِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((نِعْمَ الْفَتٰی سَمُرَةُ لَوْ اَخَذَ مِنْ لِمَّتِهٖ وَشَمَّرَ مِنْ مِئْزَرِهٖ)) فَفَعَلَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ اَخَذَ مِنْ لِمَّتِهٖ وَشَمَّرَ مِنْ مِئْزَرِهٖ. رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت سمرہ بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (ان کے بارے میں) فرمایا ''سمرہ رضی اللہ عنہ تو بہت اچھا جوان ہے اگر اپنے کانوں سے بڑھے ہوئے بال چھوٹے کر لے اور اپنا ازار بھی چھوٹا کر لے (یہ سن کر) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بال اور ازار دونوں چھوٹے کر لئے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 289 حضرت قرہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کرتے وقت رسول اللہ کے قمیص کا گریبان کھلا دیکھا اس کے بعد ہمیشہ اپنا گریبان کھلا ہی رکھا۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رضی اللہ عنہ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، فَبَايَعْنَاهُ، وَاِنَّ قَمِيْصَهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، قَالَ : فَبَايَعْتُهُ ، ثُمَّ اَدْخَلْتُ يَدِیْ فِیْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ، قَالَ عُرْوَةُ : فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهٗ قَطُّ اِلَّا مُطْلِقَیْ اَزْرَارِهِمَا فِیْ شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ، وَلَا يُزَرِّرَانِ اَزْرَارَهُمَا اَبَدًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[2] (صحیح)

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ (حضرت قرہ رضی اللہ عنہ) مزینہ قبیلہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی اس وقت رسول اللہ ﷺ کے قمیص کا گریبان کھلا تھا۔ حضرت قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور اس کے بعد اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔ (حدیث کے راوی) عروہ کہتے ہیں میں نے قرہ اور ان کے بیٹے دونوں کو اس کے بعد ہمیشہ کھلے گریبان کے ساتھ ہی دیکھا خواہ سردی ہو یا گرمی، کبھی اپنا گریبان بند نہ کرتے۔ اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 290 رسول اکرم ﷺ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے لمبے بال ناپسند

---

1. 327/29 تحقیق شعیب الارناؤط ، رقم الحدیث 17788
2. کتاب اللباس ، باب فی حل الازار (3440/2)

فرمائے تو انہوں نے واپس آ کر خود ہی اپنے بال چھوٹے کر لئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 213 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 291 حضرت ابو رافع اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی اس لئے پہنتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ، فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ : رَأَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن ابو رافع رضی اللہ عنہ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا تو اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو کہنے لگے میں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا (اور جب میں نے ان سے پوچھا تو) انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ میں ہی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 292 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم جوتوں سمیت نماز ادا فرما رہے تھے۔ دوران نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتارے تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ بِأَصْحَابِهٖ إِذْ خَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ یَسَارِهٖ فَلَمَّا رَأٰی ذٰلِکَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاتَهٗ ، قَالَ ((مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی إِلْقَاءِ نِعَالِکُمْ ؟)) قَالُوْا رَأَیْنَاکَ أَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ فَأَلْقَیْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ أَنَّ فِیْهَا قَذَرًا)) اَوْ قَالَ ((أَذًی)) وَ قَالَ ((إِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَأٰی فِیْ نَعْلَیْهِ قَذَرًا اَوْ أَذًی فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❷ (صحیح)

---

❶ ابواب اللباس ، باب ما جاء فی لبس الخاتم فی الیمین (1427/2)

❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث605

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ دورانِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار کر بائیں جانب رکھ دیئے ۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی ، تو انہوں نے دریافت فرمایا ''تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتارے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم نے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتارتے دیکھا ، لہٰذا ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے ۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا ''میرے جوتوں میں غلاظت ہے ۔'' یا کہا ''تکلیف دہ چیز ہے ۔'' (لہٰذا میں نے جوتے اتار دیئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی ''جب مسجد میں نماز پڑھنے آؤ تو پہلے اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو ، اگر ان میں غلاظت ہو تو اسے صاف کر لو ، پھر ان میں نماز پڑھو ۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔

مَسئلہ 293 **رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر پہنی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پھینک دی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں ۔**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ اِذَالَبِسَهُ ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ ((اِنِّيْ كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَاِنِّيْ لَا اَلْبَسُهُ)) فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انگوٹھی پہنی تو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں (یہ دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا ''میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی لیکن میں آئندہ اسے نہیں پہنوں گا'' اور اسے پھینک دیا ۔ (اس کے بعد) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

---

[1] كتاب اللباس ، باب من جعل فص الخاتم فى بطن كفه

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)). فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ ((وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتا تھا'' پھر آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا ''واللہ! آج کے بعد میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

☪☪☪

❶ كتاب الزينة ، باب طرح الخاتم وترک لبسه (4884/3)

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

1. توحید کے مسائل
2. اتباع سنت کے مسائل
3. طہارت کے مسائل
4. نماز کے مسائل
5. جنازے کے مسائل
6. درود شریف کے مسائل
7. دعاء کے مسائل
8. زکوٰۃ کے مسائل
9. روزوں کے مسائل
10. حج اور عمرہ کے مسائل
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان
17. قبر کا بیان
18. علامات قیامت کا بیان
19. قیامت کا بیان
20. دوستی اور دشمنی
21. فضائل قرآن مجید
22. تعلیمات قرآن مجید
23. فضائل رحمۃ للعالمین ﷺ
24. حقوق رحمۃ للعالمین ﷺ
25. مساجد کا بیان
26. لباس کا بیان
27. امر بالمعروف نہی عن المنکر کا بیان (زیر طبع)

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان